تعارف

"چند مفسّرین محدّثین مؤرّخین کا"

مؤلف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

مفتی محمد منظور احمد فیضی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

مسلم قادری

تعارف

"چند مفسّرین محدّثین مؤرخین کا"

مؤلف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ
مفتی محمد منظور احمد فیضی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	تعارف ''چند مفسرین، محدثین، مورخین کا''
مؤلف	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد منظور احمد فیضی
تاریخ اشاعت	نومبر 2005ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z475
قیمت	-/50 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-221201-2630411 فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست مضامین

تقریظ	5
پیش لفظ	6
علامہ ابن حزم	8
علامہ ابن تیمیہ	23
علامہ ابن قیم	113
مورخ ومفسر علامہ ابن کثیر	115
شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ	117
صاحب روح المعانی	124
کیا غنیۃ الطالبین حضرت محبوب سبحانی کی ہے؟	128

تقریظ

استاذ المحدثین شیخ المشائخ حضرت علامہ سید محمد خلیل کاظمی محدث امروہی رحمۃ اللہ علیہ
استاذ و شیخ غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محترم مولانا منظور احمد صاحب فیضی سلامت باشند السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ

کتاب ہذا فقیر کو موصول ہوئی جس کے مطالعہ سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بتصدق اپنے حبیب پاک ﷺ آپ کو اجر عظیم سے مشرف فرمائے آمین۔

فقیر چونکہ تقریظ لکھنے کا عادی نہیں اس لئے معذور ہے چند کلمات فقیر کی جانب سے زیب نظر فرما دیجئے۔

اس فقیر حقیر نے کتاب کا مطالعہ کیا حق یہ ہے کہ آپ کی سعی بلیغ اور تحقیق انیق کی داد دینے سے زبان و قلم دونوں قاصر ہیں۔ باری تعالیٰ اس حیات میں آپ کے جہاد فیض بنیاد سے ظلمت وہابیت کو دور فرما کر سنت راشدہ کے جلوے سے صراط مستقیم کو عوام وخواص پر اس طرح روشن فرمائے کہ ہر منصف مزاج کی زبان پر بے اختیار لاریب فیہ جاری ہو جائے اور تہہ دل سے عقائد حقہ کو مان لینے پر مجبور ہو جائے اور اس حیات میں ہادیان صراط مستقیم کی وصیت عطا کر کے درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

فقیر سید محمد خلیل کاظمی امروہی عفی عنہ

۱۲ر جولائی ۱۹۶۸ء

پیش لفظ

گستاخان رسول، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور مبارک سے ہی بظاہر کلمہ پڑھتے آرہے ہیں ان میں سب سے پہلا شخص جس نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقسیم پر اعتراض کیا اس کے بارے میں قرآن مجید میں آیت بھی موجود ہے۔

ذوالخویصرہ حرقوص تمیمی جس کے بارے میں غیب دان نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ اکیلا نہیں ہوگا اس کے پیچھے ایک قوم ہوگی وہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے تجاوز نہیں کرے گا اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ (بخاری)

انہی عقائد ونظریات کی تبلیغ کیلئے ۶۶۱ھ میں اسی حرقوص تمیمی کے قبیلہ کا ابن تیمیہ پیدا ہوا جس نے اس کے عقائد ونظریات کی بھرپور تائید کی۔

میرے اباجی قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر مناظر اعظم استاذ الاساتذہ بیہقی وقت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۳۸۶ھ میں کچھ محدثین، مفسرین اور مؤرخین کا تعارف لکھا جن میں ابن تیمیہ سرفہرست ہے۔

بہت عرصہ پہلے یہ کتاب منظر عام پر آئی لیکن بعد میں اس کو کچھ وجوہ کی بناء پر منظر عام پر نہ لا سکے اب ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے اس کو منظر عام پر لانے کا ارادہ کیا ہے اس کتاب سے پہلے اباجی قبلہ دامت برکاتہم کی معرکۃ الآراء تصنیف لطیف ''مقام رسول ﷺ'' بھی ادارہ ضیاء القرآن کے پاس ہے جو عنقریب منظر عام پر آرہی ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد اکرام الحسن فیضی

درجہ دورہ حدیث جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

وعلیٰ الہ واصحابہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین

امابعد! یہ چند اوراق، ۱۔ علامہ ابن حزم ،۲۔خطیب بغدادی، ۳۔ محدث ابن جوزی، ۴۔ علامہ ابن تیمیہ، ۵ علامہ ابن قیم، ۶۔علامہ ابن کثیر، ۷۔ مؤرخ ابن خلدون، ۸۔شاہ ولی اللہ، ۹۔ صاحب روح المعانی کے متعلق تاریخی معلومات اور محدثین کرام و محققین اعلام وعلماء عظام کی زبانی ان کے تعارف پر مشتمل ہیں۔تاکہ لوگ غلط پروپیگنڈے کے اثرات سے محفوظ رہیں۔اور حقیقت سے آشنا ہوں۔اللھم آمین۔

نوٹ

(۱) میں ناقل ہوں کوئی بات اپنی طرف سے نہ ہوگی، نقل سے مقصود اظہار حقیقت اور اصلاح کرنا ہے۔واللہ تعالیٰ ھو الموفق۔

(۲) اہل علم وادیب میرے ترجمہ کی کوتاہیوں پر نظر نہ کریں۔بلکہ اصل عبارات سے مستفید ہوکر دعائے خیر سے نوازیں۔

فیضی غفرلہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ

اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

علامہ ابن حزم

علی نام، ابومحمد کنیت اور ابن حزم عرف ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

علی بن احمد بن سعید بن حزم الاموی الیزیدی القرطبی متولد ۳۸۴ھ متوفی ۴۵۶ھ

مدفن لبلہ جو اندلس میں ایک شہر ہے۔

مفتی الحجاز شہاب الدین ابوالفضل ابوالعباس احمد بن محمد شمس الدین بن علی نورالدین (ابن حجر(1)) الہیتمی المکی متولد ۹۰۹ھ متوفی ۹۷۳ھ یا ۹۷۴ھ یا ۹۷۵ھ ابن حزم کے

1۔علامہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ رقمطراز ہیں:
"شیخنا العالم العلامة والبحر الفهامة شیخ الاسلام و مفتی الانام صاحب التصانیف الکثیرة والتالیف الکبیرة مولانا وسیدنا وسندنا الشیخ شهاب الدین بن حجر المکی" (مرقات ج ۱ ص ۲۵) "شیخ مشائخ الحدیث شیخ ابن حجر مکی" (اشعة اللمعات ج ۱ ص ۲۸) ذکر سید عبدالغنی ان الامام ابن حجر الامام السبکی (جواهر البحارج ۳ ص ۳۳۴) علامہ شہاب الدین محمود خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ نے ریحانۃ اولیاء ص ۱۶۳ میں امام ابن حجر مکی کا بدیں الفاظ تعارف کرایا:
"علامة الدهر خصوصا الحجاز فاذا نشرت حلل الفضل فهو طراز الطراز فکم حجت وُفود الفضلاء لکعبته وتوجهت وجوه الطلب الی قبلته ان حدث عن الفقه و الحدیث لم تنفرط الاذان بمثل اخباره فی القدیم و الحدیث فهو العلیا و السند" شیخ نجم الدین غزی کا موصوف کے متعلق بیان: "هو عمدة المتاخرین والذی یرجع الی کلامه فی الافتاء بعد کلام الرافعی والنووی والقاضی زکریا من المتاخرین فکان فقیه مکة واعظها و محدثها" (فوائد ص ۳۳۱) کان بحرا فی علم الفقه و تحقیقه لا تکدره الدلاء وامام الحرمین کما اجمع علی ذالک العارفون وانعقدت علیه خناصر الملاء امام اقتدت به الائمة واحد العصر و ثانی القطر و ثالث الشمس والبدر من اقسمت المشکلات ان لا تتضح الا لدیه واکدت المعضلات الیها ان لا تتجلی الا علیه لا سیما فی الحجاز علیها قد حجر و لا عجب فانه المسمی بابن حجر (النور السافر عن اخبار القرن العاشر طبع بغداد ۱۹۳۴ء ص ۸۷) شوکانی غیر مقلد متوفی ۱۲۵۰ھ نے لکھا: "کان زاهدا متقللا علی طریقة السلف آمرا بالمعروف ناهیا عن المنکر و استمر علی ذالک حتی مات" (فوائد ص ۳۳۲) نیز شوکانی نے لکھا: "صنف بها (ای مکة) الکتب المفیدة" (البدر الطالع ج ۱ ص ۱۰۹)

متعلق ارقام فرماتے ہیں:

قال الائمة فی الحط علیه ان له مجازفات کثیرة امورا شنیعة نشأت من غلظه وجموده علی تلک الظواهر ومن ثم قال المحققون انه لایقام له وزن ولا ینظر لکلامه ولا یعول علی خلافه (کف الرعاع، ص۱۲۵، طبع مصر علی هامش الزواجر، ج اول)

''یعنی ائمہ نے ابن حزم کی تذلیل کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن حزم کی بہت سی بے تکی باتیں ہیں اور امور قبیحہ ہیں۔ جو ان کی سختی (طبیعت) اور ظواہر پر جمود کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔ اسی لئے محققین نے فرمایا: ابن حزم کا کوئی وزن نہیں اور نہ اس کے کلام کی طرف نظر کی جائے گی اور نہ اس کے خلاف پر (جو اہل سنت سے کیا) کوئی اعتبار واعتماد کیا جائے گا''۔

نیز وہی حافظ ابن حجر ہیتمی مکی ''ابن حزم''، ''ابن طاہر'' کے متعلق رقم طراز ہیں

ان کلا منهما مبتدع ضال اما ابن حزم فالعلماء لایقیمون له وزنا کما نقله عنهم المحققون کالتاج السبکی وغیره لانهم اصحاب ظاهریة محضة تکاد عقولهم ان تکون مسخت ومن وصل الی انه یقول ان بال الشخص فی الماء تنجس اوفی اناء ثم صبه فی الماء لم یتنجس کیف یقام له وزن ویعد من العقلاء فضلا عن العلماء(کف الرعاع هامش الزواجر، ج ۱، ص ۱۲۳)

''بے شک ابن حزم اور ابن طاہر دونوں بدعتی گمراہ ہیں۔ بہر حال ابن حزم، تو علماء کے نزدیک اس کا کوئی وزن نہیں جیسا کہ تاج سبکی وغیرہ محققین نے ان سے یہ نقل کیا ہے اس لئے کہ یہ محض ظاہری وغیر مقلد ہیں۔ ان کے عقول قریب مسخ ہیں۔ جو یہاں تک پہنچ چکا کہ کہتا ہے: اگر کسی شخص نے پانی میں پیشاب کیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر برتن میں پیشاب کیا پھر اس کو پانی میں ڈال دیا تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے قائل، مفتی کا کیسے وزن ہو

اور کیسے اس کو علماء تو علماء عاقلوں سے شمار کیا جائے''۔

نیز اسی میں ہے:

واعلم ان الائمة صرحوا بان الظاهرية لا يعتد بخلافهم ولا يجوز تقليد احد منهم لانهم سلبوا العقول حتى انكروا القياس الجلي وابن حزم من اقبحهم في ذالک ان العلماء لا يقيمون لابن حزم واصحابه وزنا وانه لا يجوزلاحد تقليده ولا الاصغاء لما يقوله اصلاً وراساً (كف الرعاع، ص ۱۶۲، ۱۶۳)

''یعنی اور جان لے کہ بے شک ائمہ کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ ظاہریہ (غیر مقلدین) کا خلاف (جو اہل سنت سے ہو) نا قابل اعتبار ہے۔ ان میں سے کسی کی تقلید جائز نہیں۔ اس لئے کہ ان ظاہریوں کی عقلیں سلب ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قیاس جلی کے منکر ہیں اور ابن حزم تو اس بارہ میں ان سب ظاہریوں سے زیادہ قبیح ہے۔ بے شک علماء کے نزدیک ابن حزم اور اس کے اصحاب کا کوئی وزن نہیں اور کسی کے لئے ابن حزم کی تقلید جائز نہیں اور اس کی بات کی طرف کان لگانا بالکل ناجائز ہے''۔

مؤرخ اندلس ابو مروان بن حیان کا بیان ابن حزم کے متعلق

وكان لا يخلو في فنون من غلط بجرأته في السوال على كل فن ومال اولا الى قول الشافعي....ثم عدل الى الظاهر فجادل عنه....فتمال عليه فقهاء عصره واجمعوا على تضليله وشنعوا عليه وحذروا اكابرهم من فبيله ونهوا عوامهم عن الاقتراب منه فطفقوا يعصونه، وهو مصرعلى طريقه حتى كمل له من تصانيفه وقر بعير لم يتجاوز اكثرها عتبة بابه لزهد العلماء فيها حتى لقد احرق بعضها باشبيلية ومزقت علانية ولم يكن مع ذالک سالما من اضطراب رأيه ....مما يزيد في بعض الناس له تعصبه لبني امية ماضيهم وباقيهم واعتقاده بصحة امامتهم حتى نسب الى النصب

(فوائد ص ۲۶۲)

"(ابن حزم) کسی فن میں غلطی سے خالی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس نے اپنی بے باکی کی وجہ سے ہر فن میں سوال اٹھائے ہیں۔ پہلے اس کا میلان شافعی کے اقوال کی طرف ہوا.... پھر ظاہر کی طرف مائل ہوا، اس کی حمایت میں لڑا... اس وجہ سے اس کے زمانہ کے فقہاء اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کی گمراہی پر اتفاق کرلیا اور اس کو بہت برا بھلا کہا اور اپنے اکابر کو اس کی طاعت سے ڈرایا اور عوام کو اس کے پاس جانے سے روکا چنانچہ وہ برابر اس کی مخالفت کرتے رہے۔ اور وہ اپنے طریقے پر اٹل ہو گیا یہاں تک کہ اس کی تصانیف ایک اونٹ کے برابر ہوگئیں اور بیشتر اس کے دروازے سے بھی باہر نہ نکل سکیں۔ کیونکہ علماء کو ان کتابوں سے بیزاری تھی حتی کہ ان میں سے کچھ اشبیلیہ میں نذر آتش کردی گئیں اور برسر عام ان کو چاک کیا گیا اور اس کے باوجود اس کی رائے اضطراب سے خالی نہیں.... لوگوں میں اس کے متعلق بغض کی زیادتی کا سبب اس کا سلف وخلف بنی امیہ کی بے جا حمایت کرنا ہے اور اس کا ان کی امامت کی صحت پر اعتماد رکھنا اسی وجہ سے اس کو ناصبی تک کہا گیا ہے"۔

ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ نے لکھا ہے

وکان ابن حزم کثیر الوقیعة فی العلماء بلسانه وقلمه فاورثه ذالک حقدا فی قلوب اهل زمانه.... والعجب کل العجب منه انه کان ظاهریا حائدا بالفروع لا یقول بشی ء من القیاس الجلی ولا غیره وهذا الذی وضعه عند العلماء وادخل علیه خطأ کبیرا فی نظره وتصرفه (البدایة والنهایة، ج ۱۲، ص ۹۲)

"اور ابن حزم زبان وقلم دونوں سے علماء کی شان میں بہت زیادہ گستاخ تھا۔ اسی بات نے ان کے ہم عصر (علماء) کے دل میں ان کی طرف سے کینہ پیدا کردیا تھا۔ اور اس بات پر سخت تعجب ہے کہ وہ ظاہری تھا۔ اور فروع میں بھی ان کی روش یہی تھی وہ قیاس جلی اور خفی سے بھی کوئی بات نہیں کہتا تھا۔ یہی وہ بات ہے جس نے علماء کی نظر میں اس کا رتبہ گھٹا دیا

تھا۔اور اسی چیز نے ان کی فکر ونظر کو بڑی بڑی غلطیوں میں ڈالا"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۶ھ رقمطراز ہیں

انتقل الی مذهب الظاهر وتعصب له و صنف فيه و رد على مخالفيه...انه لثقة حافظته كان يهجم كالقول فى التعديل والتجريح وتبين اسماء الرواة فيقع له من ذالک اوهام شنيعة وقد تتبع كثيرا منها الحافظ قطب الدين الحلبى...ومما يعاب به ابن حزم وقوعه فى الائمة الكبار باقبح عبارة واشنع رد وقد وقعت بينه وبين ابي الوليد الباجى مناظرات و منافرات قال ابوالعباس بن العريف الصالح الزاهد لسان ابن حزم وسيف الحجاج شقيقان (لسان الميزان، ج ۴، ص ۱۹۸)

"(ابن حزم) نے ظاہری مذہب اختیار کیا اور سخت ظاہری (غیر مقلد) بن گیا۔اس میں اس نے کتابیں لکھیں۔اور اس کی مخالفت کرنے والوں کی تردید کی۔وہ اپنے حافظے کے بل بوتے پر بہت سی باتیں کہہ گزرتا تھا۔مثلاً جرح وتعدیل میں کلام کرنے اور راویوں کے ناموں کے بیان کرنے میں اس سے بڑے اوہام ہوئے ہیں اور انہی سے بیشتر اوہام کو حافظ قطب الدین حلبی نے تتبع اور تلاش کے بعد بتا دیا ہے....اور وہ باتیں جن کی وجہ سے ابن حزم پر نکتہ چینی ہوئی ہے۔اس کا بڑے بڑے ائمہ کی شان میں برے الفاظ لکھنا اور غیر شائستہ طریقہ پر تردید کرنا ہے اس کے اور ابو ولید باجی کے درمیان مناظرے اور مباحثے ہوئے ہیں۔ابوالعباس بن عریف صالح زاہد کا بیان ہے ابن حزم کی زبان اور حجاج (ظالم) کی تلوار (جرم میں) ایک جیسی ہے"۔

مورخ جمال الدین ابن تغری بردی ۸۷۴ھ لکھتے ہیں

انه كان صاحب لسان خبيث ويقع فى حق العلماء الاعلام حتى صا مثلاً فيقال نعوذ بالله من سيف الحجاج ولسان ابن حزم (النجوم الزاهر فى ملوک مصر وقاهرة، ج ۵، ص ۷۵)

"بے شک (ابن حزم) بڑا بدزبان تھا۔ نامور علماء کی شان میں اس نے زبان طعن درازکی یہاں تک کہ وہ اس میں ضرب المثل ہوگیا، چنانچہ کہا جاتا ہے: "ہم خدا سے حجاج کی تلوار اور ابن حزم کی زبان سے پناہ مانگتے ہیں"۔

قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (1) متوفی ۹۷۳ھ رقمطراز ہیں

وليحذر كل الحذر من مطالعة كتب (ابى) محمد بن حزم الظاهرى الا بعد التضلع من علوم الشريعة لا سيما فيها مما يتعلق باصول الدين و قواعد العقائد والمعانى والحقائق لانه رحمه الله تعالىٰ لم تكن له يد فى هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم يحسن كلامه فيها. (لطائف المنن، ج۲، ص ۲۹، مطبوعه مصر۔ باب ۱۰)

"ابن حزم ظاہری (غیر مقلد) کی کتابوں کے مطالعہ سے پوری طرح احتراز کرنا چاہئے۔ البتہ جب علوم شریعت میں کمال حاصل ہو جائے خاص طور پر علوم شریعت کی ان باتوں میں جن کا تعلق اصول دین، عقائد، معانی اور حقائق سے ہے۔ کیونکہ اس کو ان علوم میں پوری دستگاہ حاصل نہ تھی۔ ان کو اس نے محض اپنی سمجھ سے نکالا ہے اسی وجہ سے ان (علوم) میں اس سے اچھا کلام نہیں ہوا"۔

عبدالحی کتانی، حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ کی کتاب "سیر النبلاء" سے ان کا کلام نقل کرتے ہیں

لا اوافقه فى كثير مما يقوله فى الرجال والعلل والمسائل المشبعة فى الاصول والفروع واقطع بخطاه فى غير مسائلة. (فهرس الفهارس والاثبات، ج ا، ص ۲۶۶)

"میں بہت سی ان باتوں میں جو اس نے رجال، علل اور اصول وفروع میں منتشر و متفرق مسائل کے متعلق کہی ہیں، موافقت نہیں کرتا۔ میں اس کو بہت مسائل میں یقینی طور پر

1۔ جنہوں نے جاگتے ہوئے صحیح بخاری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پڑھی۔ (فیض الباری ج ا ص ۲۰۳)

خطا کار سمجھتا ہوں"۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم طراز ہیں

"وہابیہ کا ایک پرانا امام ابن حزم غیر مقلد ظاہر المذہب مدعی عمل بالحدیث منہ بھر کر بک گیا کہ خدا کے بیٹا ہوسکتا ہے۔ ملل ونحل میں کہتا ہے: انه تعالیٰ قادر علی ان یتخذ ولدًا اذ لو لم یقدر لکان عاجزا" (دامان باغ سبحان السبوح، ص ۱۳۳)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارقام فرمایا:

"حضرات مبتدعین کے معلم شفیق ابلیس خبیث علیہ اللعن نے یہ عجز وقدرت کا نیا شگوفہ ان دہلوی بہادر سے پہلے ان کے مقتدیٰ ابن حزم فاسد العزم فاقد الجزم ظاہر المذہب ردی المشرب کو بھی سکھایا تھا۔ کہ اپنے رب کا ادب واجلال یکسر پس پشت ڈال کر کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ (انه تعالیٰ قادر الخ) اللہ اپنے لئے بیٹا بنانے پر قادر ہے۔ کہ قدرت نہ مانو تو عاجز ہوگا۔ تَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا" (سبحان السبوح، ص ۳۸)

اعلیٰ حضرت علامہ نابلسی سے ناقل

"وقع لابن حزم هذيان بين البطلان ليس له قدوة ورئيس الا شيخ الضلالة ابليس یعنی مسئلۂ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی جس میں اس کا کوئی پیشوا نہ رئیس مگر سردار گمراہی ابلیس: (سبحان السبوح، ص ۳۸)

مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ نے لکھا ہے

"علامہ عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) درمطالب وفیہ ے آرند.....

ووقع لابن حزم ما هو بين البطلان حيث قال انه تعالیٰ قادر على ان يتخذ ولدا اذ لو لم يقدر عليه لكان عاجزا وقد نقله بعض الاغبياء من

المبتدعة فانظر الی اختلال هذا المبتدع الخ"

(فتاویٰ عبدالحی کتاب العقائد، ج ا،ص ۴ (سبحان السبوح، ص ۳۸)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ

کنیت ابوبکر ہے نام ونسب یہ ہے:

احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی الشافعی البغدادی متولد ۳۹۲ھ مقام ولادت عراق کے قریہ درزیجان متوفی ۷ ذوالحجہ ۴۶۳ھ حافظ ابونعیم (صاحب دلائل النبوۃ وحلیۃ الاولیاء) وغیرہ محدثین کے شاگرد ہیں۔

تصانیف تقریباً سو ہیں۔ زیادہ مشہور تاریخ بغداد ہے۔

خطیب کے متعلق ابن جوزی کا بیان

کان ابوبکر الخطیب قدیماً علی مذهب احمد بن حنبل فمال علیه اصحابنا لما رأوه من میله الی المبتدعة و آذره فانتقل الی مذهب الشافعی وتعصب فی تصانیفه علیهم فرمز الی ذمهم وصرح بقدر ما امکنه... وکان فی الخطیب شیئان احدهما الجری علی عادة عوام المحدثین فی الجرح والتعدیل فانهم یجرحون ما لیس بجرح وذالک تولة فهمهم والثانی التعصب علی مذهب احمد واصحابه.

"ابوبکر خطیب پہلے امام احمد بن حنبل کے مذہب پر تھے۔ اور جب ہمارے اصحاب نے ان کا میلان کچھ مبتدعہ کی طرف دیکھا تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ان کو اذیتیں پہنچائیں تو شافعی بن گئے اور اپنی تصانیف میں حنابلہ کے خلاف تعصب برتا اور جہاں تک ہوسکا کھلم کھلا ان کی مذمت کی ورنہ اشارہ کنایہ میں مذمت کر گئے.... خطیب میں دو باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ عوام محدثین کی طرح جرح وتعدیل میں بے باک تھے۔ کیونکہ وہ ان باتوں پر بھی جرح کردیتے ہیں جو قابل جرح نہیں ہوتیں اور یہ ان کی قلت فہم کی علامت

ہے اور دوسرے وہ امام احمد کے مذہب اور ان کے اصحاب کے معاملہ میں تعصب سے کام لیتے تھے۔"

پھر آگے، علامہ محدث اسماعیل بن ابوالفضل قوسی سے خطیب بغدادی کی عدم حب نقل کی ہے۔ بوجہ اس کے قلت انصاف اور متکلمین واشاعرہ سے تعصب کے

(المنتظم، ج ۸، ص ۲۶۹، ماخوذ از فوائد)

ابن طیوری کا بیان

جمال الدین تغری بردی نے النجوم الزاهرة فی ملوک مصر و القاهره، ج ۵، ص ۸۷ میں شیخ ابوالحسین ابن طیوری کا حسب ذیل بیان نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

اکثر کتب الخطیب مستفادة من کتب الصوری (یعنی اخذها برمتها) منها تاریخ بغدادی الذی تکلم فیه فی غالب علماء الاسلام بالالفاظ القبیحة بالروایات الواهیة الاسناد المنقطعة حتی امتحن فی دنیاه بامور قبیحة نسال الله السلامة و حسن العاقبة ورمی بعظام

"خطیب کی بیشتر کتابیں صوری کی کتابوں سے ماخوذ ہیں یعنی ساری کی ساری کتابیں اسی صوری کی کتابوں سے لیں۔ انہیں سے تاریخ بغداد بھی ہے۔ جس میں بیشتر علماء اسلام کو برے الفاظ میں واہیات روایتوں اور منقطع سندوں کے ساتھ کلام کیا ہے۔ یہی وجہ تھی وہ اس دنیا میں مبتلا ہوا (اللہ تعالیٰ بچائے اور اچھا انجام ہو) اور اس کو ہڈیاں ماری گئیں"۔

علامہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

نام: عبدالرحمٰن، ابوالفرج کنیت "ابن جوزی" عرف ہے سلسلہ نسب یہ ہے: عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی محمد بن علی (ابن الجوزی) القرشی التیمی البکری الصدیقی البغدادی الحنبلی الواعظ اڑھائی سو اور چند کتابوں کے مصنف متولد ۵۰۸ھ یا ۵۱۰ھ مولد بغداد متوفی ۵۹۷ھ مدفن بغداد شریف۔

امام سیوطی(1) رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ۸۴۹ھ متوفی ۹۱۱ھ رقم طراز ہیں

ان کتاب الموضوعات جمع الامام ابی الفرج ابن الجوزی قد نبه الحفاظ قدیمًا وحدیثًا علی ان فیه متساهلاً کثیرا و احادیث لیست بموضوعة بل هی من وادی الضعیف وفیه احادیث حسان واخری صحاح.

"کتاب الموضوعات جو ابن جوزی نے جمع کی ہے۔ اگلے پچھلے حفاظ احادیث نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ اس میں بہت تساہل ہے۔ اور بہت سی احادیث جو موضوع نہیں (ابن جوزی نے انہیں موضوع کہا) بلکہ از قبیل ضعیف ہیں۔ اور بعض حسن ہیں اور بعض صحیح"۔ (تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن جوزی، ص ۲، مطبوعہ محمدی لاہور، ۱۸۸۶ء)

حضرت محدث دہلوی(2) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا رقم طراز ہیں

ابن جوزی را کتابے است درموضوعات حدیث که افراط کرده است

1۔ مجدد مائۃ تاسعہ (فتاویٰ عبدالحی) خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی (جنہوں نے ۲۲ مرتبہ (فیض باری، ج ا، ص ۲۰۳) ۷۵ مرتبہ جاگتے ہوئے حضور ﷺ کی زیارت کی۔ (کتاب المیزان للشعرانی، ج ا، ص ۴۱ سعادت الدارین للنبہانی، ص ۴۲۸)

مولانا علی القاری حنفی امام سیوطی کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں:

شیخ مشائخنا السیوطی هو الذی احیا علم التفسیر المأثور فی الدرالمنثور وجمع جمیع الاحادیث المتفرقة فی جامعه المشهور وما ترک فنا الا وله فیه متن اوشرح مسطور بل وله زیادات ومخترعات یستحق ان یکون هو المجدد فی القرن المذکور کما ادعاه وهو فی دعواه مقبول ومشکور هذا. ۱۲ منہ مرقاۃ، ج ا، ص ۲۴۷،

حضرت قبلہ عالم (خواجہ نور محمد) مہاروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محفل میں ایک دن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ انہیں ہر روز عالم بیداری میں سرور عالم ﷺ کی زیارت ہوتی تھی وہ نماز صبح کے بعد خلوت سے اس وقت تک باہر نہیں آتے تھے جب تک انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہوتی۔

خلاصۃ الفوائد، ص ۵۲، ملفوظات قبلہ عالم مہاروی اصل فارسی مرتبہ حکیم محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مولوی بشیر احمد اختر وہابی اللہ آبادی]

2۔ شیخ المحدثین سند المحققین مجدد مائۃ حادی عشر حضرت شاہ الشیخ محمد عبدالحق محقق مدقق محدث (بقیہ اگلے صفحہ پر)

درآنجا درنسبت وضع باحادیث وحکم کرده است دروی به بسیارے از احادیث بمجرد توهم ومخافت آنچه نزد وے بود از علم وشیخ ابن حجر عسقلانی دربسیارے از مواضع بر وے بحث کرده و گفته اعتماد نیست بر وے درنسبت وضع باحادیث... وابن جوزی را کتابے است مشهور مسمی بتلبیس بیان کرده است در وے طریق هائے که راه یافته است شیطان بطوائف مردم واقع شده اند در بدعت و خلاف سنت خصوصا بر طائفه صوفیه و مبالغه کرده وانکار بر ایشان و نسبت کرده بزرگان ایں طائفه علیه را بجهل وجنون و حماقت باوجود آنکه کتابها خود را مطرز ساخته است بکلمات غریب و حکایات عجیب ایشان و بحقیقت ایں نیز از تلبیس ابلیس ست که بروئے ازیں راه درآمد و مغرور ساخت و وے اگرچه سوگند میخورد که غرض من اظهار علم و تائید سنت است تا اتباع آں کنند نه تشنیع عباد الله الصالحین ولیکن افراط وتجاوز وے از حد اعتدال و رد و تشنیع دلالت برخلاف آں دارد و ظاهر میشود که وے از منکرین این طائفه علیه است ونزاع حقیقی دارد با ایشان وسیدی احمد زروق ﷫(1)☆ (متوفی ۸۹۹ھ)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دہلوی حنفی متولد ۹۵۸ھ متوفی ۱۰۵۲ھ (جنہوں نے روایت حدیث کی اجازت خود حضور ﷺ سے لی (درالثمین شاہ ولی اللہ ص ۱۳) شیخ محقق جلیل القدر فن حدیث کے امام (فتاوی عزیزی ج ۱ ص ۵) اور جو شیخ اجل تھے (فتاوی عزیزی ج ۲ ص ۱۰۷) اور جو اپنے زمانے کے فقیہ، محقق، محدث، مدقق، بقیہ السلف، حجۃ الخلف، مؤرخ اضبط، فخر ہندوستان، جامع علوم ظاہری وباطنی، مستند موافق ومخالف تھے۔" آپ ہی ہیں جنہوں نے پہلے پہل حدیث کا علم عرب سے لا کر اس سے ہندوستان کو منور کیا (حدائق حنفیہ ص ۴۰۹)

"شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی حضوری کو روز مرہ دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوئی تھی"۔

"الاضافات الیومیہ للتھانوی" اشرف المطابع تھانہ بھون

1۔[ان کے متعلق شیخ محقق مرج البحرین ص ۳۶ میں بدیں الفاظ نغمہ سرا ہیں:

"الشیخ الامام الہمام قدوۃ المتاخرین وحجۃ المتقدمین صاحب الطریق القویم والداعی لخلق اللہ الی الصراط المستقیم الامام العالم العامل القیم المعدل الفاروق شہاب الحق والحقیقۃ والشرع والدین سید احمد (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گفته است که تحذیر کرده اند ناصحان ازیں کتاب وے که مورث سوء ظن ست به کبار مشائخ.... وبالجمله بود ابن جوزی عالم فاضل ولکن مغرور شد بعلم وفضل خود و بود متعسف غلیظ خشن عافاه الله وبعید بود از طریقه قوم و محبت و اعتقاد ایشان وسخت تر از همه آنکه در بغداد بوده در زمان کرامت نشان شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ومحروم بود از برکات محبت و حسن عقیدت بایشان وسلوک میکرد باآنحضرت طریقه اجتناب وانکار اعاذنا اللّٰه من ذالک تاآنکه بود که تصنیف میکرد کتاب در ذکر زهاد عباد زمان خود ازبغداد وغیر آں از بلاد و توشیح وتکمیل نمیکرد آن را بجمیل ذکر حضرت شیخ و شمرده شده است ایں حال از روے جهل وغرور بظاهر علم و فضل و شیخ عالم عارف کامل خواجه پارسا قدس روحه.... درفصول سته.... درذکر ابن جوزی.... فرموده اند.... بیرون آورده شد از زندان واسط و پنهان ماند در نهان خانه پنج سال بسبب انکار وے برشیخ عبدالقادر قطب الاولیاء وتاج المفاخر وبر غیر وے از شیوخ اهل المعارف و بود ایں انکار وے از جمله خذلان و تلبیس شیطان و غرور او عجب از وے در انکار وے بر ایشاں و حال آنکه بمحاسن کلمات و ذکر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) المغربی البرنسی عرف زروق کہ از اکابر علمائے وقت واعاظم مشائخ مغرب ومسلم جمیع مشائخ دیار عرب بود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ کاملۃ" ۱۲

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ان کے متعلق فرماتے ہیں:

"الغرض وہ جلیل القدر شخص تھے۔ ان کے مرتبہ کمال کو لکھنا تحریر وبیان سے باہر ہے۔ وہ متاخرین صوفیہ کرام کے ان محققین سے ہیں۔ جنہوں نے حقیقت وشریعت کو جمع کیا ہے۔ شیخ شہاب الدین قسطلانی.... اوران کے جیسے بڑے بڑے علماء نے ان کی شاگردی پر فخر وناز کیا ہے"۔ (بستان المحدثین ص ۳۰۶)

☆قال الشیخ المحقق الدهلوی فی المکتوبات علی هامش اخبار الاخیار ص ۲۲" قال(۱) الزروق فی قواعد الطریقة فی الجمع بین الشریعة والحقیقة حذر الناصحون من تلبیس ابلیس ابن جوزی.... ومن مواضع من الاحیاء للغزالی ۱۲ الخ]

مقامات و حالات ایشان مطرز میگرداند کلام خود را، واگر سلامت می ماند متلبس ومتحلی مجلل محاسن.(انتهی بلفظ ملخصا اشعة اللمعات ج ا ص ۲۲، ۲۳) وایضاً نقد علیه فی نشر المحاسن الغالیة للامام الیافعی ص۳۸، ۴ ص ۳۹۶ قبل بیان ماحصیة التصوف و شواهد الحق للعارف النبهانی ص ۱۵۹، ۱۲۰، ردنا کلام ابن الجوزی، شفاء السقام للامام السبکی ص ۲۹)

''موضوع احادیث میں ابن جوزی کی کتاب ہے۔جس میں اس نے احادیث کی نسبت (موضوع حکم لگانے میں افراط سے کام لیا ہے۔)اور بہت سی احادیث پہ محض وہم سے اور اپنے اس علم کی وجہ سے جو کچھ اس کے پاس تھا، حکم وضع چسپاں کیا۔شیخ ابن حجر عسقلانی نے بہت جگہ اس پر بحث کی ہے۔اور فرمایا کہ نسبتِ وضع احادیث میں اس پر اعتماد نہیں ہے۔اور ابن جوزی کی ایک مشہور کتاب ہے۔جس کا نام ہے ''تلبیس ابلیس'' اس میں اس نے ان طریقوں کا بیان کیا ہے کہ شیطان نے جن طریقوں سے لوگوں کے گروہوں میں راہ پائی کہ جس کی وجہ سے لوگ بدعت اور خلاف سنت میں پڑے ہیں۔خصوصاً گروہ صوفیہ اور صوفیہ کرام کے رد اور انکار میں اس نے مبالغہ کیا ہے اور اس طائفہ کے بزرگوں کو جہالت اور پاگل پن اور حماقت سے منسوب کیا۔اس کے باوجود اس نے اپنی کتابوں کو ان بزرگوں کے کلمات غریب اور حکایات عجیب سے مزین کیا ہے اور حقیقت میں یہ بھی شیطان کے دھوکہ سے ہے، کہ اس پر اس راستہ سے آیا اور اسے مغرور کر دیا۔اگرچہ ابن جوزی نے یہ قسم اٹھائی ہے۔کہ میرا مقصد اظہار علم تائید سنت ہے تاکہ (لوگ) اس کی اتباع کریں۔نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو برا بھلا کہنا۔لیکن اس کا بزرگان دین کے رد اور تحقیر میں حد اعتدال سے تجاوز اور افراط اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس طائفہ (صوفیہ کرام) کے منکرین سے ہے اور ان سے حقیقی نزاع رکھتا ہے اور میرے سردار زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ نصیحت کرنے والوں نے ابن جوزی کی کتاب ''تلبیس

ابلیس'' کے دیکھنے سے ڈرایا کیونکہ وہ بڑے بڑے بزرگوں کے حق میں بدظن کرتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابن جوزی عالم فاضل تھا۔ لیکن وہ اپنے علم اور فضل اور جوانی (یا جولانی واللہ ورسولہ اعلم) کی وجہ سے مغرور ہوا۔ اور وہ متعسف غلیظ طبیعت اور کھردرے مزاج والا تھا۔ مولیٰ کریم اسے معاف کرے۔ اور قوم اولیاء کے طریقہ اور ان کی محبت اور ان کے اعتقاد سے دور تھا اور سخت تر بات یہ ہے۔ کہ وہ ابن جوزی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تھا۔ اور ان کی محبت کی برکات اور ان سے حسن عقیدت کے فیوضات سے محروم تھا۔ اور اس نے حضرت سے اجتناب اور انکار کا طریقہ اختیار کیا ہوا تھا۔ (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے) یہاں تک کہ اس نے اپنے زمانہ کے ان عابدوں، زاہدوں کے ذکر میں کتاب لکھی جو بغداد اور دوسرے بلاد (شہروں) میں قیام پذیر تھے لیکن اس نے کتاب کو حضرت پیران پیر محبوب سبحانی کے ذکر جمیل سے مزین اور مکمل نہ کیا اس کا یہ حال از روئے جہل اور ظاہر علم و فضل پہ غرور کی وجہ سے ہے۔ شیخ عالم عارف کامل خواجہ محمد پارسا قدس روحہ نے کتاب ''فصول ستہ'' میں ابن جوزی کے ذکر میں فرمایا:

''(ابن جوزی) کو واسط کی قید سے نکالا گیا اور پانچ سال تک مخفی گھروں میں چھپا رہا اس وجہ سے کہ اس نے قطب الاولیا تاج المفاخر شیخ عبدالقادر اور دوسرے بزرگان دین اہل معارف پر انکار کیا تھا۔ اس کا یہ انکار خذلان اور تلبیس شیطان اور غرور کی وجہ سے تھا۔ اور اس کی یہ بات قابل تعجب ہے کہ وہ ان بزرگوں پہ انکار کرتا ہے۔ حالانکہ انہیں کے محاسن کے کلمات اور ذکر مقامات اور حالات سے اپنے کلام کو مزین کرتا ہے اور اگر ابن جوزی مشائخ اور علمائے باطن کے انکار سے سالم رہتا تو حسین لباسوں سے متلبس اور متزین ہونے والا پائندہ اور سالم رہتا۔

(ابن جوزی در باب حدیث مسلک تعصب گرفتہ احادیث صحیحہ وحسنہ وضعیفہ را کہ در صحاح ستہ موجود اند موضوع گفتہ چنانچہ ابن حجر وغیرہ تصریح آں ساختہ'' (فتاویٰ عبدالحی ص ۹۱)

دیوبندیوں کے مولوی محمد انور کشمیری نے لکھا ہے

"ان ابن الجوزی ادخل هذا الحدیث فی الموضوعات وکذا حدیثین من صحیح مسلم وقد صرح اصحاب الطبقات ان ابن الجوزی راکب علی مطایا العجلة فیکثر الاغلاط ورایت فیه مصیبة اخری وهی انه یرد الاحادیث الصحیحة کلما خالفت عقله وفکره.... وصرح السیوطی فی"اللآلی الموضوعة" ان ابن الجوزی غال فی الحکم بالوضع حتی اشتهر فی شدته.... ومن ههنا لا یعباء المحدثون بجرح ابن الجوزی"
(فیض الباری، ج ۴، ص ۷۶)

علامہ ابن تیمیہ

(اور اس کے اتباع ابن قیم وابن کثیر وغیرہما)

احمد نام، ابوالعباس کنیت، اور ابن تیمیہ عرف ہے اور سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم الخضر نمیری حرانی ومشقی۔ تین سو مجلدات کے مؤلف (زرقانی ج ۴ ص ۳۴۸) متولد ۶۶۱ھ ۱۲۶۳ء مولد "حران" ابن تیمیہ کا قلعہ دمشق میں بحالت قید ۲۰ ذی القعدہ ۷۲۸ھ میں انتقال ہوا۔

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) معجم الشیوخ میں لکھتے ہیں

اذا افتی لا یلتزم بمذھب (طبقات ص ۳۹۰)

"جب (ابن تیمیہ) فتویٰ دیتا کسی مذہب کا پابند نہ ہوتا یعنی غیر مقلد ہوتا تھا"۔

قاضی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ غیر مقلد نے لکھا ہے

اقول انا لا اعلم بعد ابن حزم مثلہ "البدر الطالع" ج ۱ ص ۶۴

"میں کہتا ہوں کہ ابن حزم کے بعد ابن تیمیہ جیسا میں نہیں جانتا (کیونکہ یہ دونوں غیر مقلدیت اور وہابیت کے ستون ہیں۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز الخ"۔

علامہ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) نے لکھا ہے

انا لا اعتقد فیہ عصمة بل ان مخالف له فی مسائل اصلية و فرعية .... فان کبارھم.... ینقمون علیه اخلاقاً و افعالاً و کل احد یوخذ من قوله ویترک (بحوالہ فوائد ص ۲۴۴)

"میں ابن تیمیہ کی عصمت کا قائل نہیں بلکہ میں تو بہت سے اصولی اور فروعی مسائل میں اس کا مخالف ہوں۔ بڑے بڑے علماء ابن تیمیہ کے اخلاق اور افعال سے ناراض تھے۔

اور ہر ایک اپنی بات پہ پکڑا جاتا ہے، اور چھوڑا جاتا ہے"۔

شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے لکھا ہے

واول ما انكر عليه اهل عصره فى شهر ربيع الاول ۶۹۸ھ (البدر الطالع ص ۶۵)

"ابن تیمیہ کے معاصرین نے سب سے پہلے ربیع الاول ۶۹۸ھ میں اس پہ اعتراض و انکار کیا تھا"۔

علامہ علائی دمشقی کا بیان

ابن تیمیہ سے اصول وفروع میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں.... چنانچہ ابن تیمیہ کے معاصرین میں سے حافظ صلاح الدین خلیل علائی دمشقی المتوفی ۷۶۱ھ نے اپنے ایک مکتوب میں ابن تیمیہ کے تفردات کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ ان کا وہ معلومات افزا مکتوب محدث ناقد شیخ محمد زاہد کوثری نے ذخائر القصر کے حوالے سے "السيف الصقيل" میں نقل کیا ہے۔ جو پڑھنے کے لائق ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

قال الحافظ ابن طولون (متوفى ۹۵۳ھ ترجمه فى الرسالة المستطرفة ص ۱۵۸) فى "ذخائر القصر فى تراجم نبلاء العصر" عند ذكره سبب انتقال الشيخ عبدالنافع بن عراق من المذهب الحنبلى الى المذهب الشافعى بعد ان جعله والده حنبليا قال الحافظ صلاح الدين العلائى .... ذكر المسائل التى خالف فيها ابن تيمية الناس فى الاصول والفروع فمنها ما خالف الاجماع و منها ماخالف فيها الراجح فى المذاهب. فمن ذالک يمين الطلاق قال بانه لا يقع عند وقوع المحلوف عليه بل عليه فيها كفارة يمين ولم يقل قبله بالكفارة فيها واحد من فقهاء المسلمين البتة و دام افتاؤه بذلک زمانا طويلا وعظم الخطب ووقع فى تقليده جم غفير من

العوام وعم البلاء وان الطلاق الحائض لا يقع وكذالک الطلاق فی طهر جامع فيه زوجة وان الطلاق الثلاث يرد الى واحدة(1)

وكان قبل ذالک قد نقل اجماع المسلمين فی هذه المسئلة خلاف ذالک و ان من خالفه فقد كفر، ثم انه افتی بخلافه اوقع خلقا كثيرا من الناس فيه وان الصلوٰة اذا تركت عمدا لا يشرع قضاء وها و ان الحائض تطوف فی البيت من غير كفارة وهو مباح لها و ان المكوس حلال لمن اقطعها واذا اخذت من التجار اجزء تهم عن الزكوة و ان لم يكن باسم الزكوة ولا على اسمها وان المائعات لا تنجس بموت الفارة و نحوها فيها وان الجنب ليصلى تطوعه بالليل بالتيمم ولا يؤخره الى ان يغتسل عند الفجر و ان كان بالبلد و قدرأيت من يفعل ذالک ممن قلده فمنعته منه و سمعته حين سئل عن رجل قدم فراشا لاميرفيجنب بالليل فی السفر و يخاف ان اغتسل عند الفجر يتهمه استاذ فافتاه بصلاة الصبح بالتيمم و هو قادر على الغسل و سئل عن شرط الواقف فقال غير معتبر بالكلية بل الوقف على الشافعية يصرف الى الحنفية و على الفقهاء الى الصوفية و بالعكس و كان يفعل فی مدرسته فيعطى منها الجند و العوام ولا يحضر درسا على اصطلاح الفقهاء شرط الواقف بل يحضر فيها ميعادا يوم الثلاثاء و يحضره العوام و يستغنى بذالک عن الدرس وسئل عن جواز بيع امهات الاولاد فرجحه وافتى به.

---

1. ومذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعده منهم الاوزاعی والنخعی والثوری وابوحنيفة واصحابه ومالک واصحابه والشافعی واصحابه واحمد واصحابه واسحق وابوثور وابوعبيد و آخرون كثيرون على ان من طلق امراته ثلثا وقعن ولكنه ياثم و قالوا من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدع ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة عمدة القارى، ج ۲۰، ص ۲۳۳، وهامش صحيح بخارى، ج ۲، ص ۷۹۱]

ومن المسائل المنفرد بها فی الاصول مسئلة الحسن و القبح التی یقول بها المعتزلة......

فقال بها و نصرها و صنف فیها وجعلها دین الله بل الزم کل ما ینبیٰ علیه کا لموازنة فی الاعمال (فیالله حینما حکم العقل۔ (1) السلیم ولم یحکم عقل نفسه الظاهر اختلاله جد بما فاه به فی ذات الله و صفاته تعالیٰ الله عما یقول الجاهلون واما مقالاته فی اصول الدین فمنها ان الله سبحانه محل الحوادث تعالیٰ عما یقول علوا کبیرا وانه مرکب مفتقر الی (الید والعین والوجه والساق ونحوها)افتقار الکل الی الجزء و ان القرآن محدث فی ذاته تعالیٰ و ان العالم قدیم النوع و لم یزل مع الله مخلوقا دائما فجعله موجبا بالذات لا فاعلا بالاختیار سبحانه ما احلمه و منها قوله بالجسمیة والجهة والانتقال و هو منزه عن ذالک و صرح فی بعض تصانیفه بان الله بقدر العرش لا اکبر و لا اصغر، تعالی الله عن ذالک و صنف جزأ فی ان علم الله لا یتعلق بما لا یتناهی کنعیم اهل الجنة و انه لا یحیط بغیر المتناهی و هی التی زلق فیها الامام (یعنی ابن الجویعی) فی البرهان)

ومنها ان الانبیاء غیر معصومین و ان نبینا علیه و علیهم الصلوٰة والسلام لیس له جاه و لا یتوسل به احد الا و ان یکون مخطأ و صنف فی ذالک عدة اوراق و ان انشاء السفر لزیارة نبینا صلی الله علیه وسلم معصیة لا تقصر فیها الصلوٰة و بالغ فی ذالک ولم یقل به احد من المسلمین قبله۔ و ان عذاب اهل النار ینقطع ولا یتابد (وجزء التقی السبکی فی الرد علی

---

1 ۔[هکذا فی الاصل والصحیح ان یکون هکذا "حینما حکم العقل حکم العقل السلیم"

۲ امصحح]

مطبوع) و من افراده ايضا ان التوراة والانجيل لم تبدل الفاظهما بل هى باقية على ما انزلت انما وقع التحريف فى تاويلهما و له فيه مصنف آخر ما رايت و استغفر الله من كتابة مثل هذا فضلا عن اعتقاده انتهى ما نقله ابن طولون عن الصلاح العلائى.

و مما ذكره ابن رجب فى مفرداته ارتفاع الحدث بالمياه المعتصرة كماء الورد و نحوه وجواز المسح على كل ما يحتاج فى نزعه من الرجل الى معالجة باليد او بالرجل الاخرى و عدم توقيت المسح على الخفين مع الحاجة و جواز التيمم خشية فوت الوقت لغير المعذور و فوت الجمعة والعيدين لاحد لا قل الحيض ولا اكثره ولا لسن الاياس وان قصر الصلوة يجوز فى قصير السفر و طويله و ان البكر لا تستبرئ ولو كانت كبيرة.

وانه لا يشترط الوضوء لسجود التلاوة و انه يجوز المسابقة بلا محلل واستبراء المختلعة بحيضة و كذا الموطوئة بشبهة والمطلقة آخر ثلاث تطليقات و غيرها فكم له من شواذ ابن تيمية و قد ذكر ابن حجر الهيثمى فى الفتاوىٰ الحديثية كثيرا من شواذ ابن تيمية و قد حاول الشيخ نعمان الآلوسى باشارة صديق (حسن) خان الذى كان له به صلة مادية متينة الرد عليه فى جلاء العينين متوخيا تبرئة ساحة ابن تيمية من تلك الشواذ لكن سقط فى يده حيث فضحت هذه المرحلة من الدعاية لابن تيمية بطبع كتب له فيما بعد تصرح بها نفى هو عنه بل ربما تطبع له كتب اخرى مثل (التاسيس فى رد اساس التقديس) بالنظر الى ان بعض صنائع الحشوية نقله حديثا فيخربون بيوتهم بايدهم وايدى المسلمين وفيما ذكرنا كفايته فى نغت النظر الى نماذج من مفرداته. والشيخ نعمان المذكور ناقض

حیث یناقض کلامه فی المذکور ماسطره هو فی (غالیة المواعظ) لکن
قاتل الله المادة مادخلت فی شیء الا افسدته وهو لیس بامین علی طبع
تفسیر والده(1)
ولو قابله احدهم بالنسخة المحفوظة الیوم بمکتبة راغب باشاباستنبول
وهی النسخة التی کان المؤلف اهداها الی سلطان عبدالمجید خان لوجد
ما یطمئن الیه نسال الله السلامة ("السیف الصقیل فی الرد علی ابن
زفیل" طبع اول مطبعة السعادة مصر ۱۹۳۷ء ص ۱۴۱ تا ۱۴۴) فوائد از
ص ۲۴۶ تا ۲۵۴)

"حافظ ابن طولون نے "ذخائر القصر فی تراجم نبلاء العصر" میں شیخ
عبدالنافع بن عراق کے تبدیلی مسلک کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کے والد نے
توان کو حنبلی بنایا تھا۔ مگر انہوں نے حنبلی مذہب کو چھوڑ کر شافعی مسلک اختیار کیا" لکھا ہے کہ
حافظ صلاح الدین علائی نے اصولی وفروعی مسائل کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ابن تیمیہ نے
خلاف کیا ہے۔ چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہیں جن کے اندر ابن تیمیہ نے اجماع کے
خلاف کیا ہے۔ اور بعض وہ ہیں۔ جن میں مذاہب راجح کے خلاف کیا ہے۔ ان ہی میں
سے طلاق یمین یعنی وہ طلاق جو قسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے کہا
ہے کہ جس چیز پر قسم کھائی ہے اس کے واقع ہونے کے بعد وہ واقع نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ قسم
کھانے والے پر قسم کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے اس مسئلہ میں فقہائے
امت میں سے کبھی کوئی فقیہ کفارہ کا قائل نہیں ہوا۔ اور ایک زمانہ دراز تک اس کا یہی فتویٰ
رہا ہے اور مصائب بڑھتے رہے۔ عوام کی ایک بڑی بھاری اکثریت نے اس کی تقلید کر
اور یہ بلا عام ہوگئی۔ اور یہ بھی کہ طلاق حالت حیض میں واقع نہیں ہوتی اور اسی طرح طلاق

1. [اسمه محمود والآلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نقد علیه وعلیٰ ابیه شواهد الحق
للنبهانی ص ۲۳۲، ۲۳۳، ص ۲۳۴، ۱۲، الفیضی]

اس طہر میں واقع نہیں ہوتی ہے جس میں ہم بستری ہو چکی ہو۔ اور یہ بھی کہ تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کا اجماع اس کے خلاف نقل کر چکا ہے۔

نیز یہ بھی کہ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے کفر کیا پھر اس نے اس کے خلاف فتویٰ دیا اور بڑی خلقت کو اس مسئلہ میں پھنسا دیا اور یہ بھی کہ اگر نماز کو قصداً چھوڑا جائے تو اس کی قضا جائز نہیں اور یہ بھی کہ حائضہ طواف کعبہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں طواف اس کے لئے مباح اور درست ہے۔ اور یہ کہ ٹیکس لینا اس کے لئے حلال ہے جس نے زمین کو جاگیر میں دیا ہے۔ اور اگر تاجروں سے ٹیکس لے لئے جائیں تو زکوۃ کے عوض میں ان کی طرف سے کافی ہے۔ اگرچہ وہ زکوۃ کے نام سے نہ لئے ہوں اور نہ زکوۃ کے دستور کے مطابق لئے ہوں اور یہ بھی کہ بہنے والی چیزیں چوہا جیسے جانوروں کے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتیں اور یہ کہ جنبی کو نوافل رات میں تیمم سے پڑھنا چاہئیں اور ان نوافل کو فجر کے غسل تک مؤخر نہیں کرنا چاہیے اگرچہ وہ شہر میں ہو، میں نے ان لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اس مسئلہ میں اس کی تقلید کی تو میں نے ان کو اس سے روکا اور میں نے ابن تیمیہ سے سنا جس وقت اس سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ جس نے امیر کے لیے بچھونا بچھایا اور سفر کے اندر رات میں جنبی ہو گیا اور اس کو یہ ڈر ہے کہ وہ فجر کو غسل کرے گا تو اس کا استاذ وافسر اسے متہم کرے گا تو اس نے اس کو فتویٰ دیا کہ فجر کی نماز تیمم سے پڑھ لے حالانکہ وہ غسل پر قادر تھا۔

اور اس سے واقف کی شرط کے متعلق سوال ہوا تو کہا کہ شرط کا بالکل یہ اعتبار نہیں ہے بلکہ شافعیہ پر جو وقف ہو وہ حنفیہ پر صرف کیا جا سکتا ہے۔ اور فقہاء پر جو وقف ہو وہ صوفیہ پر اور اس کے برعکس پر بھی کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح وہ اپنے مدرسہ میں بھی کرتا تھا۔ چنانچہ وہ مدرسہ کے وقف میں سے عوام اور لشکریوں کو دے دیتا تھا اور واقف کی شرط اور فقہاء کی اصطلاح کے مطابق وہ درس میں حاضر نہیں ہوتے تھے بلکہ اس مدرسہ میں مقررہ دن منگل کو

حاضر ہوتے۔اور عوام بھی آتے تھے۔اور اس وجہ سے وہ درس سے مستغنی ہو جاتے۔اور ان
سے امہات اولاد (ام ولد لونڈیوں) کی خرید و فروخت کے جواز کے متعلق سوال کیا گیا۔تو
اس نے اس کو ترجیح دی اور اس کے جواز کا فتویٰ دیا وہ اصولی مسائل جن میں وہ منفرد ہے
حسن و قبح کا مسئلہ ہے۔جس کے معتزلہ قائل ہیں یہ بھی اس کے قائل ہو گئے اس کی حمایت کی
اور اس موضوع پر کتاب لکھی اور اس کو اللہ کا دین قرار دیا اور ہر اس بات کو جو اس پر مبنی ہو اس
کو لازم قرار دیا جیسا کہ اعمال میں موازنہ کرنا ہے۔

(پس کیا اچھا ہوتا کہ جس وقت اس نے عقل کو حکم مانا عقل سلیم کو حکم مان لیتا اپنے عقل کو
جس کی خرابی ظاہر ہے حکم نہ بناتا جس سے اس نے ذات خداوندی اور صفات الٰہیہ میں کلام
کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بالاتر ہے۔جو جاہل اس کے متعلق کہتے ہیں)۔

اور اصول دین میں اس کے تفردات میں سے ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حوادث کے لئے
محل ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات جو وہ کہتا ہے، اس سے بہت بالا و برتر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ
مرکب ہے۔اس کو (ہاتھ، آنکھ، چہرہ، پنڈلی وغیرہ) کی احتیاج ہے جیسے کل کو جز کی طرف
احتیاج ہوتی ہے۔

اور یہ کہ قرآن فی ذاتہ حادث ہے اور عالم قدیم بالنوع ہے۔مخلوق ہو کر خدا کے ساتھ اس
کا تعلق دائمی ہے اس نے اس کو موجب بالذات مانا ہے فاعل بالاختیار نہیں، جو کچھ اس نے
خواب دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔اور انہی میں سے اس کا ذات خداوندی کے
لئے جسمیت، جہت اور انتقال مکانی کا قائل ہونا ہے اور باری تعالیٰ کی ذات اس سے پاک
ہے اور اس نے اپنی بعض تصانیف میں بصراحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے بقدر ہے نہ
اس سے بڑا ہے اور نہ اس سے چھوٹا ہے۔حالانکہ ذات باری تعالیٰ اس سے بالاتر ہے۔

اور ابن تیمیہ نے ایک رسالہ اس مسئلہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی امور
تعلق نہیں رکھتا ہے۔جیسے کہ جنتیوں کی نعمتیں ہیں اور یہ کہ وہ غیر متناہی کو محیط نہیں ہے وہ
ہے جس میں امام (ابن جوینی) کے قدم (کتاب برہان) میں ڈگمگائے ہیں۔

اور انہی باتوں میں سے یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام معصوم نہیں ہیں اور ہمارے نبی ﷺ کیلئے جاہ (مرتبہ) نہیں ہے۔ جوکوئی آپ کی ذات سے وسیلہ پکڑے گا وہ خطا کار ہے اور اس موضوع پر کئی ورق کا رسالہ بھی لکھا ہے۔

اور یہ کہ ہمارے نبی ﷺ کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے۔ اس میں نماز قصر نہیں کی جاسکتی اور اس میں بڑا ہی غلو کیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں اس سے پہلے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا۔ اور یہ کہ دوزخیوں کا عذاب منقطع ہو جائیگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوگا۔

(تقی الدین سبکی نے ایک رسالہ میں اس کی تردید لکھی ہے جو چھپ چکی ہے)

نیز اس کے تفردات میں سے یہ ہے کہ تورات، اور انجیل کے الفاظ میں تبدیلی اور تحریف نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ یہ اسی صورت میں موجود ہیں جن پر وہ نازل ہوئی تھیں اور تحریف ان کی تاویل میں ہوئی ہے۔ اور اس موضوع پر ان کی ایک اور تصنیف بھی ہے جو میں نے نہیں دیکھی اور میں تو اس قسم کی باتوں کے لکھنے پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں چہ جائیکہ ان کا اعتقاد رکھنا یہاں وہ مسائل جن کو ابن طولون نے صلاح الدین علائی سے نقل کیا ہے۔

اور وہ باتیں جن کا ذکر ابن رجب نے اس کے تفردات میں کیا ہے۔ نچوڑے ہوئے پانیوں سے جیسے گلاب وغیرہ کا پانی ہے۔ حدث کا اٹھ جانا ہے۔ (یعنی پاک ہو جانا) اور ہاتھ یا پاؤں کے معالجہ کے سلسلے میں کوئی چیز پاؤں پر ایسی ہو کہ اس کے اتارنے کی احتیاج ہوتی ہے۔ تو اس پر مسح کرنا درست ہے۔ اور حاجت کی صورت میں موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں ہے اور غیر معذور کو وقت کے فوت ہونے، نماز جمعہ کے نکل جانے اور عیدین کے فوت ہونے کا ڈر ہو تو تیمم کرنا درست ہے۔ اور یہ کہ کم سے کم حیض کی کوئی مدت نہیں ہے اور نہ اکثر حیض کی کوئی مدت ہے اور نہ سن ایاس کی کوئی مدت ہے۔

اور نماز قصر چھوٹے اور بڑے سفر میں جائز ہے اور باکرہ کے لئے استبراء نہیں ہے۔ اگر چہ وہ بوڑھی ہو گئی ہو۔

اور وضو سجدہ تلاوت کے لئے شرط نہیں ہے اور مسابقت (گھوڑ دوڑ میں شرط) بلا محلل

کے جائز ہوتی ہے۔ اور خلع حاصل کی ہوئی عورت کا ایک حیض کے آنے سے استبراء ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح شبہ میں جس عورت سے ہم بستری ہوئی ہو اور اسی طرح تین طلاق والی عورت وغیرہ کا استبراء ہو جاتا ہے۔ تو اب دیکھو کہ ابن تیمیہ کے کتنے شواذ اور تفردات ہیں۔ اور ان کے بہت تفردات کو حافظ ابن حجر ہیثمی نے فتاویٰ حدیثیہ میں بھی ذکر کیا ہے۔ شیخ نعمان آلوسی (صاحب روح المعانی کے بیٹے) نے نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد وہابی) کے ایماپر جن کی طرف سے آلوسی مذکور کو مالی امداد حاصل تھی۔ "جلاء العینین" میں ابن حجر مکی پر رد کا ارادہ کیا۔ اور انہوں نے ابن تیمیہ کے دامن کو اکثر شواذ سے پاک کرنے میں بڑا زور لگایا ہے۔ مگر انہیں ندامت ہوئی کیونکہ ابن تیمیہ کی کتابوں کی اشاعت نے ان کی اس درجہ حمایت کو اس طرح رسوا کر دیا کہ جن باتوں کی انہوں نے تردید کی تھی۔ ان کتابوں میں تصریح مل گئی۔ بلکہ عنقریب ان کی اور کتابیں بھی شائع ہو جائینگی جیسے "التاسیس فی رد اساس التقدیس" ہے جس میں حشویہ کی وہ بعض باتیں نظر آئیں گی جن کو ابھی نقل کیا ہے یہ تو اپنے گھروں کو اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے خود گراتے ہیں ہم نے یوں ہی سرسری نظر میں ابن تیمیہ کے تفردات کے جو نمونے پیش کیے ہیں۔ وہ کافی ہیں۔

شیخ نعمان آلوسی (ابن صاحب روح المعانی) نے اپنی تردید آپ ہی کر لی ہے کیونکہ اس نے "غالیۃ المواعظ" میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کلام اس کے مخالف ہے۔ اللہ تعالیٰ مادہ کو ہلاک کرے۔ [فوائد: مترجم صاحب فوائد کے یہی خط کشیدہ لفظ ہیں مگر ٹھیک ترجمہ یہ ہے "اللہ تعالیٰ مادی امداد کو ہلاک کرے جہاں اس نے] یہ جس چیز میں داخل ہوا۔ اس کو اس نے بگاڑا ہے۔ اس نے تو اپنے والد (محمود آلوسی) کی تفسیر (روح المعانی) کی طباعت میں بھی دیانت داری سے کام نہیں لیا اگر کوئی اس کا اس نسخے سے جس کو خود مؤلف نے سلطان عبدالمجید خاں کی خدمت میں پیش کیا جو آج بھی استنبول میں راغب پاشا کے کتب خانہ میں محفوظ ہے مقابلہ کرے گا تو اس کو اس امر کا اطمینان ہو جائے گا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے بس سلامتی کی دعا کرتے ہیں"۔

("السیف الصقیل فی الردعلی ابن زفیل" طبع اول مطبعة السعادہ مصر ۱۹۳۷ء ص ۱۴۱ تا ۱۴۴) [ولی فیه نظر و ان کان بناه علی قول الثقة فتدبر ۱۲ ف] عارف ربانی عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۳۷ھ ابن تیمیہ کے معاصر، صاحب حزب البحر، ابوالعباس المرسی کے شیخ قطب الزمان والحامل فی وقته لواء اهل العیان حجة الصوفیة علم المهتدین زین العارفین استاذ الاکابر زمزم الاسرار و معدن الانوار القطب الغوث الجامع ابوالحسن(1)

علی الشاذلی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه المتوفی(۶۵۲ھ/ ۶۵۴ھ .... وجامع کرامات ج ۲ ص ۳۴۴) (ہ ولی فیه نظروان کان بناه علی قول الثقة. فتدبر ۱۲ ف)

فوق ابن تیمیه سهمه الیه فرده علیه(2)

لواقح الانوار للشعرانی ج ۲ ص ۴ سے ناقل ہیں:

قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی اللّٰه عنه ولقد ابتلی اللّٰه هذه الطائفة الشریفة بالخلق خصوصاً اهل الجدال فقل ان تجد منهم احدا شرح اللّٰه صدره للتصدیق بولی معین بل یقول لک نعم نعلم ان للّٰه تعالیٰ اولیاء واصفیاء موجودین ولکن این هم فلا تذکر لهم احد الا اخذ یدفعه و یرد خصوصیة اللّٰه تعالیٰ له ویطلق اللسان بالاحتجاج علی کونه غیر ولی اللّٰه تعالیٰ و غاب عنه ان الولی لا یعرف صفاته الا الاولیاء فمن این لغیر الولی نفی الولایة عن انسان ماذاک الا محض تعصب کما نری فی زماننا هذا انکار ابن تیمیة علینا وعلی اخواننا من العارفین فاحذر یا اخی ممن

1۔[وکان یقول (سیدنا ومولانا شمس الدین حنفی المتوفی ۸۴۷ھ رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ترجمة فی لواقح ص ۸۸ ج ۲) وجدت مقام سید ابی الحسن الشاذلی رضی اللّٰه عنه اعلیٰ من مقام سیدی عبدالقادر الگیلانی رضی اللّٰه عنه (لواقح الانوار للشعرانی ج ۲ ص ۹۱) ۱۲ منه]

2۔ای جعل ابن تیمیه فوق (ای وجه وراس سهمه الیه ۱۲ منه)

کان ھذا وصفه و فر من مجالسته فرارک من السبع انصاری جعلنا اللہ و ایاکم من المصدقین لاولیاء ہ المؤمنین بکراماتھم بمنه و کرمه انتھی۔ (لواقع الانوار فی طبقات الاخیار مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی بمصر ۱۳۷۳ھ الطبعة الاولی) ج ۱ ص ۷ و ذکر اوله فقط فی " جامع کرامات الاولیاء للنبھانی ج ۲ ص ۳۴۲)

شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طائفہ شریفہ (اولیاء اللہ) کی خلق کے ساتھ خصوصاً جھگڑالوں سے آزمائش کی ہے۔ تو تو ان میں سے کم ایسا پائے گا کہ جس کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے کسی ولی معین کی تصدیق کے لئے کھولا ہو بلکہ تجھے ... کہے گا ہاں ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اصفیاء موجود ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہاں تو تو جس کا نام لے گا وہ اس کو دفع کرے گا اور اس ولی اللہ سے اللہ تعالیٰ کی خصوصیت رد کرے گا اور اپنی زبان کو (بے لگام) چھوڑ دے گا۔ اس بات پہ احتجاج کیلئے کہ وہ ولی اللہ نہیں ہے۔ حالانکہ اس منکر سے بات غائب ہوگئی کہ ولی کی صفات کو اولیاء ہی جانتے ہیں تو غیر ولی کسی انسان سے ولایت کی نفی کیسے کرسکتا ہے۔ یہ محض تعصب ہی ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے اس زمانہ میں اپنے اور اپنے عارفین بھائیوں پہ ابن تیمیہ کا انکار دیکھتے ہیں۔

اے میرے بھائی جس کا یہ (ابن تیمیہ والا) وصف ہو تو اس سے ڈرنا اور اس کی مجلس سے ایسے بھاگنا جیسے نقصان دینے والے درندہ سے بھاگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اور تمہیں اولیاء اللہ کی تصدیق کرنے والوں اور ان کی کرامات کے ماننے والوں سے کرے۔

علامہ نبہانی کا بیان

ناشر السنۃ، قامع البدعۃ فقید الاسلام الشیخ العارف العلام یوسف بن اسماعیل النبھانی الشافعی قاضی القضاۃ بیروت (متوفی ۱۳۵۰ھ) نے "شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق" کا چوتھا باب مکمل ابن تیمیہ کے رد میں منعقد کیا۔ باب کا عنوان یہ ہے:

الباب الرابع فی نقل عبارات علماء المذاهب الاربعة فی الرد علی ابن تیمیة والکلام علی بعض کتبه و مخالفته اهل السنة فی بعض المسائل المهمة و منها اعتقاد الجهة فی جانب الله تعالیٰ و تقدس، (شواهد الحق ص ۱۴۱)

ترجمہ: چوتھا باب ان عبارات کی نقل میں جو مذاہب اربعہ کے علماء نے ابن تیمیہ کے رد میں لکھی ہیں اور اس کی بعض کتابوں اور بعض وہ اہم مسائل جن میں اس نے اہلسنت کی مخالفت کی ہے پہ تبصرہ اور ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ و تقدس کے لیے جہت ثابت کی ہے۔

موصوف فرماتے ہیں'' کہ ابن تیمیہ کے معاصرین سے اس کی تردید کرنے والے بعض حضرات یہ ہیں: امام صدر الدین بن الوکیل المعروف بابن المرحل الشافعی انہوں نے ابن تیمیہ سے مناظرہ بھی کیا تھا، امام ابوحیان [ابوحیان اندلسی نحوی] خاص کر اپنی تفسیروں'' البحر المحیط '' اور النهر الماد من البحر'' میں امام ابن تیمیہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور ان کی ہر جگہ تحقیر کرتے نظر آتے ہیں'' انتہی بلفظہ (کتاب امام ابن تیمیہ ص ۹۷ محمد یوسف مدراسی وحو منہم)

یہ پہلے ابن تیمیہ کے دوست تھے۔ پھر جب اس کی بدعتوں پر مطلع ہوئے تو اسے بالکل چھوڑ دیا اور لوگوں کو ابن تیمیہ سے ڈرایا۔ امام عزالدین بن جماعہ، رد علیه و شنع علیه کثیرا۔ انہوں نے ابن تیمیہ کا رد کیا اور اس کو بہت برا بھلا کہا۔ اور میں ان تین ائمہ کی کتب پر مطلع نہیں ہوا۔ ہاں (علامہ) ابن حجر وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے ہم عصر رد کرنے والوں میں سے امام کمال الدین اثر مکانی الشافعی المتوفی ۷۲۷ھ ہیں۔ (امام) ابن الوردی نے ان کو ان الفاظ سے یاد کیا ہے: غزیر العلم کثیر الفنون مسدد الفتاوی دقیق الذهن۔''

کشف الظنون میں ان کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے'' کتاب الدرة المضیة فی

الرد علی ابن تیمیة" انہوں نے بھی ابن تیمیہ سے اس کے مسائل میں مناظرہ کیا۔ جس کی وجہ سے وہ مذاہب اربعہ میں سے خارج ومنفرد ہوا۔ اوران مسائل سے، بہت شنیع مسئلہ یہ ہے کہ اس نے مزارات انبیاء وصالحین خصوصا حضور سید المرسلین ﷺ کے روضہ اطہر کی طرف جانے سے روکا اوران سے استغاثہ سے بھی روکا۔ میں زملکانی کی اس کتاب پہ مطلع نہیں ہوا۔ ہاں میں ان کے اس قصیدہ بلیغہ پہ مطلع ہوا جو حضور نبی کریم ﷺ کی مدح میں ہے۔ جس میں انہوں نے اس فرقہ نتونہ (فرقہ ابن تیمیہ) کے رد پر تعرض کیا ہے، وہ قصیدہ یہ ہے:

یا صاحب الجاه عندالله خالقه	ما رد جاهک الا کل افاک
انت الوجیه علی رغم العدا ابدا	انت الشفیع لفتاک و نساک
یا فرقه الزیغ لا لقیت صالحة	ولا شفی الله یوما قلب مرضاک
ولا خطیت بجاه المصطفی ابدا	ومن اعانک فی الدنیا والاک

شواہد الحق ص ۱۴۱، ۱۴۲، انتہی

ترجمہ: عظیم مرتبے والے اپنے خالق کے ہاں آپ کے مرتبے کو بہتان گھڑنے والے کے سوا کسی نے رد نہیں کیا۔

آپ کا دشمن ذلیل رہے آپ ہی عزت وعظمت والے ہیں اوراپنے جوانوں اورعورتوں کی سفارشی ہیں۔

اے گمراہ فرقہ تجھے کبھی کوئی بھلائی نصیب نہ ہو اور نہ ہی تیرے بیمار دل کو خدا شفا دے۔

اور کبھی تجھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام ومرتبے سے کچھ نصیب نہ ہو اور نہ اس کو نصیب ہو جس نے دنیا میں تیری مدد کی اور تجھ سے محبت کی۔

علامہ سبکی(1) کا فرمان

وضمنت هذا الکتاب الرد علی من زعم (یعنی ابن تیمیة) ان احادیث

1۔ امام، فقیہ، مجتہد، محدث، شیخ الاسلام الحافظ، ابوالحسن علی بن عبدالکافی (تقی الدین سبکی شافعی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

الزيارة كلها موضوعة (مثله فی ص ۱۲۷. ۱۲۸) وان السفر اليها بدعة غير مشروعة وهذه المقالة اظهر فسادا من ان يرد العلماء عليها ولكنی جعلت هذا الكتاب مستقلا فی الزيارة وما يتعلق بها مشتملا من ذالک علی جملة يعز جمعها علی طالبها. اھ (شفاء السقام ص ۲ مطبوعہ دائرہ المعارف دکن ۱۳۱۷ھ)

"اور یہ کتاب اس (ابن تیمیہ) کے رد پر متضمن ہے، جس نے یہ گمان کیا کہ احادیث زیارت سب کی سب موضوع ہیں۔ اور حضور ﷺ کی زیارت کی طرف سفر ناجائز ہے۔ بدعت ہے اور یہ بات بالکل ظاہر طور پر فاسد ہے۔ علماء کے رد کرنے کی ضرورت نہیں، الخ"

نیز امام سبکی متوفی ۷۵۶ھ نے تحریر فرمایا

اعلم انه يجوز ويحسن التوسل والاستغاثة والتشفع بالنبی ﷺ الی ربه سبحانه وتعالیٰ وجواز ذالک وحسنه من الامور المعلومة لكل ذی دين المعروفة من فعل الانبياء والمرسلين وسير السلف الصالحين والعلماء والعوام من المسلمين ولم ينكر احد ذلک من اهل الاديان ولا سمع به فی زمن من الازمان حتی جاء ابن تيمية فتكلم فی ذلک بكلام يلبس فيه

(بقیہ صفحہ گزشتہ) متوفی ۷۵۶ قبل ۷۷۱ھ) جو "تقی الدین، بقیۃ المجتہدین" تھے۔ (رسالہ مسطر زص ۶۹) امام ابن حجر مکی ان کو ان کلمات سے یاد کرتے ہیں (شيخ الاسلام و عالم الانام المجمع علی جلالته و اجتهاده و امامته التقی السبكی۔ الجواہر المنظم (شواہد الحق ص ۲۲۲) نیز ابن حجر نے لکھا، الامام المجتہد تقی الدین السبکی (کف الرعاع ص ۶۳) سیدی اعلیٰ حضرت ان کے متعلق فرماتے ہیں "جن کی امامت وجلالت کل خلاف وشبہت نہیں یہاں تک کہ میاں نذیر حسین دہلوی اپنے ایک مہری مصدق فتویٰ میں انہیں بالاتفاق امام مجتہد مانتے ہیں" (الامن والعلیٰ ص ۱۲)۔ انہیں امام تقی الدین سبکی نے ابن تیمیہ کا رد کیا خصوصا ابن تیمیہ کے اختراعی و بدعتی مردود مسئلہ منع زیارت سرکار دو عالم ﷺ کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی جس کا نام ہے "شفاء السقام فی زيارة خير الانام ﷺ"۔

على الضعفاء الاغمار وابتدع ما لم يسبق اليه فى سائر الاعصار....
وحسبک ان نكار ابن تيمية للاستعانة والتوسل قول لم يقله عالم قبله
وصار به بين اهل الاسلام مثلة (شفاء السقام ص ١٦٠، شواهد الحق
ص ٦٣٢)

"(اے مسلمان) یقین کر کہ بے شک حضور علیہ السلام سے توسل، استغاثہ، اور آپ کی سفارش بارگاہ الٰہی کی طرف جائز اور حسن ہے۔ اور اس کا حسن (اچھا ہونا، مستحب ہونا) انبیاء اور مرسلین کے فعل اور سلف صالحین اور علماء اور عوام مسلمین کی سیرت سے ہے اور ہر صاحب دین معروف کے لئے امور معلومہ سے ہے۔ اور کوئی کسی زمانہ میں اس کا منکر نہ ہوا۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ آیا تو اس نے اس میں ایسا کلام کیا جو کمزور ناتجربہ کار ناواقف مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے۔

اور ایسی بدعت نکالی جس کا کسی زمانہ میں ثبوت نہیں۔ تجھے (ابن تیمیہ کے رد میں) اتنا کافی ہے کہ ابن تیمیہ کا استعانت اور توسل سے انکار کرنا ایسا قول ہے کہ اس سے پہلے کسی عالم نے یہ قول نہ کیا اور اس قول کے سبب اہل اسلام میں مثلہ ہوا۔ (اسلام کو بگاڑ دیا گیا)"

وہی امام سبکی (متوفی ۷۴۶ھ) ارقام فرماتے ہیں

ومن خطه نقلت "واما السفر للتعريف عند بعض القبور فهذا اعظم من ذالک فان هذا بدعة وشرک" (شفاء السقام ص ١٢٨).

"میں نے اس کے خط ہی سے نقل کیا ہے کہ بعض قبور کے نزدیک تعریف کے لئے سفر کرنا تو یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ بدعت ہے اور شرک ہے"۔

امام تقی الملت والدین السبکی (متوفی ۷۴۶ھ) کا ارشاد گرامی:

ومن ادعی (ابن تيمية) كما هو خطه مستفاد من الذى نقله السبكى من قبله ان قبور الانبياء وغيرهم من اموات المسلمين سواء فقد اتى امرا عظيما نقطع ببطلانه وخطائه فيه و فيه حط لدرجة النبى ﷺ الى درجة

من سواه من المسلمين وذلک کفر متیقن فان من حط رتبة النبی ﷺ عما یجب له فقد کفر.

فان قال ان هذا لیس بحط ولکنه منع من التعظیم فوق ما یجب له قلت هذا جهل وسوء ادب.... ونحن نقطع بان النبی ﷺ یستحق من التعظیم اکثر من هذا المقدار فی حیاته وبعد موته ولا یرتاب فی ذلک من کان فی قلبه شیء من الایمان (شفاء السقام ص ۱۳۰)

"جس نے یہ دعویٰ کیا (جیسے ابن تیمیہ نے) کہ انبیاء اور باقی اموات مسلمین کے مزارات برابر ہیں تو امر عظیم لایا اس میں ہم اس کی خطا اور بطلان کو یقینی سمجھتے ہیں، اور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو باقی مسلمانوں کے درجہ کی طرف گرانا ہے اور یہ بات یقینی کفر ہے۔ کیوں کہ جس نے حضور ﷺ کے رتبہ کو جو حضور کے لئے واجب اور ثابت تھا گرایا تو وہ بے شک کافر ہوا،

اگر وہ منکر کہے کہ یہ گرانا نہیں بلکہ ثابتہ سے زیادہ تعظیم کی رکاوٹ ہے میں کہتا ہوں کہ یہ جہل اور بے ادبی ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی زندگی میں اور بعد پردہ پوشی کے اس قدر تعظیم سے زیادہ تعظیم وتکریم کے مستحق ہیں۔ اور جس میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ وہ اس بات میں شک نہ کرے گا"۔

امام سبکی کا ارشاد

وتخیل ابن تیمیة ان منع الزیارة والسفر من باب المحافظة علی التوحید وان فعلها مما یؤدی الی الشرک وهذا تخیل باطل (شفاء السقام ص ۱۳۶)

"اور ابن تیمیہ نے یہ خیال کیا کہ سفر زیارت سید عالم ﷺ اور زیارت سید عالم سے منع کرنا توحید کی محافظت کے باب سے ہے۔ جو موصل بشرک ہیں حالانکہ یہ تخیل باطل ہے"۔

اسی طرح جگہ جگہ ابن تیمیہ کا اس کتاب مستطاب میں رد کیا ہے۔ من شاء الاطلاع علی کلہ فلینظر ثم ۱۲۔

عارف ربانی علامہ نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں

ورایت الامام السبکی عبارة هذا الشان وهی موجودة الآن نجد یده فی المکتبة الخالدیة ای القدس الشریف وقد ارسلت فاستکبتها، و هذه صورتها بجرو فیها، قال رحمه الله تعالیٰ فی سنة احد وخمسین وسبعمائه وقفت علی کتاب العقل والنقل لابن تیمیة وهو کتاب موافقة صریح المعقول لصحیح المنقول المطبوع علی هامش کتاب منهاج السنة النبویة کلاهما لابن تیمیة فوجدت فیه مواضع انکرتها و کتبت علی بعضها حواشی فتحرکت انوف خلق له ففکرت فی انتشار اصحاب هذا الرجل وما یخشی من انتشار بدعة وعدم من یقاومهم فکتبت فی لیلة السبت عاشر شوال سنة احدی وخمسین و سبعمائه رقعة الی سیدنا رسول الله ﷺ اسئل الله فیها ذلک و فی آخرها ان کنت مصیبا فی اعتقادی فقونی و ان کنت مخطئا فاهدنی ثم اصبحت دفعتها للشیخ نورالدین السخاوی لیحملها فانه عزم علی الحج و کان ذلک قبل الظهر فلما کان الظهر جاء نی شخص مسألة من نحو اربعین سنة فلم اصدقها، فلما تابعه هذا وقع فی قلبی صحة ذلک ثم جاء آخر و آخر و آخر بمثل ذلک ثم نظمت قصیدة ارسلتها مع الشیخ نورالدین ایضا فلما اکملت نظمها فی لیلة الاثنین ثانی عشر الشهر المذکور وقع فی قلبی ان الله تعالیٰ ماهیا لی تلک الاخبار فی ذلک الیوم الا هدایة و جوابا عما سألت عند رسول الله ﷺ فانظر هذه القضیة ما اعجبها و فضل رسول الله ﷺ علی، وها انا اذکر نص ما کتبته فی تلک الورقة وما نظمته ان شاء الله،

والمرجو من الله ارسالهما و وصولهما الى النبىﷺ نحجهما ان شاء الله. اما الورقة فنص ما فيها

"بسم الله الرحمن الرحيم الى سيدنا رسولﷺ يا رسول الله انى عبيد ضعيف عاجز مسكين و جميع ما حصل لى من خيرالدنيا و الاخرة انت كنت سببه و انت وسيلتى الى الله سبحانه، و انى نشات على دين الاسلام سالما عن الشبه والبدع والاهوية والاعراض والميل الى جانب من الجوانب لا اعرف غير اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد ارسول الله، (جل جلاله وﷺ) ثم اشتغلت بالقرآن ثم بالفقه على مذهب الشافعى لا اعرف غير ذلک و لم اسمع و لم يدخل فى قلبى شىء غير ذلک لا من العقائد و لا من غيرها ثم اشتغلت بنحو اصول فقه و فرائض ثم بعلم الحديث ذا تصويب فيه اليک ثم نظرت فى شىء من العلوم العقلية و اشتغلت بعلم الكلام على طريقة الاشعرى لانها مشهورة فى بلادنا التى رايت عليها اهلى و قومى و بقيت اراها طريقة وسطى بين الحشو والاعتزال ولا زلت على تلک حتى جاوزت عشرين سنة من عمرى و انا بالديار المصرية فشاع عندنا خبر إبن تيمية وما يتعلق له بدمشق و كان بها اذ ذلک علماء يقاومونه، و فى مصر والقاهرة علماء و اكابر فاحضروه واتفق له ما اتفق بسبب العقائد، ثم كتبت كلامه فى التوسل والاستغاثة و تكلم معه من هو اكبر منى و رأية و اجتمعت به كثيرا ثم عاد الى الشام ثم بلغنا كلامه فى الطلاق، و ان من علق الطلاق على قصد اليمين ثم حنث لا يقع عليه طلاق، ورددت عليه فى ذلک، ثم بلغنا كلامه فى السفر الى زيارتک و منعه اياه ورددت عليه فى ذلک ثم توفى وله اصحاب كثيرون يشيعون رأيه و ينشرون تصانيفة، و جئت الى دمشق

كما يقال نائب شريعتك، ومن لي برضاك بذلك فانا اقل عبيدك مسكت عن الكلام في العقائد من الجانبين لاني في نفسي ان عقولنا تضعف عن ادراك سبحات الحق جلا جلاله، وارى البقاء على الفطرة السليمة والاكتفاء بالايمان باللّٰه وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وان لايتنبه العوام لشيء آخر، ومن كان عالما ينظر بما يتيسر له والمعصوم من عصم اللّٰه، لكن الطلاق والزيارة انا شديد الانكار لقول ابن تيمية فيهما ظاهرا و باطنا والعقائد لايعجبني ما اعتمده فيها من تحريك قلوب العوام فيها. انتهى عبارة الامام السبكي بحروفها شواهد الحق ص ۱۴۳-۱۴۴

"میں نے امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اس بارے میں دیکھی ہے۔ جو کہ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اب تک مکتبہ خالدیہ قدس شریف میں موجود ہے اور میں نے (قاصد) بھیج کروہ عبارت لکھوالی ہے جو بعینہ درج کی جاتی ہے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

۷۵۱ھ کی بات ہے کہ میری نظر سے ابن تیمیہ کی کتاب (العقل و النقل) گذری جو کہ بظاہر صراحت عقل اور صحت نقل کی عکاس ہے اور منہاج السنہ کے ہامش پہ مطبوع ہے اور یہ دونوں کتابیں ابن تیمیہ کی ہیں اور اس میں بعض مقامات ایسے ہیں جن کو میں نے برا جانا اور بعض پر حواشی بھی قلم بند کئے تو بعض لوگوں نے ناک چڑھائی تو مجھے ابن تیمیہ کے پیروکاروں کے پھیلنے اور اس کی بدعت کے پھیلنے کا خطرہ لاحق ہوا تو میں نے شب ہفتہ دس شوال ۷۵۱ھ میں بارگاہ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایک عریضہ لکھ کر پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کی اور اس کے آخر میں یہ عرض کیا۔ اے اللہ! اگر میں اپنے عقیدے میں حق بجانب ہوں تو مجھے تو قوت عطا کر اور اگر غلطی پر ہوں تو مجھے ہدایت عطا کر۔ پھر میں نے وہ عریضہ حضرت نورالدین سخاوی کی خدمت میں پیش کیا کہ وہ اس عریضے کو بارگاہ نبوت میں پیش کریں کیونکہ وہ عازم حج تھے اور یہ ظہر سے قبل کی بات ہے اور جب ظہر کا وقت آیا تو ایک شخص میرے پاس ایک مسئلہ لے کر آیا اور وہ تقریباً چالیس سال سے

آرہا تھا اور میں نے اس کی تصدیق نہیں کی تھی۔ اور جب اس نے اس کی موافقت کی تو میرے دل میں اس کی صحت کا یقین ہو گیا پھر یکے بعد دیگرے تین شخص اس جیسے مسائل لے کر آئے۔ پھر میں نے ایک قصیدہ لکھا جو مذکورہ ماہ کی ۱۲ تاریخ پیر کی رات کو مکمل ہوا وہ بھی میں نے شیخ نورالدین سخاوی کو دے دیا۔

پھر اس کے ساتھ میرے دل میں اس بات کا یقین ہو گیا کہ جو سوال میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا ہے یہ واقعات اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر عنایت جو میری طرف مبذول ہوئی میں نے اس کو اپنے سوال کا جواب سمجھا، تو غور کر کہ بارگاہ نبوت میں میری بات کو کتنی پذیرائی حاصل ہوئی اور یہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاص فضل مجھ پر ہوا۔ اور اب میں وہ عریضہ اور نظم لکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ بارگاہ رسالت میں پہنچ کر شرف قبولیت حاصل کریں گے۔ عریضہ یہ ہے:

"یہ عریضہ ہمارے سردار حضور ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں عاجز کمزور مسکین بندہ ہوں اور دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں جو مجھے ملی ہیں وہ آپ کے طفیل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ہی میرا وسیلہ ہیں۔ میری نشو ونما دین اسلام پہ ہوئی اور تمام شبہات، خواہشات اور بدعتوں سے محفوظ، اور (سوائے اسلام کے) کسی اور جانب کبھی مائل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے اور آپ کے رسول برحق ہونے کی شہادت کے سوا میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ اس کے بعد میں تعلیم قرآن میں مشغول ہوا۔ پھر فقہ شافعی کی طرف متوجہ ہوا اس کے علاوہ میرے دل میں کوئی چیز داخل نہ ہوئی اور نہ میں نے عقائد و مسائل کے علاوہ کوئی چیز سنی، پھر میں نے نحو پڑھی پھر اصول فقہ اور علم میراث پھر علم حدیث پڑھا۔ اس میں مجھے کامل یقین نصیب ہوا کیونکہ آپ کے ارشادات عالیہ اور افعال کمالیہ کی تصویر ہے۔ پھر کچھ علوم عقلیہ اور علم کلام طریقہ اشعریہ پہ سیکھے کیونکہ یہی ہمارے میں مشہور ہیں اور اسی پہ ہمارے خاندان والے عامل ہیں اور میں اس پر قائم رہا کیونکہ یہ طریقہ حشویہ اور معتزلہ

کے بین بین ہے اور میری عمر بیس سال سے تجاوز کر چکی ہے اور میں اس پہ قائم ہوں اور ملک مصر میں مقیم ہوں۔ ادھر دمشق میں ابن تیمیہ اور اس کے عقائد کی خبر پھیل چکی ہے اور وہاں ایسے علماء موجود ہیں جو اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں، مصر اور قاہرہ میں تو بڑے بڑے علماء نے اس کو بلوایا اور اس کے بعض عقائد میں جہاں تک ہو سکتا تھا ساتھ دیا، پھر میں نے اس کی کلام کو جو توسل اور استغاثہ کے متعلق تھی نقل کیا اور اس کے ساتھ اس نے کبھی گفتگو کی جو مجھ سے روایت کے لحاظ سے بڑا تھا اور بہت دفعہ میرا اور اس کا آمنا سامنا بھی ہوا۔ پھر وہ شام کی طرف لوٹ آیا۔

پھر اس کا کلام طلاق کے بارے میں ہم تک پہنچا اور وہ یہ تھا کہ جس نے طلاق کو قسم کے ارادے سے معلق کیا پھر حانث ہوا تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور میں نے اس میں بھی اس کا رد کیا۔ پھر اس کی یہ بات ہم تک پہنچی کہ وہ آپ کی بارگاہ میں سفر زیارت کو بھی منع کرتا ہے اس کا بھی میں رد کیا ہے پھر وہ فوت ہوا اور اس کے اصحاب بہت تھے جو اس کی رائے اور تصانیف کو پھیلاتے تھے اور میں دمشق آیا تو اس کو آپ کی شریعت کا نائب پکارا جاتا تھا اور کون ہے جو اس بات پہ راضی ہوتا۔ اور میں تو آپ کے کمترین غلاموں سے ہوں اور عقائد جانبین کی طرف سے گفتگو سے ساکت ہوں اور دل میں کہتا ہوں کہ ہمارے عقول تجلیات ربانیہ کے ادراک سے کمزور ہیں اور فطرت سلیمہ پہ بقا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان پہ اکتفاء کو میں نے کافی سمجھا، اور عوام کی بھلائی بھی اسی میں ہے۔ اور جو عالم ہے وہ تو اپنی آسانی جس بات میں دیکھے گا اس پہ عامل رہے گا۔ اور معصوم وہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے، لیکن طلاق اور زیارت کے بارے میں تو میں نے ابن تیمیہ کا ظاہری اور باطنی طور پر بہت رد کیا ہے اور اس کے عقائد بھی مجھے ناپسند ہیں جنہوں نے عوام کے قلوب کو پریشان کر دیا ہے"۔ (امام سبکی کی عبارت یہاں ختم ہوتی ہے۔)

"واعلم ان الذهبي المتوفى ۷۴۸ھ كتب كتابا الى ابن تيمية" انك تزعم

انک کتبت عقائد السلف فی رسائلک وھذا غلط فانه من آرائک و کنت قد نصحتک فی سالف الزمان ان لا تطالع الفلسفة فابیت الا ان تفعله فستما شربته ، (فیض الباری للکشمیری ج ۴ ص ۳۳۳)

اور یقین کرنا کہ امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے ابن تیمیہ کو خط لکھا:

"کہ تو گمان کرتا ہے کہ تو نے اسلاف کے عقائد کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور یہ کہ تیری ذاتی رائے ہے اور میں تم کو پہلے ہی نصیحت کرتا تھا کہ فلسفہ کی کتابوں کا مطالعہ نہ کر لیکن تو باز نہ آیا اور تیرے لئے سم قاتل ثابت ہوا"۔ (فیض الباری، ج ۴، ص ۳۳۳)

عارف نبہانی فرماتے ہیں

کہ امام عبدالغنی نابلسی فانه من اکابر العارفین وائمة العلماء العاملین ولا اعلم له نظیرا فی جمعه لعلوم الظاهر والباطن من عصره الی الآن فی من اطلعت علیهم من اهل الظهور فی العلم والمعرفة وفوائده رضی الله تعالیٰ عنه فی سائر العلوم جمة ولا سیما مایتعلق فی الدین والتوحید والمعرفة بالله تعالیٰ وعلو قدر سید المرسلین ﷺ (جواهر البحار للنبهانی ج ۳ ص ۲۴۷)

"بے شک یہ اکابر اولیاء عارفین اور ائمہ علماء عاملین سے ہیں اور علوم ظاہری اور باطنی کے جامع ہیں اور ان میں اپنے زمانے سے لے کر اب تک وہ اپنی مثال آپ ہیں اور جس بات کا مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ ظاہری علم اور معرفت میں بھی بے مثل ہیں اور ان کے تمام علوم کے فائدے بے شمار ہیں خاص طور پر دینی مسائل اور توحید اور معرفت اور حضور سید المرسلین ﷺ کے علو قدر کی پہچان ہیں۔

سیدی امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۴۳ھ) نے اپنی کتاب "الرد المتین علی منتقص العارف سیدی محی الدین" میں ابن تیمیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس لئے کہ ابن تیمیہ شیخ اکبر کے منتقصین سے ہے۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ نے شیخ

اکبر کو کافر کہا۔ اور اس نے اپنی کتاب ''الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان '' میں یہ ذکر کیا کہ ابن العربی اولیاء شیطان سے ہے۔ حالانکہ جس کا میں اعتقاد رکھتا ہوں اور اسی اعتقاد پر اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوں گا۔ وہ یہ ہے کہ سیدی محی الدین اجل اولیاء رحمٰن سے ہے۔ جو ولایت کے انتہائی مقام پر پہنچے''۔ (جواہر البحار شریف ج ۳، ص ۴۳۳)

امام عارف عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) فرماتے ہیں

اما ابن تیمیة فحسبه کتاب الشیخ الحصنی [قال العارف العلام النبھانی رحمه اللّٰه تعالیٰ ولم اقف علی کتاب تقی الدین الحصنی ھذا الذی ذکرہ سیدی عبدالغنی النابلسی]وھو من اکابر ائمة الشافعیة واعاظم ساداتنا الصوفیة وقد نقل الامام الشعرانی فی المنن من کراماته مایدل علی علو مقامه فی الولایة رضی اللّٰه عنه وعن سائر اولیاء اللّٰه تعالیٰ وھو شافعی المذھب وله شرح کبیر علی متن ابی شجاع و مولفات آخریٰ فی التصوف وغیرہ وقبرہ فی الشام یزار ویتبرک به وکل الناس یعتقدون ولایته الکبریٰ وامامته العظمیٰ وھو مع ذلک سید شریف والبرکة فی ذریته فی الشام الی زماننا ھذا منھم العلماء والتجار وسائر اصناف الاخیار رضی اللّٰه عنه وعنھم (جواھر البحار شریف، ج ۳، ص ۴۳۵، ۴۳۶)

'' کہ میں تقی الدین حصنی کی کتاب جس کا ذکر سیدی عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے پہ مطلع نہیں ہوا، اور وہ اکابر ائمہ شافعیہ سے تھے اور صوفیہ میں وہ ہمارے بہت بڑے سردار تھے اور امام شعرانی نے منن میں ان کی کرامات کا ذکر کیا ہے جس سے ولایت میں ان کے علو مقام کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اور تمام ولیوں سے راضی ہو۔ اور وہ شافعی المذہب تھے وہ ان کی شرح بڑی شرح ہے متن ابی شجاع پہ۔ اور دوسری تصانیف تصوف

وغیرہ میں بھی موجود ہیں اور ان کی قبر زیارت گاہ شام میں ہے اور اس کی برکت حاصل کی جاتی ہے اور تمام لوگ ان کی ولایت عظمٰی اور امامت کبریٰ کے معتقد ہیں اس کے باوجود وہ سید شریف ہیں اور اب تک ان کی اولاد میں بھی برکت ہے۔ ملک شام میں ان میں علماء بھی ہیں، تاجر بھی اور تمام پسندیدہ احناف بھی۔ (رضی اللہ عنہ وعنہم)۔

رحمه الله تعالىٰ الذى صنفه فيه و رد عليه مقالاته وصرح فيه بتكفيره وتكفير اتباعه كابن الزاغونى وابن حامد والقاضى وابن القيم الجوزية واسماعيل بن كثير. (صاحب التفسير الشهير، واتباعهم "الرد المتين على منتقص العارف محى الدين" للنابلسى. و جواهرا لبحار، ج ٣ ص، ٣٣٢)

"بہر حال ابن تیمیہ تو اسے تو شیخ حصنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب کافی ہے جسے شیخ موصوف نے اس کے بارہ میں لکھی اور ابن تیمیہ کی باتوں کا رد کیا ہے اور اس کتاب میں شیخ امام علامہ المجتہد العارف الحصنی الشافعی نے ابن تیمیہ اور اس کے تابعداروں جیسے ابن الزاغونی، ابن حامد قاضی۔ ابن قیم جوزیہ اور اسمٰعیل بن کثیر (صاحب تفسیر مشہور) اور ان کے اتباع کی صراحۃً علی الاعلان تکفیر کی ہے"۔

نیز امام عارف علامہ عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) فرماتے ہیں:

وقد صنف الشيخ الامام احمد العجمى المصرى رحمه الله تعالىٰ رسالة فى ذلك وسماها "تنزيه المصطفىٰ المختار عما لم يثبت من الآثار" وانكر هذه الاقدام المشهرة عن النبى ﷺ فى الاحجار بمصر و بيت المقدس وغيرهما واعتمد فى ذلك على كلام ابن تيمية وابن القيم ومن تابعهما فى انكار ذلك وليس هذا باول ورطة وقع فيها ابن تيمية واتباعه فانه جعل شد الرحال الى غير مسجد مكة والمدينة و بيت المقدس معصية كما تقدم ذكر ذلك و خالف الاجماع من الائمة

الاربعة فی عدم وقوع الطلاق الثلاث بلفظة واحدة الی غیر ذلک من التهورت(1) القطیعة الموجبة لکمال القطعیة التی استوفی الرد علیها الشیخ الامام العلامة والعمدة الفهامة تقی الدین الحصنی الشافعی رحمه اللّٰہ تعالیٰ فی کتاب مستقل فی الرد علی ابن تیمیة و اتباعه و صرح فیه بکفره۔ (الحضرة الانسیة فی الرحلة القدسیة للنابلسی وجواهر البحار، ج ۳ ص ۴۳۴)

"یعنی احمد عجمی مصری نے اس بارہ میں (یعنی پتھروں پہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم مبارک کے عدم ثبوت میں) ایک مستقل رسالہ لکھا اور اس کا نام رکھا۔ "تنزیه المصطفیٰ علیہ المختار عمالم یثبت من الآ ثار" اوران اقدام کاانکار کیا ہے۔ جو مصراور بیت المقدس وغیرہما کے پتھروں میں حضور کی طرف شہرت سے منسوب ہیں اور اس بارہ میں ابن تیمیہ اور ابن قیم اوران کے تابعداروں کے انکار یہ کلام پہ اعتماد کیا ہے۔ اور یہ پہلا گڑھا اور پہلی ہلاکت و کیچڑ نہیں جس میں ابن تیمیہ اوراس کے تابعدار پھنسے کیونکہ اس نے تو مسجد مکہ مکرمہ اور مسجد مدینہ منورہ اور مسجد بیت المقدس کے علاوہ باقی ہر طرف کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے جیسا کہ اس کا ذکر گذرا اور لفظ واحد سے تین طلاق کے واقع نہ ہونے میں اس نے ائمہ اربعہ کے اجماع کا خلاف کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی وہ سخت قبیح تہورات (بے باکیاں) ہیں جو اس سے کمال انقطاع کی موجب ہیں جن بے باکیوں، قباحتوں کا مکمل رد شیخ امام علامہ عمدہ فہامہ تقی الدین حصنی شافعی نے ایک مستقل کتاب میں کیا۔ جس میں ابن تیمیہ اوراس کے تابعداروں کا مستقل رد ہے اوراس میں امام مذکور نے ابن تیمیہ کے کفر کی تصریح کی ہے"۔

اس کے بعد امام عبدالغنی نابلسی نے ابن تیمیہ کا رد کرتے ہوئے قدم شریف کے نقشوں کا ثبوت پیش کیا ہے۔

1۔ [التهور الوقوع فی شئی بقلة مبالاة ۱۲ مختار الصحاح، ف]

پھران پر وضع ید اور تمسیح اور ان سے تبرک حاصل کرنے اور ان کی تقبیل کا ثبوت پیش کیا ہے۔ من شاء فلینظر ثمہ (الحضرۃ الانسیۃ و جواهر البحار، ج ۳ ص ۴۳۴)

امام نابلسی متوفی ۱۱۴۳ھ نے ہی فرمایا

فلا عجب بعد ذلک اذ فتح ابن تیمیۃ باب الانکار علی ثبوت هذه الاقدام النبویۃ و الآثار .... وما هی الا عداوۃ الدین وسد سبیل الخیر علی المسلمین.... ان اول من رد ذلک وانکره تقی الدین بن تیمیه وتلمیذه ابن قیم الجوزیۃ وتردد فی اثبات ذلک....

(الحضرۃ الانسیۃ للنابلسی. وجواهر البحار شریف ج ۳ ص ۴۳۵)

"اس کے بعد (یعنی بڑی بڑی بے باکیوں کے بعد) کوئی تعجب نہیں کہ ابن تیمیہ نے اقدام نبویہ اور آثار شریفہ کے انکار کا دروازہ کھولا....اور ان آثار شریفہ کا انکار دین ہی سے دشمنی ہے اور مسلمانوں پہ بھلائی کا راستہ بند کرنا ہے پہلے پہل جس نے ان (تبرکات) کا رد اور انکار کیا وہ ابن تیمیہ اور اس کا شاگرد ابن قیم جوزیہ ہے اور ان کے ثابت کرنے میں متردد ہوئے۔

علامہ سیاح ابن بطوطہ مالکی متولد ۱۳۰۴ء متوفی ۱۳۷۸ء منجد ص ۸۷ کا بیان

کان بدمشق من کبار الفقهاء الحنابلۃ تقی الدین بن تیمیۃ کبیر الشام یتکلم فی الفنون الا ان فی عقله شیئا وکان اهل دمشق یعظمونه اشد التعظیم و یعظهم علی المنبر و تکلم مرۃ بامر انکره الفقهاء ورفعوه الی الملک الناصر فامر باشخاصه الی القاهرۃ وجمع القضاۃ والفقهاء بمجلس الملک الناصر وتکلم شرف الدین الزواوی المالکی وقال ان هذا الرجل قال کذا و کذا وعدد ما انکر علی ابن تیمیۃ واحضر العقود بذالک ووضعها بین یدی قاضی القضاۃ وقال قاضی القضاۃ لابن تیمیۃ ما

تقول قال لا اله الا اللّٰه فاعادعليه فاجاب بمثل قوله فامر الملک الناصر بسجنه فسجن اعواما وصنف في السجن كتابا في تفسير القرآن سماه بحرالمحيط فی نحو اربعين مجلدا ثم ان امه تعرضت للملک الناصر وشكت اليه فامر باطلاقه الى ان وقع منه مثل ذلک ثانية وكنت اذ ذاک بدمشق فحضرته يوم الجمعة وهو يعظ الناس على منبر الجامع ويذكرهم فكان من جملة كلامه ان قال "ان اللّٰه ينزل الى سماء الدنيا كنزولی هذا ونزل درجة من درج المنبر" فعارضه فقيه مالكي يعرف بابن الزهراء وانكر ما تكلم به فقامت العامة الى هذا الفقيه وضربوه بالايدی والنعال ضربا كثيرا حتى سقطت عمامته وظهر على راسه شاشية (☆ طربوش من جوخ (اون) احمر له شبابة (پهندنا) صغيرة يبسه الجنود المغاربه ١٢) حرير فانكروا عليه لباسها واحتملوه الى دار عزالدين بن مسلم قاضی الحنابلة فامر بسجنه وعزره بعد ذلک فانكر فقهاء المالكية والشافعية ماكان من تعزيره ورفعوا الامرالی ملک الامرء سيف الدين تنكيز وكان من خيار الامراء وصلحائهم فكتب الى الملک الناصر بذلک وكتب عقداً شرعيا على ابن تيمية بامور منكرة منها ان المطلق [☆كذا وجد فی الاصل وكان ينبغی التانيث المظهر والمدغم كليهما ١٢] بالثلاث فی كلمة واحدة لا تلزمه الا طلقة واحدة ومنها المسافر الذی ينوی بسفره زيارة القبر الشريف زاده اللّٰه طيبا لا يقصر الصلاة وسرى ذلک مما يشبه و بعث العقد الى الملک الناصر فامر بسجن ابن تيمية بالقلعة فسجن بها حتى مات فی السجن۔

انتهت عبارة ابن بطوطه۔

"دمشق میں فقہاء حنابلہ کے بڑوں سے ابن تیمیہ کبیر شام تھا۔ جو ہر فن میں کلام کرتا

تھاہاں مگر اس کی عقل میں کچھ فتور تھا۔ اور اہل دمشق اس کی سخت تعظیم کرتے تھے۔ وہ منبر پہ کھڑے ہوکر ان کو وعظ ونصیحت کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایسی بات کی کہ فقہاء نے اس کا انکار کیا اور اس کی بات ملک ناصر تک پہنچائی تو اس نے اس کو قاہرہ کی طرف بے آرام اور بے قرار کرنے کا حکم دیا اور ملک ناصر کی مجلس میں فقہا اور قضاۃ جمع کیے گئے شرف الدین زواوی مالکی نے کہا کہ اس شخص (ابن تیمیہ) نے اس طرح اور اس طرح کہا اور ان سب چیزوں کا ذکر کیا جن کا ابن تیمیہ پہ انکار کیا گیا تھا۔ اور اس پہ عقود حاضر کر کے قاضی القضاۃ کے سامنے رکھ دیا قاضی القضاۃ نے ابن تیمیہ سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے کہنے لگا لا الہ الا اللہ تو قاضی القضاۃ نے دوبارہ پوچھا اس نے پہلے کی طرح جواب دیا تو ملک ناصر نے ابن تیمیہ کو قید کرنے کا حکم دیا تو وہ کئی سال قید میں رہا اور اس نے قید میں قرآن شریف کی تفسیر لکھی جس کا نام بحر محیط رکھا جو چالیس جلدوں کے برابر ہے پھر اس کی ماں نے ملک ناصر سے تعرض کر کے اس کی رہائی کی سفارش کی تو بادشاہ ناصر نے اس کے چھوڑ دینے کا حکم دیا یہاں تک دوبارہ اس ابن تیمیہ سے ایسی غلطی ہوئی اور اس وقت تو میں (ابن بطوطہ) خود بنفسہ وہاں دمشق میں موجود تھا میں جمعہ کے دن اس کی مجلس میں حاضر ہوا وہ جامع مسجد کے منبر پہ کھڑے ہوکر لوگوں کو وعظ ونصیحت کر رہا تھا اس کے کلام سے ایک بات یہ بھی تھی کہ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف میرے اترنے کی طرح اترتا ہے اور منبر کے درجوں سے ایک درجہ نیچے اترا تو اس بات پہ ایک فقیہ مالکی نے جس کا عرف "ابن الزہراء" تھا ابن قیم اور ابن تیمیہ کے کلام کا انکار کیا تو عام سامعین اس فقیہ پہ ٹوٹ پڑے اور اس کو ہاتھوں اور جوتیوں سے بہت مارا حتی کہ ان کا عمامہ گر گیا اور ان کے سر پہ ریشم کی ٹوپی ظاہر ہوئی تو اس پہ اس کے لباس کا انکار کیا اور اس کو عز الدین بن مسلم قاضی حنابلہ کے گھر اٹھا کر لئے گئے تو اس نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا اور اس کے بعد تعزیر کی تو فقہاء مالکیہ اور فقہاء شافعیہ نے اس کے تعزیر دئے جانے پر انکار کیا اور وہ معاملہ ملک الامراء سیف الدین چنگیز کے پاس لے گئے اور وہ امیر سیف الدین اچھے اور نیک امیروں سے تھا اس نے یہ واقعہ ملک ناصر کی

طرف لکھا اور ابن تیمیہ پہ منکرامور (غلط عقائد و مسائل) کی وجہ سے شرعی عقد لکھا اس کے امور منکرہ سے یہ امور ہیں لفظ واحد سے تین طلاقیں ایک طلاق ہوگی اور وہ مسافر جس کی نیت اس سفر سے حضور کے مزار شریف کی زیارت کرنا ہے وہ نماز قصر نہ کرے اور اس کے سوا اس کے وہ غلط مسائل جو اس کے مشابہ ہیں اور یہ عقد ملک ناصر کے پاس بھیج دیا تو ناصر بادشاہ نے ابن تیمیہ کو قلعہ میں بند کرنے کا حکم دے دیا تو ابن تیمیہ قلعہ بند رہا یہاں تک کہ قلعہ میں مرا"۔

"تحفة النظار فی غرائب الامصار و عجائب الاسفار" المعروفة "برحلة ابن بطوطه" (جواهر البحار، ج ۳ ص ۲۳۶)

فاضل علام عارف نبہانی کا بیان

ذكرت ما ذكرته هنا لزيادة التنفير من بدعه...... مسائله المعلومة المشئومة التى زل بها و خالف جمهور الامة المحمدية كقوله بالجهة فى حق الله تعالىٰ و منعه الاستغاثة بالنبى ﷺ و بغيره من الانبياء والاولياء و تحريمه السفر لزيارته ﷺ وزيارتهم لانه اعتقد بان ذلك صوابا و ان كان خطره فيه فى غاية الظهور ولكنه بشر يخطىء ويصيب..... ولكن بدعة هذه انتشرت فى هذا الزمان بواسطة بعض المفتونين فوجب الاعتناء بردها۔ نصيحة للمسلمين والحمد لله رب العالمين (جواهر البحار، ج ۳ ص ۲۳۶)

"جو کچھ میں نے ابن تیمیہ کے خلاف یہاں ذکر کیا یہ اس لئے کیا تا کہ اس کی بدعتوں سے زیادہ نفرت ہو...... ابن تیمیہ کے وہ مسائل معلومہ منحوسہ جن کی وجہ سے وہ پھسلا اور جمہور امت محمدیہ کا مخالف ہوا جیسے اس کا اللہ تعالیٰ کے حق میں جہت کا قول کرنا اور حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء اولیاء سے استغاثہ منع کرنا۔ اور حضور ﷺ اور انبیاء اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کو حرام کہنا۔ ابن تیمیہ نے یہ اعتقاد کیا کہ یہ صواب ہے۔ اگر چہ اس کی

خطا اس میں انتہائی ظہور میں ہے۔ لیکن وہ بشر ہے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب کو پہنچتا ہے لیکن اس کی بدعتیں بعض مفتونوں کے واسطہ سے اس زمانہ میں پھیل چکی ہیں۔ اس لئے اب واجب ہے کہ مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے ان کے رد کرنے کا اہتمام کیا جائے''۔

علامہ مبہانی ابن تیمیہ اینڈ پارٹی کے متعلق رقمطراز ہیں

هم الاحق بالمذمة واللوم (جواهر البحار، ج ٣ ص ٣٣٧)

وہ مذمت اور ملامت کے زیادہ حقدار ہیں

عارف مبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ ابن تیمیہ کی قابل رد کتب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومنها كتابه ''الفرقان بين اولياء الرحمن و اولياء الشيطان'' و قد رد به على خلاصة المسلمين من الاولياء والعارفين و كفر كثيرا منهم كسيدنا الشيخ الاكبر محى الدين اذا علمت ذلك تعلم ان مثل ابن حزم صاحب ''الملل والنحل'' لم يسلم من قلمه احد من الكافرين والمبتدعين والمسلمين العارفين وقد رد عليه الامام السبكى فيما رد به على كتبه بابيات مدح فيه كتاب منها ج السنة واعترض عليه بعض بدعه فتصدى للتشنيع على السبكى بذلك والرد عليه شخصان من الحشوية ممن هم على عقيدة ابن تيمية احدهما حنبلى والآخر فيما زعم شافعى.....

اور اس کی مردود کتابوں میں سے اس کی کتاب ''الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان'' ہے اس میں اس نے خلاصہ مسلمین، اولیاء اور عارفین کا رد کیا اور ان میں سے بہت کو کافر کہا جیسے ہمارے سردار شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کو۔ جب تو نے یہ جان لیا تو تجھے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ (ابن تیمیہ) ابن حزم صاحب کتاب ''الملل والنحل'' کی طرح ہے۔ اس کے قلم سے نہ کوئی کافر و بدعتی بچا اور نہ کوئی مسلمان عارف سالم رہا۔ الخ

اور تحقیق رد کیا اس کا امام سبکی نے اپنی کتب میں کچھ اشعار کے ساتھ جن میں اس کی کتاب منہاج السنہ کی تعریف ہے اور اس کی بعض بدعتوں پہ اعتراض بھی کیا ہے تو اس وجہ

سے اس نے امام سبکی کے بارے میں طعن تشنیع شروع کردی اور اس کے ہم عقیدہ دو شخص اور بھی جن میں ایک اپنے آپ کو حنبلی اور دوسرا شافعی گمان کرتا ہے ۱۲۔

پھر اس کے بعد علامہ نبہانی نے ایک لمبے قصیدے میں ان کا رد کیا ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:

لم تجعل المصطفى اهلا لزائره ... بشده الرحل او من يستغيث به

وكم رحلت الى امر به ارب ... من المردين ودنيا قد عنيت به

ها انت تزعم ان الله فى جهة ... ولا تبالى بتشبيه ضللت به

وتزعم الله بالذات استقر على ... عرش فتحلق اوصاف الحدوث به

وبالتوسل لا ترضى وتمنعه ... تقول ذلک فعل المشركين به

نزهت ربک عن شرک بزعمكه ... ولم تنزهه عن شبه وعن شبه

لقد من وقعت من الاشراک فى شرک ... من حيث شئت خلاصا منه بوت به

اما الطلاق ثلاثا فالمخالف فى ... وقوعه ساقط فى نفس مذهبه

تريد تنصره فى حكم مسئالته ... اخطا و خالف كل المسلمين به

وذاک اعظم برهان بانک لم ... تستحى من باطل مهما اسات به

اذا فقل انا حشوى بدون حيا ... وابرا من الشافعى انت الدعى به

ولابن تيمية للمصطفى خدم ... لكنه لم يوفق فى تادبه

يقول كالمشركين المستغيث به ... وقد عصى زائر يسعى ليثربه

ان لذلک ذنبا لا اكفره ... به وان قيل بل خزى لمذنبه

يرئ حوادث لا مبداء لاولها ... فى الله سبحانه عما يظن به

كتب ابن تيمية بالحشو شاهدة ... عليه فيما حشا بها من تمذهبه

ما خالف المذهب السنى قيل له ... حشو وقول اعتزال لا نقول به

فالحشو نقل له والاعتزال له ... عقل وكل السنى بلا شبه

ففرقة الحشوقوم قد يصاحبهم — فی الحق سوء اعتقادات نعوذ به
منهم مشبهة منهم مجسمة — لا قدس اللّٰہ قوما قائلین به
اما ابن تیمیة فیهم فذوجهة — بها فانبه واشکر من مؤنبه
وذاک کاف به فی ذم بدعته — اذ لم یرو لفظها فاطرحه و ارم به
ولا نکفر هم لکن نبدعهم — فی الدین اذا خطوا فی بعض اضربه
ولم نخطئهم فی کل سائلة — فکم کلام لهم فازوا باصوبه
لکن اذاکنت لم تدرک دسائسهم — دع ما یریبک تفلح فی تجنبه

انتهی ملخصا بلفظه۔ فانه رد فیه ردا شدیدا بلیغا مفصلا فمن شاء فلینظر ثم(جواهر البحار ج ۳ ص ۴۳۷ تا ۴۴۴)

عربی عبارت (اشعار) کا ترجمہ

۱۔ تو(ابن تیمیہ) مصطفی ﷺ کو اس بات کا اہل نہیں سمجھتا کہ رخت سفر باندھ کر کوئی حضور ﷺ کی زیارت کو جائے حضور ﷺ سے فریاد طلب کی جائے۔

۲۔ اور کئی دفعہ تو دینی ودنیاوی کاروبار کے لئے بالقصد سفر کر چکا ہے۔

۳۔ ہاں تو گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت میں ہے اور ایسی تشبیہ کی تو پروانہیں کرتا کہ جس سے تو گمراہ ہوا۔

۴۔ اور تو اللہ تعالیٰ کو عرش پہ قرار پکڑنے والا مانتا ہے تو اللہ سے اوصاف حدوث لاحق کرتا ہے۔

۵۔ تو وسیلہ کا منکر ہے اور اسے فعل مشرکین بتاتا ہے۔

۶۔ تو اپنے زعم میں رب کو شریک سے منزہ بتارہا ہے اور اس پاک ذات کو شبہ سے پاک نہیں مانتا۔

۷۔ تو اشراک سے شرک میں واقع ہوا۔ جس سے تو خلاصی چاہتا تھا اسی میں پھنسا۔

۸۔ طلاق ثلاث کے وقوع میں مخالفت کرنے والا اپنے مذہب میں بھی ساقط ہے۔

۹۔ تو ارادہ کرتا ہے کہ اس کی مدد کروں جس نے خطا کی اور تمام مسلمانوں کی مخالفت کی۔

۱۰۔ یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ تو باطل سے اجتناب نہیں کرتا جو تو اس کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۱۔ تو اب کیا کر کہہ دے کہ میں حشوی ہوں اور شافعیت (وحنبلیت) سے بری ہوں۔

۱۲۔ ابن تیمیہ ایسا حضور ﷺ کا خادم ہے جس کو ادب کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

۱۳۔ کہتا ہے کہ حضور سے فریاد طلب کرنے والا مشرکین کی طرح ہے اور مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنے والا زائر بڑا گنہگار ہے۔

۱۴۔ ایسے جرم پر تف ہے جس کی وجہ سے میں اسے کافر نہیں کہتا اگرچہ کہا گیا ہے۔ بلکہ یہ اس کے لئے رسوائی ہے۔

۱۵۔ اس کا اعتقاد ہے کہ اللہ میں جو حوادث ہیں ان کا اول وابتدا نہیں۔

۱۶۔ کتب ابن تیمیہ اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ مذہباً حشوی ہے۔

۱۷۔ جو مذہب سنی کے مخالف ہو وہ حشو ہے اور ہم تو اعتزال کے قائل بھی نہیں۔

۱۸۔ حشو اس کے نقل میں ہے اور اعتزال اس کے عقل میں اور سنی ان سب سے بیزار ہے۔

۱۹۔ فرقہ حشویہ ایسی قوم ہے کہ حق میں میرے اعتقاد ان کے مصاحب ہوتے ہیں خدا کی پناہ۔

۲۰۔ بعض ان کے مشبہ ہیں اور بعض مجسمہ ہیں۔ مولیٰ ان کو پاک نہ کرے جو اس کے قائل ہیں۔

۲۱۔ ابن تیمیہ ان میں ذو جہت ہے تو اسے جھڑک و ملامت کر اور ملامت کرنے والے کا شکریہ ادا کر۔

۲۲۔ ان کی بدعت کی مذمت میں اس قدر کافی ہے جب اس کا لفظ وارد نہ ہو تو اسے چھوڑ اور پھینک دے۔

۲۳۔ ہم ان کو کافر نہیں کہتے ہاں ان کو دین میں بدعتی مانتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بعض مقامات پر خطا کی ہے۔

۲۴۔ہم انہیں ہر مسئلہ میں خاطی نہیں کہتے ان سے کچھ کلام صواب کو پہنچا۔
۲۵۔لیکن تو جب ان کے مدسوسات کا ادراک نہیں کر سکتا۔تو جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ اور فلاح ان سے اجتناب میں ہے۔

ابن تیمیہ کے متعلق حافظ الدنیا امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کا بیان

قال (الحافظ) رحمه الله تعالیٰ.... عند قول النبی ﷺ "لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مسجد" بعد ان ذکر ان الشیخ تقی الدین السبکی رد علی ابن تیمیة فی مسئلة تحریمه شد الرحال الی زیارة قبر سیدنا رسول الله ﷺ واقره علی ذلک. ما نصه (وهی من ابشع (بدمزہ اور ناپسندیدہ ۱۲) المسائل المنقولة عن ابن تیمیة)

(فتح الباری ج ۳ ص ۵۱، شواہد الحق ص ۱۴۴)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول مبارک "لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد" کے ماتحت بعد ذکر کرنے اس بات کے کہ شیخ تقی الدین سبکی نے ابن تیمیہ پر رد کیا اس کے اس مسئلہ میں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مزار شریف کے لئے رخت سفر باندھنا حرام ہے اور امام سبکی کے اس رد کو حافظ ابن حجر نے برقرار رکھا (وہ مسائل جو ابن تیمیہ سے منقول ہیں ان سب سے بہت بدمزہ ناپسندیدہ مسئلہ یہی ہے کہ حضور ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کے لئے سفر حرام ہے۔)

نیز حافظ ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ نے لکھا ہے

ولقد قام علی الشیخ تقی الدین (ابن تیمیة) جماعة مرارا بسبب اشیاء انکروها علیه من الاصول والفروع حتی حبس بالقاهرة ثم الاسکندریة .... فهو بشر یخطی ویصیب .... والذی اخطاء فیه لا یقلد فیه: ای کمسئلة الزیارة والطلاق. ملخصا (شواہد الحق ص ۱۴۴)

"کئی دفعہ (علماء اور آئمہ کی) جماعت نے ابن تیمیہ کا خلاف کیا بوجہ ابن تیمیہ کے ان

اصولی وفروعی مسائل کے کہ جن کا انہوں نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ قاہرہ میں مقید کیا گیا پھر اسکندریہ میں قید رہا...... پس وہ (ابن تیمیہ) بشر ہے کبھی خطا کرتا ہے کبھی صواب کو پہنچتا ہے۔ اور جن مسائل میں اس نے خطا کی ہے۔ اس کی ان مسائل میں تقلید نہ کی جائے گی (یعنی جیسے مسئلہ زیارت اور مسئلہ طلاق ہے۔)"

نیز انہیں حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے "درر کامنہ" کے ص ۱۴۵، وص ۳۰۲ پر ابن تیمیہ اور اس کے اتباع کا رد کیا ہے۔ (مقیاس ص ۵۷۲، ۵۷۳)

امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) کا بیان

وقد رايت مآل امره اليه من الحط عليه والهجو والتضليل والتكفير بحق و باطل، فقد كان قبل ان يدخل فى هذه الصناعة منورا مضيا على محياه سيما السلف ثم صار مظلما مكسوفا عليه قتمة عند خلائق من الناس ودجالا افاكا كافرا عند اعدائه، ومبتدعا فاضلا محققا بارعا عند طوائف من عقلاء الفضلاء.

"اور میں نے ابن تیمیہ کا انجام یہ دیکھا کہ اس کو ذلیل کیا گیا اور اس کی برائی بیان کی گئی۔ اور حق وباطل سے اس کی تضلیل اور تکفیر ہوئی اور وہ اس صناعت کے داخل ہونے سے پہلے اپنی زندگی پہ خصوصا سلف پہ منور اور مضئی تھا۔ پھر وہ (ابن تیمیہ) غلط اور بدعتی مسائل کی وجہ سے لوگوں کے نزدیک اندھیرے والا اور گرہن والا غبار آلودہ ہو گیا۔ اور اپنے اعداء اور مخالفین کے نزدیک دجال، افاک (بڑا بہتان تراش) کافر ہو گیا اور عاقلوں، فاضلوں کے گروہوں کی نظر میں فاضل محقق بارع بدعتی ہو گیا"۔

امام علامہ مجدد ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴۔۱۰۱۶ھ رقمطراز ہیں:

وقد فرط ابن تيمية من الحنابلة حيث حرم السفر لزيارة النبى ﷺ كما افرط غيره حيث قال "كون الزيارة قربة معلومة من الدين بالضرورة وجاهده محكوم عليه بالكفر."

"یعنی (نام کے) حنبلیوں میں سے ابن تیمیہ نے تفریط (کوتاہی اور کمی) کی ہے۔ اس طرح کہ زیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حرام کہا جیسا کہ اس کے غیر نے (یعنی اس کے مخالف اور رد کرنے والے نے) زیادتی کی حد سے بڑھا کر اس طرح کہا کہ زیارت شریف کا قربت ہونا یہ بالضرور دین سے معلوم ہے۔ اور اس کا منکر کافر ہے۔ (ملا علی قاری کا فیصلہ)"۔

ولعل الثانی اقرب الی الصواب لان تحریم ما اجمع العلماء فیه بالاستحباب یکون کفرا لانه فوق تحریم المباح المتفق علیه فی هذا الباب.

(شرح شفا للعلامہ القاری ج ۳ ص ۵۱۴ علی حاشیہ نسیم الریاض، شواہد الحق ص ۱۴۷)

"امید ہے کہ یہ دوسرا (منکر زیارت پہ کفر کا فتویٰ دینے والا) صواب کی طرف بہت قریب ہے کیونکہ اس چیز کو حرام کہنا، جو باجماع واتفاق علماء مستحب ہو۔ (جیسے مسئلہ زیارت)، کفر ہے۔ کیونکہ یہ تحریم مباح سے بڑھ کر ہے۔ جب مباح کو حرام کہنا کفر ہے تو مستحب کو حرام کہنا بطریق اولیٰ کفر ہوگا"۔

امام خفاجی کا بیان

امام علامہ شہاب الملۃ والدین الخفاجی الحنفی المتوفی ۱۰۶۹ھ تحت حدیث "لعن اللّٰه قوما اتخذوا قبور انبیاء هم مساجد" ارقام فرماتے ہیں:

واعلم ان هذا الحدیث هو الذی دعا ابن تیمیة ومن تبعه کابن القیم الی مقالته الشنیعة التی کفروه بها وصنف فیها السبکی مصنفا مستقلا وهی منعه من زیارة قبر النبی ﷺ وشد الرحال الیه وهو کما قیل لمهبط الوحی حقا ترحل النجب وعند ذاک المرجی ینتهی الطلب فتوهم انه حمی جانب التوحید بخرافات لا ینبغی ذکرها فانها لا تصدر عن عاقل فضلا عن فاضل سامحه اللّٰه تعالیٰ عزوجل

"اور جاننا چاہیے کہ یہ حدیث وہ ہے جس کو ابن تیمیہ اور اس کے تابعداروں نے جیسے

ابن قیم نے اپنے قبیح قول کی دلیل بنایا کہ جس برے قول کی وجہ سے علماء کرام نے اسے کافر کہا اور امام سبکی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل کتاب لکھی اور وہ مسئلہ وقول یہ ہے کہ ابن تیمیہ کا حضور ﷺ کے مزار شریف کی زیارت اور اس کی طرف سامان سفر باندھنے سے منع کرنا حالانکہ وہ خطہ مقدس اس شعر کا مصداق ہے: " وہ وحی اترنے کی جگہ ہے۔ حق ہے کہ اس کی طرف شرفا رحلت کریں اور اس امید گاہ تک طلب انتہا کو پہنچتی ہے"۔ ابن تیمیہ نے یہ گمان کیا کہ اس نے اپنی ان خرافات وبکواسوں سے توحید کی حمایت اور حفاظت کی ہے۔ جن کا ذکر کرنا لائق نہیں کیونکہ وہ ایسی خرافات ہیں جو کسی عقلمند سے ظاہر نہیں ہوتیں چہ جائیکہ وہ کسی فاضل سے ظاہر ہوں"۔

(نسیم الریاض شرح الشفا العیاض ج ۳ ص ۵۱۴، شواہد الحق ص ۱۴۸)

علامہ خفاجی کا بیان

نیز علامہ خفاجی (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے زیر حدیث " لاتجعلوا قبری عیدا " ارقام فرمایا:

انہ لا حجة فیہ لما قالہ ابن تیمیة وغیرہ فان اجماع الامة علی خلافہ یقتضی تفسیرہ بغیر ما فھموہ فانہ نزغة شیطانیة.

" اس حدیث میں ابن تیمیہ وغیرہ کے قول کی بالکل دلیل نہیں کیونکہ اجماع امت کا اس کے خلاف ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ اس کی تفسیر ان کی مفہومہ تفسیر کا غیر ہے ان کا اس حدیث سے غلط مفہوم نکال کر غلط دعویٰ کی دلیل بنانا شیطانی وسوسہ ہے"۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۲۳، شواہد الحق ص ۱۴۸)

نیز علامہ خفاجی حنفی (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے " مکالمہ ابو جعفر عباسی و امام مالک " کے تحت لکھا ہے،

وفی ھذا رد علی ما قالہ ابن تیمیة من استقبال القبر الشریف فی الدعاء عند الزیارة امر منکر لم یقل بہ احد.... فقولہ (اے ابن تیمیة) انھا

امر منكر كذب محض ومجازفته من ترهاته. وقوله لم ينقل ولم يرو باطل. فان مذهب مالک، واحمد والشافعی (وابی حنيفة كما فی جامع مسانيد الامام الاعظم عن ابن عمر. وفتح القدير ج ۱ ص ۵۲۳ ج ۲ ص ۳۳۶ ونور الايضاح ومراقی الفلاح و حاشيه الطحطاوی ص ۴۴۸) الفيضی الحنفی غفرله) استحباب استقبال القبر الشريف فی السلام والدعا. اھ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۹۸ شواہد الحق ص ۱۴۸)

"اس واقعہ میں ابن تیمیہ کے اس قول کا رد ہے کہ بوقت زیارت بحالت دعا حضور ﷺ کے مزار شریف کی طرف رخ کرنا منکر امر ہے ناجائز ہے اور کوئی اس کا قائل نہیں.... تو ابن تیمیہ کا یہ قول کہ یہ منکر امر ہے، یہ محض جھوٹ ہے۔ اور اس کے اباطیل و مصائب سے بے تکی بات ہے۔ اور اس کا یہ قول کہ یہ کسی سے منقول ومروی نہیں، باطل ہے۔ کیونکہ بلاشک وشبہ امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی (اور ابوحنیفہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے کہ بوقت سلام و دعا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار شریف کی طرف رخ کرنا (اور کعبہ کو پیٹھ کرنا) مستحب ہے"۔

امام قسطلانی شافعی (متوفی ۹۲۳ھ) اور علامہ زرقانی مالکی (متوفی ۱۱۲۲ھ) مبحث زیارۃ النبی ﷺ میں ارقام فرماتے ہیں

(وللشيخ تقی الدين بن تيمية هنا كلام شنيع) ای قبيح (عجيب يتضمن منع شد الرحال للزيارة النبوية وانه ليس من القرب بل بضد ذلک و رد عليه الشيخ تقی الدين السبکی فی، کتابه (شفاء السقام يشفی صدور المومنين) برده عليه

المواہب اللدنیہ زرقانی شرح المواہب ج ۸ ص نمبر ۳۰۰، شواہد الحق ص ۱۴۲)

"یہاں ابن تیمیہ کا گندہ کلام ہے جو اس بات کو متضمن ہے کہ زیارت نبویہ کے لئے سامان سفر باندھنا منع ہے اور یہ قربت نہیں بلکہ اس کی ضد ہے (یعنی ناجائز اور حرام

موجب دوری ہے) اس (ابن تیمیہ) پر شیخ تقی الدین سبکی نے اپنی کتاب شفاء السقام میں رد کیا اپنے اس رد سے مومنوں کے سینوں کو شفا دی"۔

علامہ خلیل مالکی اور ابن تیمیہ

علامہ خلیل بن اسحاق مالکی بھی ابن تیمیہ کے تردید کرنے والوں سے ہیں امام قسطلانی نے لکھا ہے:

وینبغی للزائر ان یکثر من الدعاء والتضرع والاستغاثة والتشفع والتوسل به ﷺ فجدیر بمن استشفع به ان یشفعه اللّٰه تعالیٰ فیه

"اور زائر مدینہ منورہ کو چاہئے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا اور تضرع اور استغاثہ اور استشفاع اور توسل کی کثرت کرے کیونکہ وہ شخص جو حضور سے طلب شفاعت کرے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی شفاعت اس کے حق میں قبول کرے"۔

اس کے ماتحت علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) نے فرمایا

ونحو ھذا فی منسک العلامة خلیل وزاد ولیتوسل به ﷺ ویسئل اللّٰه تعالیٰ بجاھه فی التوسل به اذ ھو محط جبال الاوزار واثقال الذنوب لان برکة شفاعته وعظمھا عند ربه لا یتعاظمھا ذنب ومن اعتقد خلاف ذلک فھو المحروم الذی طمس اللّٰه بصیرته واضل سریرته، الم یسمع قوله تعالیٰ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ النساء:۶۴. الآیة انتھی ولعل مراده التعریض بابن تیمیة. اھ زرقانی:

"اور اس طرح منسک علامہ خلیل میں ہے اس میں اور اتنا زیادہ کیا کہ زائر کو چاہئے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل کرے اور توسل میں حضور کی وجاہت سے اللہ سے مانگے اس لئے کہ حضور ﷺ بوجھوں کے پہاڑوں اور گناہوں کے بوجھوں کو اتارنے والے ہیں اس لئے کہ رب کے ہاں حضور ﷺ کی شفاعت کی برکت اور عظمت جو ہے گناہ اس سے بڑائی نہیں لے جاسکتے۔ اور جس نے اس کے خلاف اعتقاد کیا تو وہ ایسا محروم ہے کہ جس کی

بصیرت کو اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا اور اس کی نیت، راز، دل کو گمراہ کیا۔ کیا اس محروم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ یعنی "اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پہ ظلم کر بیٹھیں (گناہ کر چکیں) تو اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں۔ اور وہاں آپ کے حضور اللہ سے استغفار کریں۔ اور آپ بھی ان کی سفارش کر دیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ منظور کرنے والا ارحم کرنے والا پائیں گے۔" (قرآن) شاید علامہ خلیل کی (اس سے) مراد ابن تیمیہ پہ تعریض کرنا ہے"۔ (زرقانی ۸ ص ۳۱۷، شواہد الحق ص ۱۴۹)

امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۹۲۳ھ) امام مالک و خلیفہ ابو جعفر کی حکایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اور اس کی شرح میں علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں:

(لكن رايت منسوبا بالشيخ تقى الدين بن تيمية فى منسكه ان هذه الحكاية كذب على مالک) هذا تهور عجيب فان الحكاية رواها ابو الحسن على بن فهر فى كتابه فضائل مالک باسناد لاباس به واخرجها القاضى عياض فى الشفا من طريقه عن شيوخ عدة من ثقات مشائخه فمن اين انها كذب وليس فى اسنادها وضاع ولا كذاب (وان الوقوف عند القبر بدعة ولم يكن احد من الصحابة يقف عنده ويدعو لنفسه) نفيه مردود عليه من قصوره اومكابرته. (ثم اثبته بفعل انس. الفيضى) (....ومالک من اعظم الائمة كراهية لذلک) كذا قال وهو خطاء قبيح....ولكن هذا الرجل ابتدع له مذهباً (يعنى ابن تيميه ۱۲) وهو عدم تعظيم القبور وانها انما تزار للترحم والاعتبار بشرط ان لا يشد اليها رحل فصار كل ما خالفه عنده كالصائل لايبالى بما يدفعه فاذا لم يجد له شبهة واهية يدفعه بها بزعمه انتقل الى دعوى انه كذب على من نسب اليه مجاذفة وعدم نصفة وقد انصف من قال فيه علمه اكبر من عقله

(زرقانی، ج ۸ ص نمبر ۳۰۴، ۳۰۵ شواہد الحق ص ۱۴۹)

''لیکن میں نے ابن تیمیہ کے منسک میں اس کی طرف منسوب دیکھا کہ یہ حکایت امام مالک پہ کذب (وافتراء) ہے۔ ابن تیمیہ کا یہ عجیب تہور (لاپرواہی سے گھس پڑنا) ہے کیونکہ اس حکایت کو ابوالحسن علی بن فہر نے اپنی کتاب ''فضائل مالک'' میں ایسے اسناد سے روایت کیا کہ لاباس بہ ہے۔ اور اس حکایت کو امام قاضی عیاض نے اپنے طریق سے مختلف و متعدد شیوخ سے اخراج کیا تو پھر کہاں سے یہ امام مالک پہ کذب ہے حالانکہ نہ اس کی اسناد میں وضاع ہے اور نہ کذاب (ابن تیمیہ نے کہا حضور ﷺ کے مزار شریف کے پاس کھڑا ہونا بدعت ہے اور صحابہ میں سے کوئی مزار کے پاس نہ ٹھہرتا تھا۔ اور نہ اپنے نفس کے لئے دعا کرتا تھا)'' ابن تیمیہ کی نفی اس کے قصور (علم) کی وجہ سے یا بوجہ تکبر مکابرہ کے اس پہ مردود ہے (پھر علامہ زرقانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل سے اس کو ثابت کیا ہے۔ فیضی) (ابن تیمیہ کا قول کہ)۔ اور امام مالک تو اس کی کراہیت کے قول میں سب آئمہ سے اعظم ہیں۔ ابن تیمیہ کی یہ قبیح خطا ہے لیکن اس مرد ابن تیمیہ نے اپنے لئے ایک نئے مذہب کی بدعت نکالی کہ قبور کی تعظیم نہ ہو اور ان قبور کی زیارت تو صرف ترحم اور طلب عبرت کے لئے ہوتی ہے۔ بشرطیکہ ان قبور کی طرف شد رحل نہ ہو۔ تو ہر وہ چیز جو اس کے مخالف ہو۔ اس پہ یہ زبردستی حملہ کرنے والا ہے اس چیز کی پرواہ نہیں کرتا کہ کس چیز سے اسے دفع کر رہا ہوں پھر جب وہ اس کے لئے کوئی ادنیٰ شبہ بھی نہیں پاتا تو اپنے زعم سے اس کو دفع کرنے لگتا ہے اور بے باکی اور عدم انصاف سے اس دعویٰ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہ بات جس کی طرف منسوب ہے۔ یہ اس پہ کذب وافتراء ہے۔

اور بے شک اس نے انصاف کیا جس نے اس کے حق میں یہ کہا'' اس کا علم اس کی عقل سے بڑا ہے۔''

امام قسطلانی (متوفی ۹۲۳ھ) متنا اور علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) شرحاً لکھتے ہیں

(ورایت مما نسب للشیخ تقی الدین بن تیمیة فی منسکه ولا یدعو

هناک مستقبل الحجرة....فان هذا کله منهی عنه باتفاق الائمة....)
....ان الجمهور وفیهم الشافعیة والمالکیة والحنفیة علی الاصح عندهم
کما قال العلامة الکمال بن الهمام علی استحباب استقبال القبر الشریف
واستدبار القبلة لمن اراد الدعا(ومالک من اعظم الائمة کراهیة لذلک)
یقال له فی ای کتاب نص یلی کراهته فانه نص فی روایة ابن وهب عنه
وهو من اجل اصحابه علی انه یقف للدعاء واقل مراتب الطب الاستحباب
وجزم به الحافظ ابوالحسن القابسی وابوبکر بن عبدالرحمن وغیرهما
من ائمة مذهب مالک وجزم به العلامة خلیل بن اسحق فی مناسکه فما
یستحی هذا الرجل (ای ابن تیمیة) من تکذیبه بما لم یحط بعلمه....
(والحکایة المرویة عنه انه امر المنصور ان یستقبل القبر (الشریف) وقت
الدعاء کذب علی مالک کذا قال) تبرأ منه لان الحکایة رواها ابوالحسن
علی بن فهر فی کتابه فضائل مالک ومن طریقه الحافظ ابوالفضل عیاض
فی الشفاء باسناد لاباس به بل قیل انه صحیح فمن این انها کذب ولیس
فی روایتها کذاب ولا وضاع ولکنه لما ابتدع له مذهبا وهو عدم تعظیم
القبور ماکانت وانها انما تزار للاعتبار والترحم بشرط ان لا یشد الیها
رحل صار کل ما خالف ما ابتدعه بفاسد عقله عنده کالصائل لا یبالی بما
یدفعه فاذا لم یجد له شبهة واهیة یدفعه بها بزعمه انتقل الی دعوی انه
کذب علی من نسب الیه مباهتة (بہتان) ومجازفة (بے سوچے بے تکی بات
کرنا) وقد انصف من قال فیه علمه اکبر من عقله:(زرقانی ج ۸ ص نمبر
۳۱۴، ۳۱۵، وشواهد الحق ص ۱۳۹)

"اور میں نے منسک منسوبہ با بن تیمیہ میں دیکھا کہ" زائر روضہ انور روضہ شریف کی
طرف رخ کر کے دعا نہ کرے۔ کیونکہ یہ باتفاق آئمہ ممنوع ہے" جمہور (امت محمدیہ) اور

انہیں میں سے شافعیہ اور مالکیہ اور بقول علامہ کمال بن ہمام حنفیہ بھی اصح قول پر اس استحباب کے قائل ہیں کہ بوقت دعا مزار شریف کی طرف منہ ہو اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہو۔

(امام مالک تو اس کی کراہیت کے قائلوں میں سے اعظم الائمہ ہیں (قول ابن تیمیہ) ابن تیمیہ سے کہا جائے گا کہ کس کتاب میں امام مالک نے اس کی کراہیت پہ نص کی ہے۔ حالانکہ بلاشک امام مالک نے ابن وہب (جو آپ کے اجل اصحاب سے ہے) کی جوان سے روایت ہے۔ اس میں یہ نص کی ہے کہ زائر دعا کے لئے اسی طرف رخ کر کے کھڑا رہے۔ اور طلب کا اقل مرتبہ استحباب ہے اور اسی کا حافظ ابوالحسن قابسی اور ابو بکر بن عبدالرحمن وغیرہما آئمہ مذہب مالک نے جزم کیا ہے۔ اور اسی کا علامہ خلیل بن اسحٰق مالکی نے اپنے مناسک میں جزم کیا ہے۔ کیا یہ شیخ (ابن تیمیہ) اس بات کی تکذیب سے حیا نہیں کرتا۔ جس کو اس کا علم محیط نہیں۔ اور یہ جس سے بے علم اور بے خبر ہے اور وہ حکایت جو امام مالک سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے منصور کو یہ حکم کیا تھا کہ وہ بوقت دعا مزار شریف کی طرف رخ کرے یہ امام مالک پہ کذب ہے اسی طرح کہا ہے (ابن تیمیہ نے) (علامہ زرقانی نے فرمایا:) کہ امام قسطلانی کذا قال کہہ کر اس سے بری ہو رہے ہیں اس لئے کہ اس حکایت کو ابوالحسن علی بن فہر نے اپنی کتاب فضائل مالک میں روایت کیا ہے۔ اور ان کے طریق سے حافظ ابوالفضل عیاض نے شفا شریف میں ایسے اسناد سے روایت کی ہے جو لاباس بہ ہے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ تو کہاں سے یہ حکایت کذب ہوئی حالانکہ اس کی روایت میں نہ کذاب ہے اور نہ وضاع، لیکن جب ابن تیمیہ نے اپنے لیے یہ بدعتی مذہب گھڑا کہ کوئی قبر قابل تعظیم نہیں اور قبور کی زیارت تو صرف عبرت اور نصیحت حاصل کرنے اور ترحم کے لئے کی جاتی ہے۔ بشرطیکہ ان کی طرف رخت سفر نہ باندھا جائے تو ہر وہ چیز جو اس کی عقل فاسد کے اختراع کے خلاف ہوتی ہے اس پہ حملہ آور ہوتا ہے۔ اور اس چیز کی پروا نہیں کرتا کہ کس چیز سے اس کو دفع کر رہا ہے جب وہ اس کے لئے ادنیٰ شبہ بھی نہیں پاتا کہ جس سے اپنے زعم میں اسے دفع کرے تو اس دعویٰ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہ بات

جس کی طرف منسوب ہے غلط منسوب ہے"۔

العلامہ الصلاح الصفدی الشافعی ہم عصر ابن تیمیہ اور اس کے ملاقات کرنے والے نے لکھا ہے:

کان.... ابن تیمیة رحمه الله تعالیٰ علمه متسع جد الی الغایة وعقله ناقص یورطه فی المهالک و یوقعه فی المضایق۔ (شرحه علی لامیة العجم، شواهد الحق ص ۱۵۱)

"ابن تیمیہ کا علم بہت فراخ تھا، اور اس کی عقل ناقص تھی۔ جو اسے ہلاکتوں اور تنگیوں میں ڈال دیتی تھی"۔

امام عبدالرؤف المناوی الشافعی (متوفی ۱۰۳۰ھ) رقمطراز ہیں

اما کونهما (یعنی ابن تیمیة و ابن قیم) من المبتدعة فمسلّم.

"یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم کا بدعتی ہونا یہ تو مسلم ہے"۔

(شرح شمائل للمناوی ج ۱ ص ۱۶۸، شواہد الحق ص ۱۵۱)

عالم عامل فاضل کامل شیخ مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی الدمشقی نے لکھا ہے

لا شک ان من ادعی ذلک (ای الاجتهاد) فی هذا الزمان علیه امارة البهتان کما یقع دعوی ذلک من فرقة شاذة نسبت نفسها للحنابلة من جهة نجد التی یخرج منها قرن الشیطان کما ورد فی الحدیث.... قد خرج (ابن تیمیة) من مذهب الحنبلی فی عدة مسائل تفرد بها وتهیأ بخصوصها للاجتهاد المطلق.... فمنها ما کان یجب المناظرة فیه ولم یفت به لاحد کمسالة الغاء مفهوم العدد فی الطلاق وانه یقع واحدة وان کان بلفظ الثلاث والالف والاکثر من ذلک ومنها تحریم شد الرحل لغیر المساجد الثلاثة ومنها منع الاستغاثة بالانبیاء والصالحین وغیر ذلک...

فليست المسائل المذكورة من مذهب الامام احمد ولا ورد فيها رواية عن الامام احمد ونص فقهاء الحنابلة على انه لا يتابع فيها فمن ادعى انه حنبلي المذهب فليس له القول بها كما قالت بها هذه الفرقة المذكورة عن جهل وانطماس بصيرة.... قال النبهاني "صرح (مصطفى الحنبلي) بان ما قاله ابن تيمية وتلميذه ابن القيم في منع ذلك (شد الرحل للزيارة) هو خلاف الصحيح من مذهب الامام احمد" (النقول الشرعية في الرد على الوهابية للحنبلي المذكور وشواهد الحق ص ۱۵۱ ـ ۱۵۲)

"بلاشک جو شخص اس زمانہ میں اجتہاد کا دعویٰ کرے اس پہ امارات بہتان ثابت جیسا کہ یہ دعویٰ واقع ہوا اس فرقہ شاذہ سے جو نجد سے ظاہر ہوا وہ نجد جس سے شیطان کا سینگ نکلے گا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا اور وہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں۔ اور ابن تیمیہ بھی کئی مسائل میں حنبلیت کو چھوڑ کر مجتہد مطلق بن بیٹھا۔ تو ان مسائل سے طلاق ثلاث کا مسئلہ ہے جس میں وہ مناظرہ کو پسند کرتا مگر کسی کے لئے فتویٰ نہ دیا۔

کہ تین یا ہزار یا زیادہ طلاق سے صرف ایک واقع ہوگی۔

اور ان مسائل سے ہے کہ مساجد ثلاثہ کے علاوہ شد رحال حرام ہے اور ان مسائل سے ہے کہ انبیاء اور صالحین سے استغاثہ منع ہے تو مسائل مذکورہ مذہب امام احمد سے نہیں اور نہ ان کی روایت ثابت وارد ہوئی فقہاء حنابلہ نے نص فرمائی کہ ابن تیمیہ کے ان مسائل کا اتباع نہ کیا جائے جو ابن تیمیہ کو حنبلی کہے اس قول کا نامقبول ہے جیسا کہ یہ فرقہ (وہابیہ) اس کا قائل ہے جہل اور بے بصری سے۔ نبہانی نے کہا کہ مصطفیٰ حنبلی نے تصریح کی ہے کہ جو کچھ ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم نے کہا شد رحال کے منع میں وہ مذہب امام احمد کے بالکل خلاف ہے۔"

حافظ ابن کثیر صاحب تفسیر شہیر (متوفی ۷۷۴ھ) نے لکھا ہے

کان.... (ابن قیم) ممن یخطئ ویصیب.... کان یقول بقول ....

ابن تیمیة فی مسئلة الطلاق فاوذی بسببه ومع انه خالف الائمة الاربعة فی ذلک.

"ابن قیم ان سے تھا جو کبھی خطا کرتے ہیں اور کبھی صواب کو پہنچتے ہیں۔ وہ مسئلہ طلاق میں ابن تیمیہ کا تبع تھا۔ اسی وجہ سے اسے ایذا دی گئی حالانکہ اس ابن تیمیہ نے اس مسئلہ میں ائمہ اربعہ کا خلاف کیا"۔ (القول الجلی للصفی الدین البخاری وشواھد الحق، ص ۱۴۶)

سید صفی الدین حنفی بخاری نے لکھا ہے

کان (ابن تیمیة) قد خالف الائمة الاربعة فی مسائل.... ومن اشنع ماوقع له مسئلة تحریم السفر الی زیارة القبور.... وکان (ابن تیمیة) یرد علی الصوفیة ماذکروه فی کتبهم من وحدة الوجود وماشا کلها.... فرد علی الشیخ محی الدین بن العربی والشیخ عمر بن الفارض وعبدالحی بن سبعین واضرابهم وکان قد خالف الائمة الاربعة فی بعض الفرع کمسئلة الزیارة والطلاق.... یقول بحرمة السفر الی زیارة القبور وقد خالف فی ذلک الاجماع.... وهو مخطی فی ذلک اشد الخطاء"

(القول الجلی وشواہد الحق ص نمبر ۱۴۵)

"ابن تیمیہ کئی مسائل میں ائمہ اربعہ کا مخالف ہوا۔ اس کے بدترین مسائل سے یہ ہے کہ زیارت قبور کا سفر حرام ہے۔ ابن تیمیہ صوفیہ کے مسائل وحدۃ الوجود وغیرہ کی وجہ سے ان کا رد کرتا تھا، شیخ اکبر ابن الفارض ابن سبعین جیسے بزرگان دین کا ابن تیمیہ رد کرتا تھا بعض فروع میں ائمہ اربعہ کے مخالف تھا جیسے چند مسئلہ زیارت وطلاق.... زیارت قبور کے سفر کو حرام کہہ کر وہ اجماع امت کا مخالف ہوا وہ اس میں سخت خطا کار ہے"۔

شیخ الاسلام صالح بلقینی شافعی نے فرمایا

قد ینسب (ابن تیمیة) لاشیاء انکرها علیه معارضوه وانتصب لل

عليه الشيخ تقی الدین السبکی فی مسئلة الزیارة والطلاق وافرد کلا منها بتصنیف (القول الجلی ص ۱۳۶)

"یعنی ابن تیمیہ ایسے مسائل کی طرف منسوب ہے جس میں اس کے معارضین نے انکار کیا اور سب کے سب مسئلہ زیارت وطلاق میں اس کے رد میں کمر بستہ ہو گئے"۔

شیخ عبدالرحمن الکوری الدمشقی الشافعی نے فرمایا

وما یعزی الیه من المخالفات فی بعض الفروع والطعن فی السادة الصوفیة اولی الشان العلی المعروف فذالک مما لا نوافقه علیه ولا نسلم شیئاً من ذلک الیه۔ (تقریظ القول الجلی، شواهد الحق ص ۱۴۷)

امام عینی اور حافظ ابن حجر کے شیخ امام حافظ کبیر شہیر زین الدین عبدالرحیم عراقی شافعی متوفی ۸۰۵ھ نے ابن تیمیہ کے ایک فتویٰ کے متعلق منع توسیع یوم عاشور کا خوب رد بلیغ کیا ہے۔ بڑے علمی مواخذے کیے ہیں۔ جس سے علم حدیث کے بارے میں اس کی خطائیں خوب واضح ہوتی ہیں۔ اور توسیع یوم عاشور کو ثابت کیا ہے۔

(شواہد الحق، للعارف النبھانی ص ۱۵۳ تا ص ۱۵۶۔)

پھر امام عارف نبہانی نے ابن تیمیہ کی بعض کتب پہ کلام کیا ہے۔ جن میں اس کی بدعات بھری ہیں مثلاً "الجواب الصحیح فی الرد علی من بدل دین المسی" الفرقان، منهاج السنة، المعقول والمنقول؛ شواهد الحق ص ۱۵۶۔

امام نبہانی نے فرمایا

وقد نقل الامام السید مرتضی الزبیدی الحنفی فی شرح الاحیاء عن السبکی وابنه تاج الدین وغیرهما عبارات مطولة فی توضیح مذهب اهل السنة والرد علی مخالفیهم وفی ذلک بیان عقیدة ابن تیمیة وفرقته الذین یسمیهم اهل السنة الحشویة۔

اہل سنت ابن تیمیہ کے فرقہ کا نام حشویہ رکھتے ہیں پھر آگے اس سے کچھ نقل کیا ہے۔

(من شاء فلينظر تمه شواهد الحق ص ۱۶۲)
علامہ نبہانی علامہ سید مرتضی زبیدی کی شرح احیاء العلوم سے ناقل اور وہ قصیدہ ابن زفیل کی شرح تقی الدین السبکی سے ناقل:

اما الحشوية (اى فرقة ابن تيمية)فهى طائفة رذيلة بها ينتسبون الى احمد واحمد مبرأ منهم.... ثم جاء فى اواخر المائة السابعة رجل له فضل واطلاع (يعنى ابن تيمية) ولم يجد شيخا يهديه وهو على مذهبهم وهو جسور (الجسور شديد الجراة والجسارة ۱۲) متجرد لتقرير مذهبه ويجد امورا بعيدة فجسارته يلتزمها فقال بقيام الحوادث بذات الرب سبحانه وتعالىٰ وان الله سبحانه وتعالىٰ مازال فاعلاً وان التسلسل ليس بمحال فيما مضى كما هو فيما سياتى وشق العصا و شوش عقائد المسلمين واغرى بينهم ولم يقتصر على العقائد فى علم الكلام حتى تعدى وقال: ان السفر لزيارة قبرالنبى ﷺ معصية و قال ان الطلاق الثلاث لا يقع وان من حلف بطلاق امراته وحنث لا يقع عليه طلاق، واتفق العلماء على حبسه الحبس الطويل فحبسه السلطان ومنعه من الكتابة فى الحبس وان لا يدخل عليه بدواة ومات فى الحبس ثم حدث من اصحابه من يشيع عقائده ويعلم مسائله ويلقى ذلک الى الناس سرا ويكتمه جهرا (الخ شواهد الحق ص ۱۶۲، ۱۶۳)

’’ہاں حشویہ (ابن تیمیہ کا فرقہ) بھی ایک بدترین فرقہ ہے جو امام احمد بن حنبل کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے حالانکہ امام احمد بن حنبل ان سے بیزار ہیں.... پھر ساتویں صدی کے اواخر میں ایک مرد آیا جو علم وفضل والا تھا (یعنی ابن تیمیہ) اس کا کوئی شیخ ہادی نہیں تھا اور وہ اپنے مذہب پر ڈٹا رہا اور وہ بہت دلیر تھا اور وہ اپنے مذہب کی تقریر میں اکیلا تھا اور کچھ امور کو وہ بعید سمجھتا تھا پس وہ اپنی جسارت کی وجہ سے ان کا التزام کرتا تھا۔

پس وہ کہتا تھا اللہ تعالیٰ کو حوادث لاحق ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور بلند و بالا ہے اور وہ ہمیشہ سے فاعل ہے اور تسلسل محال نہیں نہ افعال ماضیہ میں اور نہ استقبالیہ میں، اور اس نے لاٹھی کو توڑ ڈالا اور عوام کے ذہنوں کو اس نے پریشان کیا اور ان کو دھوکہ دیا اور علم کلام میں اس نے اکتفا نہ کیا حتی کہ اس نے زیادتی کی اور کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر اطہر کی زیارت کو جانا گناہ ہے اور کہا تین طلاق (بیک وقت) واقع نہیں ہوتیں اور کہا جس نے اپنی عورت کی طلاق کی قسم کھائی پھر حانث ہوا تو بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ تو علماء نے اس کی قید پہ اتفاق کیا۔ تو سلطان نے اس کو قید کر دیا اور قید میں اس کو کتابت سے منع کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو دوات بھی نہ دی جائے حتی کہ وہ اسی قید میں مر گیا۔ پھر اس کے چیلے ظاہر ہوئے جو اس کے عقائد کی اشاعت کرتے رہے اور اس کے مسائل سکھاتے رہے اور چوری چھپے لوگوں تک ان کو پہنچاتے رہے اور علانیہ سے بچتے رہے"۔

علامہ یوسف نبہانی کی نصیحت

اذا علمت ذلک ایها المسلم الشافعی او الحنفی او المالکی او الحنبلی الصالح الموفق تعلم انه یجب علیک الحذر التام من کتب الامام ابن تیمیة و جماعته المتعلقة بالعقائد لئلا تهوی فهواة الضلال ولا ینفعک الندم بعد ذلک بحال من الاحوال: ایاک ان تغتر بکلام السید نعمان آفندی الآلوسی البغدادی (ابن صاحب تفسیر روح المعانی) فی کتابه وتظن انه حنفی من اهل السنة والجماعة فهو بهذا الکتاب قد خرج عن حنفیته وسنیته وصار من جماعته ابن تیمیه ناصر لمذهبه مذهب الوهابیة۔

اے شافعی، حنفی، مالکی، حنبلی، صالح موفق مسلمان جب تو نے یہ (ابن تیمیہ کے غلط عقائد و مسائل) جان لئے۔ اب اس بات کا یقین رکھ کہ تجھے واجب ہے کہ تو ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کی کتابوں سے مکمل اور تام طور پر پرہیز کرے تاکہ تو گمراہی کے گڑھے میں نہ پڑے اور بعد میں بہر حال تجھے ندامت نفع نہ دے گی۔ اور اپنے آپ کو اس سے بھی بچانا

کرتو (شاید) صاحب روح المعانی کے بیٹے نعمان آفندی آلوسی کے اس کلام پہ مغرور ہو جو اس کی کتاب "جلاء العینین" میں موجود ہے۔ اور تو اسے حنفی سنی گمان کرے کیونکہ وہ اس کتاب کی وجہ سے حنفیت اور سنیت سے خارج ہو چکا ہے۔ اور ابن تیمیہ کی جماعت اور اس مذاہب وہابیہ کا حامی و ناصر بن چکا ہے"۔

نیز ارقام فرمایا:

فلا ينبغي حينئذ مطالعة كتبهم في العقائد ومن ذلك بل اهم ما هنالك كتب امامهم ابن تيمية واهمها هذان الكتابان "منهاج السنة، والمعقول والمنقول" ويقال له كتاب العقل والنقل (شواهد الحق ١٦٥۔)

"پس ان کی کتب عقائد کا مطالعہ مناسب نہیں ہے اور ان سے اہم ترین تو ان کے امام کی یہ دو کتابیں ہیں نمبر ۱ منہاج السنہ نمبر ۲ المعقول والمنقول جسے کتاب العقل والنقل کہا جاتا ہے"۔

نیز علامہ نبہانی نے فرمایا:

ولذلك نسبهم (يعني ابن تيمية واتباعهم) اهل السنة الى البدعة و اعتقاد الجهة في جانب الله تعالىٰ وسموهم الحشوية والمشبهة والمجسمة كما في شرح المسايره لكمال بن ابى شريف و شرح الاحياء للزبيدى وغير هما۔ (شواهد الحق، ص ١٦٥)

"اور اسی وجہ سے اہلسنت نے ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کو بدعتی کہا اور اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کرنے کی وجہ سے ان کو حشویہ اور مشبہ اور مجسمہ جیسے القاب سے نوازا جیسا کہ شرح مسایرہ لکمال بن ابی شریف اور شرح احیاء العلوم للزبیدی وغیرھما میں ہے۔

علامہ نبہانی نے فرمایا

وقد رأيت لامامهم ابن تيمية فى كتابه المذكور: منهاج السنة ص ١٢٥ تفصيلاً يحقق اعتقاده الجهة حقيقية .... فمن نسبوا اليه اعتقاد

الجهة لم يخطئوا كما زعم البعض بل هو يعتقدها۔ (شواہد الحق ص ۱۶۵)

''اور تحقیق دیکھا میں نے ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ ص ۱۶۵ پہ تفصیل اس کے عقیدے کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حقیقۃً اللہ تعالٰی کے لئے جہت ثابت کرتا ہے اور جنہوں نے اس کی طرف اس عقیدے کی نسبت کی ہے انہوں نے غلط نہیں کہا جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے بلکہ اس کا یہی عقیدہ ہے''۔

نیز علامہ یوسف نبہانی نے فرمایا

ولكنه يعتقد الجهة بيقين كما هو صريح عبارته في منهاج السنة و هي بدعة شنيعة..... بل قال بعض العلماء يكفر معتقدها و صرح الامام النووي الشافعي والامام ابن ابي جمرة المالكي بكفر معتقدها اذا لم يكن من العامة المعذورين بالجهل..... نقل ذلك عنهما الامام ابراهيم اللقاني المالكي في شرحه "هداية المريد" على منظومته "جوهرة التوحيد"۔ وهو وهما من اكابر ائمة اهل السنة الخ ثم نقل عبارته۔

(شواہد الحق ص نمبر ۱۶۷،۱۶۸)

''اور وہ ابن تیمیہ اللہ تعالٰی کے لئے جہت کا قائل یقین کے ساتھ ہے جیسا کہ اس کی کتاب منہاج السنہ کی عبارت میں صراحت ہے اور یہ بہت بری بدعت ہے۔۔۔۔ بلکہ بعض علماء نے ایسے عقیدے والے کی تکفیر کی ہے اور امام نووی شافعی اور امام ابن ابی جمرہ مالکی نے بھی ایسے معتقد کی تکفیر کی ہے''۔

جبکہ وہ عوام سے نہ ہو جو جہالت کی وجہ سے معذور سمجھے جاتے ہیں۔۔۔۔ اس بات کو امام ابراہیم اللقانی مالکی نے ان دونوں ائمہ سے اپنی کتاب شرح ''ہدایۃ المرید'' اپنی منظومہ ''جوہرۃ التوحید'' میں نقل کیا اور یہ امام ابراہیم لقانی اور امام نووی اور ابن ابی جمرہ تینوں اکابر ائمہ اہلسنت سے ہیں۔ الخ رضی اللہ عنہم''۔

پھر آگے علامہ نبہانی نے ابن تیمیہ کے مسئلہ جہت کے رد میں اپنا مستقل رسالہ ''رفع

الاشتباہ فی استحالة الجهة علی الله" نقل کیا ہے۔ از ص ۱۶۸ تا ص ۱۹۲ پھر ابن تیمیہ کی مذکورہ چار کتابوں کا رد کر کے رقمطراز ہیں:

اذا علمت ذلک تعلم انه مثل ابن حزم صاحب کتاب "الملل والنحل" لم یسلم من قلمه احد من الکافرین والمبتدعین والمسلمین والعارفین (شواہد الحق ص ۱۹۳)

"جب تو نے پہچان لیا تو یقین کر یہ (ابن تیمیہ) ابن حزم صاحب کتاب" الملل والنحل" جیسا ہے اس (ابن حزم) کی قلم سے بھی کوئی کافر، بدعتی، مسلمان اور عارف محفوظ نہیں رہ سکا۔"

پھر علامہ نبہانی نے اپنا وہ قصیدہ لکھا جس میں ابن تیمیہ اور اس کے اتباع کا رد ہے اور جو جواہر البحار میں بھی موجود ہے۔ جس کے بعض اشعار پہلے گذر چکے ہیں۔

قال التقی السبکی "و کتاب العرش" من اقبح کتبه (اے کتب ابن تیمیة ۱۲) ولما وقف علیه الشیخ ابو حیان زال یلعنه حتی مات بعد ان کان یعظمه انتهی کلامه بحروفه وهذه العبارة التی ذکر ابو حیان انه رآها نحط ابن تیمیه تدل علی اعتقاد التجسیم فی جانب الله تعالیٰ و تقدس۔

"یعنی امام تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ" کتاب العرش" ابن تیمیہ کی قبیح ترین کتب سے ہے۔ اور جب اس پہ شیخ ابو حیان مطلع ہوئے تو مرتے دم تک ہمیشہ ابن تیمیہ کو لعنت کرتے رہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے ابن تیمیہ کی تعظیم کرتے تھے الخ"۔

(شواہد الحق النبہانی ص ۱۹۸)

علامہ نبہانی نے" شواہد الحق ص ۲۰۲ میں ابن تیمیہ کے فرقہ کو فرعونیہ فرقہ ثابت کیا ہے۔ اور ۲۰۲ تا ۲۰۳ میں ابن تیمیہ کا قائل بالجہة ہونا ثابت کیا ہے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد تبع ابن تیمیہ کا بیان کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کرتے ہیں۔ اور متکلمین تعصبا وتحکما ان کا نام مجسمہ اور مشبہہ رکھتے ہیں۔ (شواہد

الحق ۲۰۵)

القائل بها (ای بالجهة لله تعالیٰ) فهم الحشوية فقط کابن تیمیة و ابن القیم و امثالها۔ (شواہد الحق ص نمبر ۲۰۶)

آخر میں علامہ نبہانی نے فرمایا

''کہ ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کا یہ اعتقاد (جہت تجسیم وغیرہ) وساوس اوہام سے ہے۔ زیادہ عبارات علماء نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی عبارتیں بزبان حال ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کا تخطیہ بیان کر رہی ہیں''۔ (شواہد الحق ص ۲۰۸۔)

امام علامہ سید مصطفیٰ البکری الحنفی شاگرد امام العارفین سید الشیخ العلامہ عبدالغنی النابلسی الحنفی نے ابن تیمیہ کے گروہ کا رد کیا ہے۔ (شواہد الحق ص ۳۶۶۔۳۶۷۔۳۶۹)

امام علامہ احمد زروق (متولد ۸۴۶ھ متوفی ۸۹۹ھ) (بستان) ان کا تعارف اسی کتاب کے ابتدائی صفحات میں ہو چکا ہے ۱۲) نے بھی ابن تیمیہ کا رد کیا ہے۔ علامہ نبہانی نے لکھا ہے:

قال احد الائمة الاعلام و اکابر الاولیاء الکرام سیدی الشیخ احمد زروق المالکی فی مقدمة شرحه علی حزب البحر ما نصه بحروفه: فان قلت قد انکر تقی الدین بن تیمیة هذه الاحزاب وردها ردا شنیعا فما جوابه قلنا ابن تیمیة رجل مسلم له باب الحفظ والاتقان مطعون علیه فی عقائد الایمان و مشلوب (اے معیوب ۱۲ فیضی غفرلہ وعفی عنہ) بنقص العقل فضلا عن العرفان و قد سئل عنه الشیخ الامام تقی الدین السبکی فقال هو رجل علمه اکبر من عقله قلت و مقتضی ذلک ان یعتبر بنقله لا بتصرفه فی العلم: والله اعلم انتهت عبارة سیدی احمد زروق و قوله یعتبر بنقله هو مقید فیما عدا ما یستشهد به من النقول لتایید بدعه التی خالف بها جمهور ائمة المسلمین ولاسیما فیما یتعلق بالسفر لزیارة سید المرسلین

والاستغاثة به و بسائر الانبياء والصالحين فنقوله فی ذلک لا تعتبر الا ذا و افقه علیها العلماء الموثوق بهم کما تقرر وعلیه کلام الحافظ العراقی الشافعی۔ والامام الزرقانی المالکی والشهاب الخفاجی الحنفی المذکور فی هذا الکتاب فضلا عن کلام الامام السبکی والامام ابن حجر الهیثمی و غیرهما: والله اعلم(شواهد الحق ص ۱۶۹)

"ائمہ اعلام اور اولیاء کرام میں سے سیدی الشیخ احمد زروق مالکی علیہ رحمۃ الباری حزب البحر کی شرح کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

"اگر تو کہے کہ ان احزاب کا تقی الدین ابن تیمیہ نے انکار بلکہ خوب رد کیا ہے اور اس کا کیا جواب ہے تو جواباً گذارش ہے کہ ابن تیمیہ ایک مرد ہے کہ حفظ اور اتقان میں اس کی شخصیت مسلم ہے لیکن عقائد ایمان میں وہ مطعون اور معیوب ہے عرفان تو کجا وہ تو عقل ناقص بھی ناقص رکھتا ہے امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ ایسا مرد ہے کہ اس کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہے اور نتیجہ اس بات کا یہ ہے کہ اس کی نقل پر اعتبار کیا جائے لیکن اس کے علم میں تصرف کو غیر معتبر سمجھا جائے"۔ واللہ اعلم ختم ہوئی عبارت سیدی احمد زروق کی۔ اور ان کا یہ قول کہ اس کی نقل پر اعتبار کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی مقید ہے ان نقول کے ساتھ جو ماسوا ان نقول کے ہیں جو اس نے اپنی بدعت کی تائید میں پیش کی ہیں اور یہ وہ ہیں جن کی جمہور ائمہ مسلمین نے مخالفت کی ہے خاص طور پر وہ نقول جو اس نے حضور سید المرسلین ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے بلکہ تمام انبیاء اور اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کو حرام ہونے کے متعلق پیش کیا ہے یعنی ان نقول کو غیر معتبر سمجھا جائے ہاں جہاں اس کی علماء معتبر نے موافقت کی ہے ان پر اعتبار کیا جائے گا۔ اور اسی پہ ہے کلام حافظ عراقی الشافعی اور امام زرقانی مالکی اور شہاب خفاجی حنفی جن کا ذکر اس کتاب میں ہے ماسوا کلام امام سبکی اور امام ابن حجر ہیثمی وغیرہا کے۔ (رضی اللہ عنہم واللہ اعلم)"

امام علامہ حجۃ العلماء المدققین فخر المحدثین کاتمۃ المحققین حافظ احمد بن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۳ھ۔ ۹۷۴ھ۔ ۹۷۵ھ (جن کا تعارف پیچھے گزرا) کے نورانی ارشادات عالیہ:

و اما تخیل بعض المحرومین ان منع الزیارة اوالسفر الیها من باب المحافظة علی التوحید وان ذلک مما یودی الی الشرک فهو تخیل باطل دل علی غباوة متخیله و خباله (جنونه و فساده و نقصانه ۱۲ ف) العبارة فانه عجیب جدا و اظن انه ملتقط من شفاء السقام للسبکی۔ فیضی۔

فان قلت کیف تحکی الاجماع السابق علی مشروعیة الزیارة والسفر الیها و طلبها و ابن تیمیة من متاخری الحنابلة منکر لمشروعیة ذلک کله کما راه السبکی فی خطه و اطال اعنی ابن تیمیة فی استدلال لذلک بما تمجة (تنکر سماعه الاسماع) الاسماع و تنفر عنه الطباع بل زعم حرمة السفر لها اجماعا وانه لا تقصر فیه الصلاة و ان جمیع الاحادیث الواردة فیها موضوعة و تبعه بعض من تاخر عنه من اهل مذهبه قلت هو ابن تیمیه حتی ینظر الیه او یعول فی شئی فی امور الدین علیه و هل هو الا کما قال جماعة من الائمة الذین تعقبوا کلماته الفاسدة و حججه الکاسدة (مندی گھٹیا ۱۲) حتی اظهروا عوار (ای عیب زلاته ۱۲) سقطاته و قبائح اوهامه و غلطاته کالعزابن جماعة" عبد اضله الله تعالیٰ واغواه البسه رداء الخزی وارداه و بواه من قوة الافتراء والکذب ما اعقبه الهوان واوجب له الحرمان ولقد تصدی شیخ الاسلام و عالم الانام المجمع علی جلالته و اجتهاده وصلاحه وامامته التقی السبکی قدس الله روحه و نور ضریحه للرد علیه فی تصنیف مستقل افاد فیه واجاد واصاب و اوضح بباهر حججه طریق الصواب فشکر الله تعالیٰ مسعاه وادام علیه شآبیب رحمته و رضاه آمین۔ و من عجائب الوجود ما تجاسر علیه بعض

السدجاء (ای بعض الکذابین والقائلین بالاباطیل ۱۲)من الحنابلة فغبر
فی وجوه مخدراته الحسان التی لم یطمثهن انس قبله ولاجان واتی بما
دل علی جهله واظهر به عوراء غباوته وعدم فضله فلیته اذ جهل استحیا
من ربه و عسا اذا افرط و فرط رجع الی لیه. لکن اذا غلبت والعیاذ باللّٰه
تعالیٰ الشقاوة استحکمت ثاورة فعیاذا بک اللهم من ذلک و ضراعة
الیک یارب عزت قدرتک فی ان قدیم لنا سلوک اوضح المسالک
هذا و ما وقع من ابن تیمیة مما ذکر و ان کان عثرة (ای زلة) لا تقال ابدا
و مصیبة یستمر علیه شئومها دواما سرمدا لیس بعجیب فانه سولت له
نفسه وهواه و شیطانه انه ضرب مع المجتهدین بسهم صائب ومادری
المحروم انه اتی باقبح المعایب فخالف اجماعهم فی مسائل کثیرة و
تدارک علی ائمتهم سیما الخلفاء الراشدین باعتراضات سخیفة(ناقصة
۱۲)شهیرة واتی من نحو هذه الخرافات بما تمجه الاسماع و تنفر عنه
الطباع حتی تجاوز الی الجناب الاقدس المنزه سبحانه وتعالیٰ عن کل
نقص و المستحق لکل کمال انفس فنسب الیه العظائم والکبائر و اخرق
سیاج عظمته و کبریاء جلالته بما اظهره للعامة علی المنابر من دعوی
الجهة والتجسیم و تضلیل من لم یعتقد ذلک من المتقدمین والمتاخرین
حتی قام علیه علماء عصره والزموا السلطان بقتله وحبسه وقهره فحبسه
الی ان مات و خمدت تلک البدع و زالت تلک الظلمات ثم انتصره
اتباع لم یرفع اللّٰه تعالیٰ لهم راسا ولم یظهر لهم جاها ولا باسا بل ضربت
علیهم الذلة والمسکنة و باء وا بغضب من اللّٰه ذلک بما عصوا و کانوا
یعتدون. (الجوهوالمنظم فی زیارة القبر الشریف النبوی المکرم لا بن
حجر ص ۱۲۔ ۱۳)

"اور بعض محروم لوگوں کا یہ کہنا کہ زیارت اور اس کے سفر سے منع کرنا توحید کی محافظت کے باب سے ہے اور یہ سفر شرک کا موجب ہے تو یہ خیال سراسر باطل ہے بلکہ یہ بات اس کی بیوقوفی اور خام خیالی بلکہ بدخیالی اور جنونیت کی دلیل ہے"۔

اور اگر تو کہے کہ سفر زیارت کی مشروعیت پہ اجماع سابق کی بات کیسے کہی گئی ہے حالانکہ ابن تیمیہ حنابلہ کے متاخرین سے ہے اور اس کی مشروعیت کا بالکل منکر ہے۔

جیسا کہ امام سبکی نے اپنے خط میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن تیمیہ نے تو اس بارے میں ایسی باتیں کہی ہیں کہ کان سننے کے لئے تیار نہیں اور طبیعتیں اس سے متنفر ہیں۔ اور اس کے گمان میں سفر زیارت اجماعاً حرام ہے اور اس سفر میں نماز بھی قصر نہیں پڑھی جائے گی اور اس باب میں جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں وہ سب موضوع ہیں اور متاخرین چیلوں نے اس کی اتباع کی ہے؟ تو میں کہوں گا۔ وہ ابن تیمیہ ہے اس کو دیکھا جائے گا اور امور دین میں جو کچھ اس نے کہا ہے ائمہ دین اسلام پہ پیش کیا جائے گا یعنی وہ علماء جنہوں نے اس کے کلمات فاسدہ اور دلائل کاسدہ کا تعاقب کیا ہے اور اس کے نقائص اور عیوب اور غلطیوں سے پردہ اٹھایا ہے مثل بن جماعہ وغیرہ کے اگر ان کے موافق ہے تو ٹھیک ورنہ اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں۔

کیونکہ یہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اس کو ذلت کی چادر پہنائی ہے اور اس کو قوت افتراء اور کذب کے لیے پروان چڑھایا جس کے پیچھے ذلت ہی ذلت ہے اور اس کے لئے محرومی کو واجب کر دیا۔ اور اس کے خلاف کمربستہ ہوئے جو شیخ الاسلام ہیں اور لوگوں کے امام ہیں جن کی جلالت علمی اور اجتہاد اور صلاحیت اور امامت پر (علماء) متفق ہیں۔ امام تقی الدین سبکی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ، نے اس کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں۔ جن میں وہ حق بجانب ہیں اور انہوں نے دلائل قاہرہ سے سیدھی راہ کو خوب واضح کیا اللہ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان پہ اپنی رحمت اور رضا کے بادلوں سے ہمیشہ بارش برساتا رہے۔ آمین

اور عجیب بات تو یہ ہے جس پہ بعض جھوٹے حنابلہ نے جسارت کی ان کی پردہ دار خوبصورت لڑکیوں کے منہ میں گرد وغبار ہو جن کو نہ کسی انسان اور نہ جن نے ہاتھ لگایا۔ اور ایسی بات کہی جو اس کی جہالت کی دلیل ہے اور اس کی کند ذہنی کی قباحت کو ظاہر کرتی ہے اور اس بیچارگی کو ظاہر کرتی ہے کاش کہ جب وہ جاہل تھا تو اپنے رب سے حیا کرتا اور امید تو اس بات کی تھی کہ جب وہ افراط وتفریط میں تھا تو اپنی کمزوری کا اعتراف کر لیتا لیکن جب شقاوت غالب ہو جاتی ہے العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس کی ہٹ دھرمی بھی بڑھ جاتی ہے پس تیری پناہ اے اللہ اس سے، اے اللہ تیری ہی بارگاہ میں اب عاجزانہ دعا ہے، کہ تو ہمیشہ رکھ ہمارے اس مسلک کو جو تمام مسالک سے واضح تر ہے۔ اور ابن تیمیہ سے جو کچھ ظاہر ہوا اگر چہ وہ لغزش ہے کبھی کوئی کہہ نہ سکے اور یہ ایسی مصیبت ہے جو اس کی نحوست اس پر ہمیشہ رہے گی۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ اس کو اس کے نفس نے دھوکہ دیا ہے اور اس کو اس کے شیطان نے پھسلایا ہے اور وہ مجتہدین کی صف میں اپنے آپ کو شمار کرتا تھا اور اس محروم کو اتنا ہی معلوم نہ ہوا کہ اس نے کتنی معیوب چیز ظاہر کی اور اس نے بہت مسائل میں اجماع کی مخالفت کی اور ائمہ پر اس نے طعن کیا خاص طور پر خلفاء راشدین پر بے ہودہ اعتراضات کیے۔ اور ایسی ہی خرافات اور بھی ظاہر کیں جن کو سننے کے لیے کان تیار نہیں اور طبیعتیں متنفر ہیں حتی کہ اس نے اللہ تعالیٰ وتقدس کو بھی نہیں چھوڑا جو ہر نقص اور عیب سے پاک ہے اور ہر کمال کا مستحق ہے اس کی طرف بھی کبائر کی نسبت کی۔ اس کی عظمت اور کبریائی کے پردے کو چاک کی اور عام لوگوں کے سامنے منبروں پر اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے جہت اور جسم کے دعوے کیے اور ایسی گمراہی کا معتقد ہوا جس کے معتقد متقدمین اور متاخرین نہ ہوے حتی کہ اس کے ہم زمان علماء اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور وقت کے شہنشاہ کی عدالت میں اس کے قتل اور سزائے قید کا مطالبہ کیا حتی کہ بادشاہ نے اس کو قید کیا اور وہ مر گیا اور اس کی بدعتیں ختم ہو گئیں اور اس کے ظلمات ختم ہو گئے۔ پھر اس کے چیلوں نے اس کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سر کبھی بلند نہ کرے اور نہ ہی ان کو کوئی مقام نصیب

کرے بلکہ ان پر ذلت اور مسکینی سوار کرے اور وہ اپنی نافرمانیوں اور حد سے تجاوز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق بنیں"۔ (آمین ثم آمین)

نیز وہی امام علامہ ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ۔ ۹۷۴ھ۔ ۹۷۵ھ) فرماتے ہیں:

(تنبیہ) ما احسن ما حکاہ السبکی عن بعض الفضلاء و ان کان فیه ما فیه ان کون الزیارة قربة معلوم من الدین بالضرورة و جاهده محکوم علیه بالکفر انتهی فتامله لتعلم به قبح ما جاء به ابن تیمیة و من معه او تابعه اذ یلزم من کون الزیارة قربة ان السفر لمجرد الزیارة قربة و هذا لزوم بینهما بین لا یخفی الا علی معاند فمن توقف فی کون السفر لمجرد الزیارة قربة وانکر ذلک لزمه التوقف فی کون الزیارة قربة وانکار ذلک و قد علمت ان انکار الزیارة کفر فلیحذر ذلک فانه عظیم. (الجواہر المنظم ص ۱۳)

"(تنبیہ) کیا خوب کہا ہے امام سبکی نے بعض فضلاء سے اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ زیارت (سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام) قرب خداوندی کا ذریعہ ہے اور دین کی ضروریات سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ انتھی۔ پس غور کر۔ تا کہ تجھے معلوم ہو وہ گندی بات جو ابن تیمیہ اور اس کے چیلوں نے کہی ہے (یعنی سفر زیارت قبر اطہر حضور انور ﷺ حرام ہے وغیرہ) حالانکہ زیارت قربت ہے اور محض زیارت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سفر کرنا بھی قرب خداوندی کا اہم ذریعہ ہے اور یہ لزوم واضح ہے ان دونوں کے درمیان اور سوائے معاند کے ہر شخص جانتا ہے اور جس نے زیارت کے قرب ہونے میں توقف کیا یا انکار کیا۔ تو اس پہ لازم ہے کہ سوچے کہ زیارت قربت ہے اور انکار کفر ہے۔ پس چاہیے کہ بچ جائے اس گناہ عظیم سے"۔

نیز وہی امام علامہ حافظ ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ۔ ۹۷۴ھ۔ ۹۷۵ھ۔) جن کا تعارف مسودہ ہذا کی ابتدا میں ہو چکا) فرماتے ہیں:

ابن تیمیه عبد خذله الله تعالیٰ واضله واعماه واصمه واذله وبذالک

صرح الائمة الذين بينوا فساد احواله و كذب اقواله و من اراد ذلک فعليه بمطالعة كلام الامام المجتهدالمتفق على امامته و جلالته و بلوغه مرتبة الاجتهاد ابی الحسن السبکی وولده التاج والشيخ الامام العز بن جماعة واهل عصرهم وغيرهم من الشافعيةوالمالكية والحنفية ولم يقصر اعتراضه على متاخری الصوفية بل اعترض على مثل عمر بن الخطاب و على بن ابی طالب رضی الله عنهما كما ياتی۔ والحاصل ان لا يقام لكلامه وزن بل يرمی فی کل وعر (خوفناک متوحش جگہ ۱۲) و حزن و يعتقد فيه انه مبتدع ضال و مضل جاهل غال عامله الله تعالیٰ بعدله و اجارنا من مثل طريقته و عقيدته و فعله آمين۔ثم بعد نقل اعتراض ابن تيمية على الصوفية قال الامام ابن حجر وهو يناسب ما كان عليه من سوء الاعتقاد حتى فی اکابر الصحابة و من بعدهم الى اهل عصره و ربما اداه اعتقاد ذلک الى تبديع كثير منهم و من جملة من تتبعه الولی القطب العارف ابوالحسن الشاذلی نفعنا الله بعلومه و معارفه فی حزبه الكبير وحزب البحر و قطعة من كلامه كما تتبع ابن عربی وابن الفارض وابن سبعين وتتبع ايضا الحلاج الحسين بن منصور ولازال يتبع الاكابر حتى تمالاء عليه اهل عصره ففسقوه و بدعوه بل كفره كثير منهم و قد كتب اليه بعض اجلاء اهل عصره علما ومعرفة سنة خمس و سبعمائة من فلان الى الشيخ الكبير العالم امام اهل عصره بزعمه اما بعد فانا احببناک فی الله زمانا و اعرضنا عما يقال فيک اعراض الفضل احسانا الى ان ظهر لنا خلاف موجبات المحبة بحكم ما يقتضيه العقل والحس و هل يشک فی الليل عاقل اذا غربت الشمس وانک اظهرت انک قائم بالامر بالمعروف والنهی عن المنكر والله اعلم بقصدک ونيتک ولكن الاخلاص مع العمل ينتج

ظهور القبول وما راينا مآل امرک الا الى هتک الاستار والاعراض باتباع من لا يوثق بقوله من اهل الاهواء والاغراض فهو سائر زمانه يسب الاوصاف والذوات ولم يقنع بسب الاحياء حتى حكم بتكفير الاموات ولم يكفه التعرض على من تاخر من صالحى السلف حتى تعدیٰ الصدر الاول و من له اعلى المراتب فى الفضل فيا ويح من هولاء خصماؤه يوم القيامة و هيهات ان لا يناله غضب واني له بالسلامة وكنت ممن سمعه وهو على منبر جامع الجبل بالصالحية و قد ذكر عمر بن الخطاب رضى الله عنه فقال ان عمر له غلطات و بليات واى بليات و اخبر عنه بعض السلف انه ذكر على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه فى مجلس آخر فقال ان عليا اخطأ فى اكثرمن ثلاث مائة مكان فياليت شعرى من اين يحصل لک الصواب اذا اخطا على بزعمک كرم الله وجهه وعمر بن الخطاب والان قد بلغ هذا الحال الى مقتضاه ولا ينفعنى الا القيام فى امرک و دفع شرک لانک قد افرطت فى الغى ووصل اذاک الى كل ميت وحى وتلزمنى الغيرة شرعا لله ولرسوله و يلزم ذلک جميع المؤمنين و سائر عباد الله المسلمين بحكم مايقوله العلماء وهم اهل الشرع وارباب السيف الذين بهم الوصل والقطع الى ان يحصل منک الكف عن اعراض الصالحين رضى الله عنهم اجمعين اه۔ واعلم انه خالف الناس فى مسائل نبه عليها التاج السبكي و غيره فما خرق فيه الاجماع قوله فى على الطلاق انه لا يقع بل عليه كفارة يمين ولم يقل بالكفارة احد من المسلمين قبله وان طلاق الحائض لايقع كذا بطلاق فى طهر جامع فيه وان الصلاة اذ ترک عمداً لا يجب قضاء ها وان الحائض يباح لها الطواف بالبيت ولا كفارة عليها وان الطلاق الثلاث يرد الى

واحدة وكان هو قبل ادعائه ذلک نقل اجماع المسلمین علی خلافه ان
المکوس (محصول، ٹیکس، چونگی ۱۲) حلال لمن اقطعها وانها اذا اخذت من
التجار اجزائتهم عن الزکاة وان لم تکن باسم الزکاة والا رسمها وان
المائعات لا تنجس بموت حیوان فیها کالفارة وان الجنب یصلی تطوعه
باللیل ولا یؤخره الی ان یغتسل قبل الفجر وان کان بالبلد وان شرط
الواقف غیر معتبر بل لو وقف علی الشافعیة صرف الی الصوفیة فی امثال
ذلک من مسائل الاصول مسئلة الحسن والقبح التزم کل ما یرد علیها
وان مخالف الاجماع لایکفر ولا یفسق وان ربنا سبحانه وتعالیٰ عما یقول
الظالمون والجاهلون علوا کبیرا محل الحوادث تعالیٰ اللّٰه عن ذالک
وتقدس وان القرآن محدث فی ذات اللّٰه عن ذلک وان العالم قدیم
بالنوع ولم یزل مع اللّٰه مخلوقا دائما فجعله موجبا بالذات لا فاعلا
بالاختیار تعالیٰ اللّٰه عن ذلک وقوله بالجسمیة والجهة والانتقال وانه
بقدر العرش لا اصغر ولا اکبر تعالیٰ اللّٰه عن هذا الافتراء الشنیع القبیح
الکفر البراح الصریح وخذل متبعیه وشتت شمل معتقدیه وقال ان النار
تفنی وان الانبیاء غیر معصومین وان رسول اللّٰه ﷺ لاجاه له ولا یتوسل
به وان انشاء السفر الیه بسبب الزیارة معصیة لا تقصر الصلاة فی
وسیحرم ذلک یوم الحاجة ماسة الی شفاعة وان التوراة والانجیل ل
تبدل الفاظهما وانما بدلت معانیهما اه وقال بعضهم ومن نظر الی کتبه ل
ینسب الیه اکثر هذه المسائل غیر انه قال بالجهة وله فی اثباتها جز
ویلزم اهل هذا المذهب الجسمیة والمحاذاة والاستقراری فلعله ف
بعض الاحیان کان یصرح بتلک اللوازم فنسبت الیه سیما ومن نسب ا
ذلک من ائمة الاسلام المتفق علی جلالته وامامته ودیانته انه الثقة الع

المرتضى المحقق المدقق فلا يقول شيئا الا عن تثبت وتحقق ومزيد احتياط وتحرسيما ان نسب الى مسلم مايقتضى كفره وردته وضلاله واهدار دمه فان صح عنه مكفر او مبدع يعامله الله بعدله والا يغفرلنا وله۔

"ابن تیمیہ، ایسا بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسوا اور گمراہ اور اندھا اور بہرہ اور ذلیل کیا ہے (اور مزید کرے) اور اسی پہ فتویٰ دیا ہے ان ائمہ نے جنہوں نے اس کے فاسد حالات اور جھوٹے اقوال (روز روشن کی طرح) واضح کیا اور جو بھی اس پہ مطلع ہونا چاہے اس کو لازم ہے کہ وہ امام مجتہد جس کی امامت اور جلالت اور مرتبہ اجتہادیت پر (علماء) کا اتفاق ہے ابوالحسن السبکی اور ان کا بیٹا تاج السبکی اور شیخ امام عز بن جماعہ اور ان کے ہمعصر علماء شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ کے کلام کا مطالعہ کرے اس (ابن تیمیہ) نے متاخرین صوفیہ کرام پر اعتراض کرنے میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی اعتراض کر دیا۔ جیسا کہ آئے گا۔

خلاصہ یہ کہ اس کے کلام کا کوئی وزن نہیں اس کو کسی خوفناک جنگل میں پھینک دینا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ بدعتی گمراہ گمراہ کن، جاہل، غالی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ عدل کے ساتھ معاملہ کرے اور ہمیں اس کے طریقے، عقیدے، فعل سے پناہ دے۔ آمین!

ابن تیمیہ کا صوفیہ کرام پہ اعتراض کو نقل کرنے کے بعد امام ابن حجر (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

اور اس کو یہی مناسب ہے کیونکہ اس کا عقیدہ ہی برا ہے حتیٰ کہ اس نے اکابر صحابہ کرام اور ان کے بعد والوں کو حتیٰ کہ ہم عصروں کو بھی معاف نہیں کیا اور ان میں سے قطب وقت ولی عارف ابوالحسن اللہ تعالیٰ ان کے علوم اور معارف سے ہمیں نفع دے اپنی حزب کبیر اور حزب البحر میں جو کچھ لکھا ہے پہ اعتراض کیا جیسا کہ اس نے ابن العربی، ابن الفارض، ابن سبعین اور حلاج بن منصور کو معاف نہیں کیا۔ اور ہمیشہ اس کا یہی دستور رہا کہ اس نے اکابر پر حملہ کیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہم عصر علماء نے متفق ہو کر اس کو فاسق اور بدعتی کہا بلکہ اکثر علماء نے

اس کو کافر کہا۔ اور بعض علم ومعرفت کے شہبازوں نے اس کی طرف ۷۰۵ھ میں خط لکھا۔ جس کی صورت یہ ہے۔ فلاں کی طرف سے۔ شیخ کبیر عالم اپنے زمانے کے امام (مفترین) کی طرف، امابعد بے شک ہمیں ایک عرصہ تک آپ سے محبت رہی اور جو کچھ تیرے بارے میں کہا گیا ہم نے بطور فضل واحسان اعراض کیا حتیٰ کہ ہمارے سامنے تیری وہ باتیں آئیں جو اسباب محبت کے خلاف تھیں عقل وحس کے تقاضے سے کیا کوئی شک کرسکتا ہے رات میں جب سورج غروب ہوجائے۔ اور تو نے بزعم خویش یہ ظاہر کیا کہ تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم ہے اللہ تعالیٰ تیرے ارادے کو خوب جانتا ہے لیکن عمل کے ساتھ خلوص نیت کا نتیجہ جلدی ظاہر ہوجاتا ہے اور وہ ہے قبولیت۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے ہم نے تیرا مقصد یہی جانا کہ تو جتک عزت کرتا ہے۔ ایسے شخص کی اتباع میں جس کا قول غیر معتبر، خواہشات کا پرستار اور زمانے کا بدترین ہے جو اوصاف وذوات سب بکتا ہے اس نے صرف زندوں کو سب نہیں بکا بلکہ اموات تک کو کافر کہہ دیا۔ اس نے صرف متاخرین سلف پہ حملہ نہیں کیا حتیٰ کہ صدر اول کے بزرگوں پر برسا جو اس سے مراتب میں اعلیٰ اور افضل تھے۔ ہائے افسوس قیامت کے دن اس کے دشمن کون ہوں گے (کیسی شخصیتیں ہیں جن کے فضل و کمال کا زمانہ معترف ہے) کیا اس کو غضب (الٰہی) نہ گھیرے گا۔ ایسے شخص کو سلامتی کہاں نصیب ہوگی۔ اور میں ہی وہ شخص ہوں کہ جس نے سنا اس سے صالحیہ کے جامع جبل کے منبر پر کہہ رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑی زبردست غلطیاں ہوئیں اور اس کے بارے ہیں بعض بزرگوں نے کہا کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کر کے کہہ رہا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تین سو غلطیاں ہوئیں۔

مجھے فکر تو اس کی ہے جب اس کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم غلطی کرسکتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی، تو اس کو سیدھی راہ کہاں سے ملی اور اب حالات کا تقاضا یہ ہے کہ تیرے خلاف کمربستہ ہوجاؤں تا کہ تیرا شر ختم ہو کیونکہ تو نے سرکشی کی حد کو توڑ دیا ہے اور تیری ایذاء زندہ اور مردہ تک پہنچی اور مجھے غیرت شرعی جو اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ

کے لئے ہونی چاہیے اور تمام مومنوں کو ہونی چاہیے، تقاضا کرتی ہے کہ کچھ علماء فرماتے ہیں:

اس پر عمل کیا جائے اور وہ ایسے علماء ہیں جو صاحب شریعت اور ارباب سیف ہیں ان کے حکم سے قانون وصل وقطع ہے حتی کہ بزرگان دین کی جنگ سے باز آ جائے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ابن تیمیہ اور اجماع

اور تجھے یقین کرنا چاہیے کہ اس (ابن تیمیہ) نے امت محمدیہ کی مخالفت کی ہے مسائل میں جن سے آگاہی بخشی ہے امام تاج الدین وغیرہ نے۔ پس وہ مسائل جن میں اس نے اجماع کے خلاف کیا ہے اور کہا ہے:

نمبر ۱۔ اس نے کہا جس نے بیوی کو طلاق دی اس کی طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ اس پہ قسم کا کفارہ ہے حالانکہ اس سے پہلے مسلمانوں میں سے کسی نے یہ فتویٰ نہیں دیا

نمبر ۲۔ اس نے کہا کوئی حائضہ کو طلاق دے تو واقع نہ ہوگی۔

نمبر ۳۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسے طہر میں بیوی کو طلاق دی جس میں اس نے جماع کیا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

نمبر ۴۔ اگر کوئی شخص عمداً نماز ترک کر دے تو اس پر قضا ضروری نہیں۔

نمبر ۵۔ حائضہ کو طواف کعبہ جائز ہے اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں۔

نمبر ۶۔ اور تین طلاقیں ایک ہی ہوگی حالانکہ اپنے دعویٰ سے پہلے اس نے اس کے خلاف (امت محمدیہ کا) اجماع نقل کیا۔

نمبر ۷۔ ٹیکس اس شخص کے لئے حلال ہے جو اس سے باز رہا۔

نمبر ۸۔ جب تاجروں سے ٹیکس لیا جائے تو ان کی طرف سے زکوۃ ادا ہو جائے گی اگرچہ وہ نیت نہ بھی کریں۔

نمبر ۹۔ اور جو بہنے والی چیزیں ہیں اگر ان میں کوئی جانور مر جائے تو پلید نہ ہوں گی جیسا کہ چوہا۔

نمبر ۱۰۔ جنبی بغیر غسل کئے رات کو نوافل پڑھ سکتا ہے اور غسل کی انتظار نہ کرے کہ صبح سے پہلے غسل کر کے نماز پڑھ لوں گا اگرچہ شہر میں ہو۔

نمبر ۱۱۔ اور وقف کرنے والے کی شرط غیر معتبر ہے اگر وہ نیت وقف کرے شافعیہ کے لئے اور خرچ کرے صوفیہ پر تو وقف صحیح ہے۔ اور بھی ایسے اصولی مسائل ہیں۔

نمبر ۱۲۔ مسئلہ حسن اور قبح کا کہ ہر ایک اپنے اوپر وہ شی لازم کر لیتا ہے جو اس وارد ہوتی ہے۔

نمبر ۱۳۔ جو شخص اجماع امت کی مخالفت کرے اس پر فتویٰ کفر یا فسق نہ دیا جائے اور بے شک ہمارا رب پاک ہے ان چیزوں سے جو ظالم جاہل اس کے لئے ثابت کرتے ہیں اور بہت ہی بلند ہے اس سے کہ جاہل کہتے ہیں۔

نمبر ۱۴۔ اللہ تعالیٰ حوادث کا محل ہے حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔

نمبر ۱۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لحاظ سے قرآن محدث ہے۔ تعالی اللہ عن ذلک

نمبر ۱۶۔ ایک لحاظ سے جہان قدیم ہے۔

نمبر ۱۷۔ اس کا یہ عقیدہ کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ سے تھی اور اس کو اس نے ذات کا موجب ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ کو فاعل مختار تسلیم نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے۔

نمبر ۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے۔

نمبر ۱۹۔ اللہ تعالیٰ کیلئے جہت ہے۔

نمبر ۲۰۔ اللہ تعالیٰ انتقال مکانی کرتا ہے۔

نمبر ۲۱۔ اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے بڑا نہ چھوٹا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بہتان شنیع اور کفر قبیح سے پاک ہے۔ اس کے متبع ذلیل ہوئے اور اس کے معتقد خائب و خاسر ہوئے۔

نمبر ۲۲۔ اس نے کہا دوزخ فنا ہو جائے گی۔

نمبر ۲۳۔ انبیاء غیر معصوم ہیں۔

نمبر ۲۴۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عنداللہ کوئی مقام نہیں ان کا وسیلہ جائز نہیں۔

نمبر ۲۵۔ ان کی طرف سفر زیارت کرنا گناہ ہے اور اس سفر میں نماز قصر نہ پڑھی جائے گی۔

نمبر ۲۶۔ اور وسیلہ بنانے والا قیامت کے دن شفاعت سے محروم رہے گا۔

نمبر ۲۷۔ تورات اور انجیل کے الفاظ تبدیل نہیں ہوئے ان کے معانی تبدیل کئے گئے اور بعض علماء نے کہا جو شخص اس کی کتابیں دیکھے وہ ان سب مسائل کی نسبت اس کی طرف نہ کرے سوا اس کے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کی ہے اور اس کے اثبات میں اس نے ایک کتابچہ لکھا ہے اور ایسے مذہب رکھنے والے کو جسمیت اور محاذاۃ اور استقرار لازم ہے۔ شاید وہ بعض اوقات ان لوازم کی تصریح کرتا ہو اس لئے ان کی نسبت بھی اس کی طرف کی گئی اور جنہوں نے ان چیزوں کی نسبت اس کی طرف کی ہے وہ ایسے علماء ہیں جو ائمہ اسلام ہیں جن کی جلالت علمی اور امامت، دیانت پر امت کا اتفاق ہے اور ثقہ عادل پسندیدہ محقق و مدقق ہیں جب تک ان کے نزدیک کوئی چیز پایہ ثبوت تک نہ پہنچے اور اس کی مزید تحقیق نہ کرلیں اس وقت تک وہ کہتے ہی نہیں۔ خاص طور جب وہ بات کسی مسلمان کی طرف منسوب ہو اور اس کے کفر ارتداد اور اس کی گمراہی اور خون ضائع ہونے کا تقاضا کرتی ہو۔ اگر اس سے یہ صحیح ہے تو اس کو کافر یا بدعتی کہا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنے عدل کے ساتھ معاملہ کرے گا ورنہ ہمیں اور اس کو بخش دے"۔

فتاویٰ حدیثیہ مطبوعہ حلبی مصر ۱۳۵۶ھ ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

شیخ المحدثین فخر المحققین برکۃ رسول اللہ فی الہند گیارہویں صدی کے مجدد برحق حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی بخاری حنفی متوفی ۱۰۵۲ھ نے، اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور و کتاب الجہاد قضیہ قتلائے بدر اور جذب القلوب اور تکمیل الایمان میں اس (ابن تیمیہ کے) فرقہ کا رد بلیغ کیا ہے۔ (نیز مدارج جلد اص نمبر ۲۷۶۔۲۷۷ پر ابن جوزی، ابن قیم، اور ان کے اتباع کا رد کیا ہے۔ ۱۲ فیضی)

علامہ عارف باللہ احمد الصاوی المالکی المتوفی ۱۲۴۱ھ ارقام فرماتے ہیں

واما القول بان الطلاق الثلاث فی مرة واحدة لا یقع الا طلقة فلم یعرف الا لابن تیمیة من الحنابلة و قد رد علیه ائمة مذهبه حتی قال

العلماء انه الضال المضل۔ (حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، ج ا ص ۹۶)

''تین طلاقوں کے بارے میں یہ قول کہ اگر ایک دفعہ تین طلاقیں دی جائیں تو ایک واقع ہوگی سوائے ابن تیمیہ حنبلی کے کسی اور نے نہیں کہا اور اس مسئلہ میں اس کے مذہب کے علماء نے بھی اس کا رد کیا ہے اور کہا یہ گمراہ اور گمراہ کن ہے''۔

خواجہ عبید اللہ ملتانی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۳۰۵ھ نے ''ردالضالین'' کے ص نمبر ۲۱۵، ۲۱۶ پہ ابن تیمیہ کا خوب رد کیا ہے۔ اور حضرت خواجہ قبلہ مولانا فخر الدین صاحب دہلوی چشتی مرشد قبلہ عالم مہاروی کی کتاب ''فخر الحسن'' سے بھی ابن تیمیہ کا رد نقل کیا ہے۔ (کتب ابن تیمیه) مرصودة من بدعه ومخالفته للامة بحیات قاتلات فهی تمنع الناس من الاقبال علیها والانتفاع بها۔ (شواهد الحق ص ۲۳۶)

هو (ابن تیمیه) رجل مطعون فی عقیدته، (شواهد الحق ص نمبر ۲۳۳)

یعنی (ابن تیمیہ) کی بدعات اور اس کی امت محمدیہ کے ساتھ مخالفت کی صورت تو گذر چکی ہے اور یہ قتل کرنے والے سانپوں کی طرح ہیں جو اپنی طرف آنے اور نفع حاصل کرنے سے روکتی ہیں ابن تیمیہ اپنے عقیدے میں مطعون ہے''۔

نیز ابن تیمیہ کا رد درج ذیل مقامات پہ ہے بخوف طوالت نقل نہیں کرتا جو چاہے وہاں دیکھ لے (رد المحتار ج ا ص ۶۶۶) (ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۱۶) (مقدمہ عجالہ بردوسالہ ص ۲ تا ص ۴ از مولانا محمد غازی مستفید حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نیز عجالہ بردوسالہ الملقبہ ''معیار الحنفیۃ والوہابیۃ'' از افادات حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۳۵۶ھ کے ص ۱۷ سے ۴۷ تک ابن تیمیہ اور اس کے اتباع وعقائد کا رد ہے اس سے صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔ علامہ پیر اروی لکھتے ہیں:

و یحکی عن الامام ابن تیمیة امام اهل الحدیث و فقهاء الحنابلة قدم العرش و هو قول شاذ لا یعبا به (نبراس ص ۱۱۶)

''امام ابن تیمیہ جو اہل حدیثوں کا امام ہے اور فقہاء حنابلہ سے ہے اس نے عرش کے

قدیم ہونے کا قول کیا ہے اور یہ قول شاذ مردود ہے جس کی طرف التفات جائز ہی نہیں"۔

عقائد جلالی کا شارح لکھتا ہے

وکان تقی الدین ابن تیمیۃ حنبلیا لکنہ تجاوز عن الحدود و حاول ما ینافی لعظمۃ الحق تعالیٰ فاثبت لہ الجسم ولہ ھفوات الخ۔

"ابن تیمیہ حنبلی تھا لیکن حدود کو پھلانگ گیا اور ناجائز تصرف کیا جو حق تعالیٰ کی عظمت کے منافی ہے اس کے لئے جسم کو ثابت کیا اور اس کی اور بکواسیں بھی ہیں"۔

امام ذہبی و امام ابن حجر وعز بن جماعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے ہفوات کی تردید و تشریح کی ہے۔ ۷۰۵ھ میں مباحثہ دمشقیہ میں اس کے لاجواب ہو جانے پر عام منادی کرادی گئی تھی۔ جو کوئی ابن تیمیہ کے عقائد پر ہو اس کا مال اور خون مباح ہے.... یہ واقعات تاریخ ذہبی وغیرہ میں موجود ہیں۔ بحوالہ بردو رسالہ ص ۴۱۔ ۴۲ از افادات قطب گولڑہ (و نحوہ علی حاشیہ نبراس ص ۱۱۶" اشارات فریدی میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے ابن تیمیہ کو لعنتی کہا۔

اتمام حجت کے لئے فریق آخر کے گھر کے حوالے

دیوبندیوں کے مولوی محمد انور کشمیری (متوفی ۱۳۵۲ھ) نے لکھا ہے۔

اما.... ابن تیمیۃ.... فی طبعہ سرعۃ وحدۃ، فاذا عطف الی جانب عطف ولا یبالی واذ تصدی الی اخذ (درپے ہوتا ہے) تقدی ولا یحاشی (ولا یستثنی ۱۲) ولا یومن مثلہ من الافراط والتفریط فالتردد فی نقلہ لھذا، (فیض الباری ج ۱ ص ۵۹)

"ہاں.... ابن تیمیہ.... اس کی طبیعت میں تو تیزی ہی تیزی ہے جب کسی جانب جھکتا ہے تو بے پرواہی سے جھک جاتا ہے اور جب کسی چیز کے لینے کے درپے ہوتا ہے تو تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑتا ہے اور ماشاء اللہ بھی نہیں کہتا اور اس جیسے افراط تفریط سے محفوظ نہیں رہتے۔ اسی وجہ سے اس کی نقل میں تردد ہے"۔

نیز دیوبندی کشمیری صاحب نے لکھا ہے:

قولہ "لا تشد الرحال" الخ وقد افتتن الحافظ تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ لاجل ھذا الحدیث فی الشام مرتین فحبس مرۃ مع تلمیذہ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ واخری وحدہ توفی فیہ وکان من مذھبہ ان السفر الی المدینۃ لا یجوز بنیۃ زیارۃ قبرہ ﷺ .... وناظرہ فی تلک المسئلۃ سراج الدین الھندی الحنفی وکان حسن التقریر (فیض الباری ج ۲ ص ۴۳۳)

ثم نقل عن الشیخ ابن الھمام ان زیارۃ قبرہ.... قریب من الواجب فقال وھو الحق عندی فاثبت المسئلۃ ورد علی ھولاء وبین محمل الحدیث بحیث الا یثبت مدعاہ) اے مدعاابن تیمیۃ) ۱۲ ف۔

قولہ "لاتشد الرحال" یعنی سامان سفر نہ باندھا جائے الخ اس حدیث کی وجہ سے حافظ ابن قیم کے ساتھ اور دوسری بار اکیلا قید کیا گیا تھا اور وہیں مر گیا۔

اور اس مسئلے میں اس کے ساتھ سراج الدین ہندی حنفی نے مناظرہ بھی کیا تھا اور یہ بہت اچھی تقریر کرتا تھا... پھر کشمیری صاحب نے شیخ ابن ہمام کا یہ قول نقل کیا کہ بے شک آپ ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت واجب کے قریب ہے اور کہا کہ میرے نزدیک یہی حق ہے اور مسئلے کو ثابت کیا اور ان کا رد کیا اور حدیث شریف ﷺ کا ایسا مطلب بیان کیا جس سے ابن تیمیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا"۔

نیز وہی محمد انور کشمیری لکھتے ہیں:

قولہ [وانا نتوسل الیک بعم بنبینا، فاسقنا فیسقون] قلت وھذا توسل فعلی.... اقول وعند الترمذی ان النبی ﷺ علم اعرابیا ھذہ الکلمات وکان اعمی "اللّٰھم انی اتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ .... الی قولہ: اللھم فشفعہ فی" فثبت منہ التوسل القولی ایضاً۔ وحینئذٍ انکار الحافظ ابن تیمیۃ تطاول (اے ظلم ۱۲ ف. نیز ملاحظہ ہو فیض الباری ج ۴ ص

۵۱۹_۵۲۳_۵۲۹) فیض الباری ج ۴ ص ۱۸۔

''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا (اے اللہ بے شک ہم وسیلہ بناتے ہیں تیری بارگاہ میں تیرے نبی ﷺ کے چچا کو اب تو بارش عطا کر پھر ان کو بارش دی جاتی میں کہتا ہوں یہی وسیلہ ہے مزید تائید کیلئے ایک اور حدیث پیش کرتا ہوں جس کو ترمذی نے روایت کیا۔ کہ ایک نابینا اعرابی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلمات سکھائے [اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے جو نبی رحمت ہیں.... (ان کلمات تک) اے اللہ ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما]۔ اس حدیث شریف سے توسل قولی بھی ثابت ہوا۔ ایسی دلیل کے ہوتے ہوئے ابن تیمیہ کا انکار ظلم ہے''۔

نیز کشمیری صاحب نے لکھا:

فثبت الوسيلة بمعنى التقرب ايضاً وحينئذ سقط بحث الحافظ ابن تيمية فانه انكر كون الوسيلة بمعنى التقرب (فیض الباری ج ۴ ص ۲۰۰)

''اب وسیلہ بمعنی تقرب بھی ثابت ہوا۔ اب حافظ ابن تیمیہ کی بحث بے فائدہ ثابت ہوئی کیونکہ اس نے وسیلہ بمعنی تقرب کا انکار کیا ہے''۔

نیز کشمیری صاحب نے لکھا ہے:

وهذه هي المسألة التي انكرها ابن تيمية فانه قال: انه لا يعتد بالطلاق في حال الحيض''۔ ثم اثبت الكشميري هذه المسئلة بالدليلين. فقال'' من طريقه انه اذا مر بلفظ لا يسوغ فيه تاويله يغمض عنه۔

(فیض الباری، ج ۴، ص ۳۱۰)

''اور یہی تو وہ مسئلہ ہے جس کا ابن تیمیہ نے انکار کیا ہے اور کہا حالت حیض میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ غیر معتبر ہے۔ پھر کشمیری صاحب نے اس مسئلے کو دو دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا ابن تیمیہ کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی لفظ میں تاویل چلتی تو وہ اس سے آنکھیں بند کر لیتا ہے''۔

کشف الظنون ج ۱ ص ۲۲۰ بحث ابن تیمیة وابن الزملکانی فی مسئلة الطلاق وفی شد الرحال الی قبور الانبیاء علیهم السلام فصنفوا فیه منها الابحاث الجلیة وکتاب الدرة التیمیة وبالغ العلاء فرده حتی صرح بکفر من اطلق علیه شیخ الاسلام فانتذب حافظ الشام الشمس بن ناصر الدین مجمع کتابا سماه الرد الوافر علی من زعم ان من اطلق علی ابن تیمیة شیخ الاسلام کافر ۱۲۔

"ابن تیمیہ اور ابن الزملکانی کی بحث مسئلہ طلاق اور انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کی طرف سفر کر کے جانا اور اس مسئلے میں کتابیں بھی لکھ ماریں ان میں (الابحاث الجلیہ اور کتاب الدرۃ التیمیہ) اور علماء نے تو اس کے رد میں مبالغے سے کام لیا حتیٰ کہ اس کو بھی کافر کہہ دیا جو اس کو شیخ الاسلام کہے۔

پھر اس کی تردید کی حافظ الشمس بن ناصر الدین نے اور کتاب لکھی جس کا نام رکھا "الردالوافر علی من زعم ان من اطلق علی ابن تیمیہ شیخ الاسلام کافر"۔

۱۔(ابن تیمیہ) آبائی حنبلی ہونے کے باوجود تقلید کے قیود سے آزاد رہ کر الخ

(کتاب: امام ابن تیمیہ ص ۱ مقدمہ از محمد یوسف کوکن عمری ایم اے۔ ایڈ مدراس یونیورسٹی (ضخامت کل کتاب ۷۶۶ صفحات) ونحوونی ص ۴۹ ناشر اسلامی پبلشنگ کمپنی نمبر D۲۲۴۵ لوہاری دروازہ لاہور قیمت ۱۳ روپے)

۲۔علماء مقلدین نے ان (ابن تیمیہ) کی سخت مخالفت کی.... بارہا قید و بند کی مصیبتوں میں مبتلا کیا الخ (کتاب مذکورہ امام ابن تیمیہ ص ۱)

۳۔علماء کا بڑا طبقہ ان کا سخت مخالف بنا رہا (کتاب مذکورہ ص ۱)

شیخ تقی الدین (ابن تیمیہ) کی وفات کے بعد ہر زمانے میں علماء کا ایک بہت بڑا گروہ ان کے خیالات کا سخت مخالف رہا۔ وہ ان کو بدعقیدہ بدعتی اور گمراہ قرار دیتا تھا اور عوام کو ان کی تصانیف کے پڑھنے سے روکتا رہا۔ (امام ابن تیمیہ ص ۲)

۵۔ امام ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم کی پر جوش تصنیفات ہی کا اثر تھا کہ عربستان میں شیخ عبدالوہاب نجدی اور شمالی افریقہ میں شیخ سنوسی کی تحریکیں نمودار ہوئیں۔۔۔۔ مصر میں شیخ محمد عبدہ اور ان کے شاگرد رشید شیخ رشید رضا نے ان کی تصنیفات کو پھیلانے کی کوشش کی۔ (امام ابن تیمیہ ص ۴)

۶۔ شبلی نعمانی نے جولائی ۱۹۰۸ء کے ''الندوہ'' میں ابن تیمیہ کو امام ابوحنیفہ، امام غزالی، امام رازی، شاہ ولی اللہ سے بڑھایا ہے۔

(ملخصاً امام ابن تیمیہ ص ۴، مقالات شبلی ج ۵ ص ۶۵۔۶۶)

۷۔ ابن تیمیہ کے شیوخ حدیث میں چند عورتیں بھی شامل ہیں۔ جن سے بیس سال اور اس سے زائد عمر میں حدیثیں سنی ہیں۔ (امام ابن تیمیہ ص ۵۳)

۸۔ جس حدیث کو امام ابن تیمیہ نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

(امام ابن تیمیہ ص ۶۰)

''حافظ ابن تیمیہ کا مسلک حضوری مدینہ کے بارے میں مرجوح بالکل غلط مسلک ہے۔ مدینہ منورہ کی حاضری جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہیے۔ آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین اور شہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے۔ اور از قبیل حیات دنیاوی بلکہ بہت سی وجوہ سے قوی تر ہے آپ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا بلکہ برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیے محبوب حقیقی تک وصال اور اس کی رضا صرف آپ ہی کے ذریعے اور وسیلہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ الخ''

(دیوبندیوں کے مولوی حسین احمد مدنی کے مکتوبات حصہ اول ص ۱۲۹ مکتوب نمبر ۳۵)

۹۔ ان کی طبیعت میں ابتدا ہی میں تیزی اور حدت تھی الخ (امام ابن تیمیہ ص ۶۱)

۱۰۔ شیخ رشید الدین ابوحفص عمر بن اسمٰعیل بن مسعود الفاروقی المتوفی ۶۸۶ھ کی طرف سے

(سوال)

بتاؤ وہ کون سا تین حرفی اسم ہے جس کا ایک تہائی حصہ دوسرے حصے کے برابر ہے اور تیسرا حصہ پورے اسم کا دوگنا ہے اور دوسرا حصہ جوہر ہے جس میں تمام اعراض جمع ہیں۔ وہ ایک ایسا مثلث ہے جس کا جذر اس کے برابر ہے وہ افلاک کا ایک جز ہے اس میں مختلف صفات ایسی جمع پڑ گئی ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ وہ بیک وقت زندہ بھی ہے جماد بھی ہے۔ ساکن بھی ہے متحرک بھی ہے اگر اس میں دو خمس (پانچواں حصہ) کا اضافہ کیا جائے تو وہ اپنے معلول کی علت بن جاتا ہے۔ اور اگر ان کو گھٹا دیا جائے تو وہ اپنے موضوع کا محمول بن جاتا ہے وہ فعل ماضی ہو کر مستقبل کے اور مطلق عام ہو کر مقید و خاص کے معنی دیتا ہے اس کا مفرد اس کے مجموعے سے بڑھا ہوا ہے وہ ایک جگہ پر مقید ہوا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ کوچ بھی کر رہا ہے وہ مستحیل بھی ہے ممکن بھی ہے۔ اس کا آہستہ چلنا اس کے تیز چلنے کے برابر ہے شریعت اور دین میں اس کے نام کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کے معانی کی باریکیاں فن عروض کے مشہور ماہر خلیل کے علم کے مناسب ہیں۔ مگر یہ اسم اس کی تقطیع سے باہر ہے۔ جب کوئی ماہر عروض اس کو حل کرنا چاہے تو وہ اس کو مفروق یا مجموع میں پاتا ہے۔ وہ شعار کے لحاظ سے تو اشعر ہے۔ مگر اس کا عقیدہ حنابلہ کا ہے اور ایک کندی شاعر کے قول کے مطابق اس کے عہد کی حفاظت کرنے والا اس کے ضائع کرنے والے کے مانند نہیں ہوتا وہ پیاسے کو سیراب کرتا ہے اور تاریکی میں بھٹکنے والوں کو راہ ہدایت دکھاتا ہے۔

جواب: از ابن تیمیہ وہ "علم" ہے (ابن تیمیہ ص ۶۱)

یقول الفیضی لعلة "روح" او "نور"

۱۱۔ خدا عرش پر ہے (ص ۷۰ ابن تیمیہ)

۱۲۔ ابن تیمیہ کی پیشین گوئی، کہ اس سال مسلمان تاتاریوں سے بکثرت مارے جائیں گے (ابن تیمیہ ص ۸۳ محصلہ ص ۱۱۵)

۱۳۔ ابن تیمیہ سے برکت اور دعا کی درخواست کی الخ (ابن تیمیہ ص ۸۶۔ ۸۷)

۱۴۔ بقول ابوحیان اندلسی نحوی ابن تیمیہ امام مہدی منتظر ہے پھر بوجہ اختلاف عطف حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ الانفال: ۶۴ اس کی مخالف کرنا، ابن تیمیہ کا سیبویہ اور ابوحیان پر جہالت کا فتویٰ دینا۔ ابن تیمیہ کو اپنی باتوں کی صحت پر اتنا یقین ہوتا کہ وہ امام فن کو جاہل کہنے سے پرہیز نہ کرتے۔۔(ابن تیمیہ ص ۹۶)

۱۵۔(ابن تیمیہ) بچوں کے سر کے بال زبردستی منڈا دیتے ہیں (شکایت عوام عند السلطان) (ابن تیمیہ ص ۱۳۰) اقول سیماهم التحلیق ۱۲ فیضی

۱۶۔اسبوعی (ہفتہ وار) وحولی (سالانہ) نمازوں کی تردید از ابن تیمیہ (ص ۱۳۵)

۱۷۔ابن تیمیہ کا بہت سی زیارت گاہوں کو ڈھا دینا۔ص ۱۳۷

۱۸۔فقراء رفاعیہ سے ابن تیمیہ کا مقابلہ، مینڈک کی چربی فارنج کے اندرونی چھلکے اور طلق (یہ ایک قسم کا سفید چمکدار پتھر ہے) کے پتھر وغیرہ پیس کر اپنے بدن پر مل لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوتا (ص ۱۵۱)

۱۹۔قول ابن تیمیہ دنیا کی ساری مخلوق پر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت واجب ہے" (ابن تیمیہ ص ۱۵۵)

۲۰۔وہ (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے بعد عرش پر دراز ہوگیا (ص: ۱۶۸) رحمٰن عرش پر دراز ہوگیا (ابن تیمیہ ص ۱۶۸)

۲۱۔اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ کے دوسرے معانی (جو اہلسنت بیان کرتے ہیں) وہ سب تاویل باطل کی حیثیت رکھتے ہیں۔(ص: ۱۷۰)

۲۲۔ابن تیمیہ پارٹی کا امام غزالی اور امام رازی پر تنقید کرنا (ص: ۱۹۰ تا ۱۹۲)

۲۳۔اللہ جس طرح حقیقی طور پر موجود ہے اس طرح مخلوق بھی حقیقی طور پر موجود ہے..... کسی اسم کے خالق اور مخلوق پر حقیقی طور اطلاق کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی۔

(قول ابن تیمیہ ص: ۲۱۳)

۲۴۔ابن تیمیہ کا ایک حدیث پیش کرنا مد مقابل ائمہ کا اس کی سند پر امام بخاری کی جرح نقل

کرنا ابن تیمیہ کا دوسری سند بروایت ابن خزیمہ پیش کرنا کہ "جرح لا یجرح سندا آخر۔ نیز اثبات بہر حال نفی پر مقدم ہے" (ابن تیمیہ ص: ۲۱۵۔۲۱۶) ایک کا لا اعلم کا کہنا دوسرے کے لاعلمی کو مستلزم نہیں تعدیل جرح سے فائق فتوائی صحت فتوائے عدم صحت سے فائق ہے۔

۲۵۔ (قول ابن تیمیہ) صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے.... خدا بلند آواز سے پکارے گا اے آدم خدام کو حکم دیتا ہے کہ دوزخیوں میں سے جسے چاہو نکال لو۔

(ابن تیمیہ ص ۲۱۸)

۲۶۔ شیخ صفی الدین ہندی (المتولد الدہلی ۶۴۴ھ المتوفی ۷۱۵ھ نے بوقت مناظرہ با ابن تیمیہ، ابن تیمیہ سے کہا "ما اراک یا ابن تیمیه الا کالعصفور حیث اردت ان اقبضه من مکان یفر الیٰ مکان آخر (طبقات الشافعیة ج ۵ ص ۲۴۰ للشیخ تاج الدین السبکی) ابن تیمیه ص ۲۲۳)

"اے ابن تیمیہ میں تو تجھے چڑیا کی مانند دیکھ رہا ہوں جو ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف اڑ رہی ہے اور جہاں سے چاہوں تجھے پکڑ لوں"۔

(جیسے آج کل کے وہابی متبع ابن تیمیہ ایک موضوع سے بھاگتے ہیں)۔

۲۷۔ بقول ابن کثیر شاگرد ابن تیمیہ "ابن تیمیہ کی فتح پر لوگ ابن تیمیہ کو شمعوں (کی روشنی و خوشی میں) گھر تک پہنچا آئے۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱۴ ص ۳۷) یہ بدعت کیسی ہے؟ شموع میلاد تو ناجائز ہوئے۔ (ابن تیمیہ ص ۲۳۴۔۲۳۵)

۲۸۔ آسمان اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جتنی بھی چیزیں پیدا کی گئی ہیں وہ انسان ہی کے کام کے لئے بنائی گئی ہیں۔ انسان اس دنیا میں خدا کا جانشین ہے۔

(امام ابن تیمیہ ص ۲۶۶)

۲۹۔ (شیخ اکبر محی الدین) ابن عربی کو بغیر الف لام کے لکھا اور بولا جاتا ہے تاکہ قاضی القضاۃ اشبیلیہ قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن العربی المتوفی ۵۴۳ھ سے تشابہ نہ پیدا

ہو۔(ابن تیمیہ ص ۲۷۳)

۳۰۔اشعار ابن عربی

یا من یرانی ولا اراہ	کم ذا اراہ ولا یرانی
یا من یرانی مجرما ولا اراہ آخذا	کم ذا اراہ منعما ولا یرانی لائذاً
رق الزجاج ورقت الخمر	فتشاکلا فتشابہ الامر
فکانما خمر ولا قدح	وکانما قدح ولا خمر
فلولاہ لما کنا	ولا نحن ما کانا
فان قلنا بانا ھو	یکون الحق ایانا
فابدانا واخفاہ	وابداہ واخفانا
فکان الحق اکوانا	وکنا نحن اعیانا
فیظھرنا لنظھرہ	سرارا ثم اعلانا
وفی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد	وفی کل شئی لہ ایۃ تدل علی انہ عینۂ
فالعین واحدۃ والحکم مختلف	وذاک سر لاھل العلم ینکشف

(ابن تیمیہ ص ۲۸۶ تا ۲۹۱)

"اے وہ ذات جو مجھے دیکھتی ہے اور میں اسے نہیں دیکھتا۔
کوئی وہ ہے جس کو میں دیکھتا ہوں اور وہ مجھے نہیں دیکھتا
اے وہ ذات جو مجھ کو چلتے پھرتے کو دیکھتی ہے اور میں اسے پکڑتے نہیں دیکھتا
کوئی وہ ہے جس کو میں خوشحال دیکھتا ہوں اور وہ مجھے پناہ ڈھونڈتے نہیں دیکھتا
شیشہ بھی پتلا اور شراب بھی پتلی، دونوں ہمشکل ہوئے اور معاملہ شبہ میں پڑ گیا
پس گویا کہ شراب ہے اور پیالہ نہیں ہے اور گویا کہ پیالہ ہے اور شراب نہیں ہے۔
اگر وہ نہ ہوتا تو ہم بھی نہ ہوتے اور اگر ہم نے ہوتے تو وہ بھی (ظاہر) نہ ہوتا۔
پس اگر ہم کہیں کہ ہم وہی ہیں تو یہ ہم کو حق ہے

پس اس نے ہمیں ظاہر کیا اور میں نے اس کو مخفی کیا۔ اور میں نے اس کو ظاہر کیا اور اس نے ہمیں مخفی کر دیا۔

پس حق بھی ظاہر اور ہم بھی ظاہر
اس نے ہمیں اس لئے ظاہر کیا کہ ہم اس کو ظاہر کریں
پوشیدہ تھے پھر ہم کو اس نے ظاہر کیا۔
اور ہر شے میں اس کے لئے دلیل ہے کہ وہ ایک ہے اور ہر شے میں اس کے لئے نشانی ہے اور دلالت کرتی ہے کہ وہ عین ہے۔
پس عین ایک ہے اور حکم مختلف اور راز اہل علم کے لئے ظاہر ہوا"۔

خودی کفر است نفی خویش کن زود
که جز حق درحقیقت نیست موجود
حق جان جهان است وجهان جمله بدن
ارواح و ملائک چوحواس این تن

(شیخ سعد الدین حموی م ۶۵۱ھ)

افلاک و عناصر و موالید اعضا
توحید همیں است دگر شیوه و فن
درکون ومکان نیست عیان جز یک نور
ظاهر شده آن نور بانواع ظهور
حق نور و تنوع ظهورش عالم
توحید همیں است و دگر وهم و غرور
اے صوفی صافی تو خدا می طلبی
کوری مگراز خویش جدامی طلبی
حق با تو زمان زمان سخن می گوید

سر تا بقدم او ست کرا می طلبی

غیرتش غیر در جہان نگذاشت

لا جرم عین جملہ اشیاء شد

''خودی کفر ہے اپنی نفی جلدی کر جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود ہی نہیں

حق تو جان جہان ہے، اور سارا جہان جسم، روحیں اور فرشتے اس جسم کے حواس کی طرح ہیں

آسمان اور عناصر اور موالید اعضا ہیں۔ توحید تو یہی ہے باقی شیوہ اور فن

کون و مکان میں ایک نور کے سوا کوئی ظاہر ہی نہیں۔ وہ نور مختلف رنگوں میں ظاہر ہوا۔

حق نور ہے اور جہان اس کے ظہور کا رنگ۔ توحید یہی ہے دیگر وہم اور غرور ہے۔

اے صوفی تو خدا کا طالب ہے، اندھا تو نہیں کہ خدا کو اپنے سے جدا سمجھتا ہے۔

حق تو تجھ سے ہر وقت گفتگو کرتا ہے، سر سے قدم تک وہی ہے تو کس کی طلب میں ہے۔

اس کی غیرت نے جہان میں کسی کو نہ چھوڑا، بے شک تمام اشیاء کو عین ہوا۔

۳۱۔ ان خلوتوں کے لئے مہجور و متروک مسجدوں اور مقبروں کو اپنی جگہ بنانا ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں احوال شیطانیہ حاصل ہوتے ہیں۔ جن اور شیاطین انسانوں کی صورت آ کر یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں ہیں۔ صوفیہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے آنحضرت ﷺ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا اور آپ نے اس کا جواب دیا اگر صحیح ہو تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اپنے اختلافات کیوں نہیں حل کر لئے.... حضرت فاطمہ کو باغ فدک کی میراث کے متعلق شبہ پیدا ہوا کیا وہ آنحضرت سے اپنے اس شبہ کو دور نہیں کرا سکتی تھیں (مجموعۃ الرسائل والمسائل لابن تیمیہ ج ۵ ص: ۹۴ بحوالہ ابن تیمیہ ص: ۲۹۶)

۳۲۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگوں میں کسب و ریاضت سے مخصوص عرفانی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو عام طور پر ایک نبی میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے غیب کی باتیں بتا دینا۔ خواب کی صحیح تعبیر پیش کرنا مردوں سے بات چیت کرنا معجزہ اور خوارق اور کرامات وغیرہ کے واقعات دکھانا اور لوگوں پر عجیب و غریب اثرات کا مرتب کر دینا۔ ابن عربی میں یہ

کیفیتیں موجود تھیں (ابن تیمیہ ص ۲۹۹)

۳۳۔اشعار امام ابن الفارض متولد ۵۷۶ھ۔

(المتوفی ۶۳۲ھ فی القاہرۃ (ابن تیمیہ ص ۳۰۳)

نسخت بحبی آیة العشق من قبلی

فاهل الهوىٰ جندی وحکمی علی الکل

وکل فتی یهوی فانی امامه

وانی بری من فتی سامع العذل

یحشر العاشقون تحت لوائی

وجمیع الملاح تحت لواکا

(ہوں عشق دے ملک دے میرا اساں الخ)

وعن مذهبی فی الحب مالی مذهب

وان ملتُ یوما عنه فارقت ملتی

ولو خطرت لی فی سواک ارادة

علی خاطری سهوا قضیتُ بردتی

لک الحکم فی امری فما شئت فاصنعی

فلم تک الا فیک لا عنک رغبتی

"منسوخ ہوگئی ہے عشق کی دلیل جو مجھ سے پہلے تھی بوجہ میری محبت کے پس اصحاب عشق میرا لشکر ہیں اور میں ان تمام کا حاکم ہوں اور ہر جوان چاہتا ہے کہ میں اس کا امام بنوں اور بے شک بری ہوں ایسے جوان سے جو ملامت پر کان دھرتا ہے سارے عاشق میرے جھنڈے کے نیچے اٹھائے جائیں گے اور سارے ملاح تیرے جھنڈے کے نیچے ہونگے الخ۔

محبت میں تو میرا مذہب یہ ہے کہ میرا کوئی مذہب ہی نہیں اگر میں اس سے ایک دن بھی جدا ہو جاؤں اپنی ملت سے جدا ہو گیا۔

اگر بھولے سے بھی میرے دل میں تیرے سوا کوئی خیال آجائے تو میرا فیصلہ اپنے متعلق بھی ارتداد کا ہوگا۔

میرے معاملے کا تو تو ہی مختار ہے پس جو چاہے کر، پس جو کچھ بھی تو کریگا اپنے متعلق کرے گا۔ میں تجھ سے منہ نہیں موڑوں گا"۔

۳۴۔ شیخ صدرالدین قونوی پروردہ ابن عربی، کی تفسیر اعجاز البیان فی تفسیر القرآن، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔ (ابن تیمیہ ص ۳۱۲)

۳۵۔ یہ قول (لعل وحدۃ وجود) دو اصل پر بنی ہے نمبر ا عدوم علام میں ایک شے ثابت ہے (من جهة تعلق علم الله تعالیٰ به یعنی وجود علمی و وجود خارجی میں فرق نہیں)

نمبر ۲۔ مخلوقات کا وجود عین خالق کا وجود ہے (قاله ابن عربی علی قوله) ملخصا (ابن تیمیہ ص ۳۲۴)

۳۶۔ وجود باری مطلق ہے اور مطلق مقید اور معین ہی ہو کر ظاہر ہوتا ہے (قاله صدرالدین الروی القونوی فی کتابہ مفتاح غیب الجمع والوجود وغیرہ۔) ابن تیمیہ ص ۳۲۵)

۳۷۔ (قول ابن تیمیہ) کوئی چیز اس وقت تک حرام نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اس کی حرمت کتاب وسنت سے ثابت نہ ہو الخ (ابن تیمیہ ص ۳۵۰) یعنی اصل چیز کی حلت ہے نہ کہ حرمت۔

۳۸۔ کوئی شخص کسی چیز کو حرام قرار نہیں دے سکتا تاوقتیکہ اس کی حرمت نص صریح سے ثابت نہ ہو جائے (ابن تیمیہ ص ۳۵ قولہ بلفظہٖ)

۳۹۔ دشمن کی گرفتاری پر ابن تیمیہ کے ہمنواؤں کا شمعیں روشن کرنا (ابن تیمیہ ص ۳۵۵)

۴۰۔ ابن تیمیہ نے مع اپنے دونوں بھائیوں اور شاگردوں کے مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔ (ابن تیمیہ ص ۳۵۶)

۴۱۔ ابن تیمیہ غیر مقلد تھے (کسی مذہب کے پابند نہ تھے) (۳۵۶)

۴۲۔ برق باجے بجاتے ہوئے توسلم کو ابن تیمیہ کے چیلے گھر تک چھوڑ آئے۔

(۳۵۸ محصلہ)

۴۳۔عیسائیوں کے بادشاہ کی طرف ابن تیمیہ کا خط ''مسلمانوں میں بہت سے ایسے نیک لوگ ہیں جن کی دعاؤں کو کبھی اللہ تعالیٰ قبولیت سے محروم نہیں کرتا'' (ابن تیمیہ ص ۳٦۵)

۴۴۔انبیاء معصوم ہیں (اقرار ابن تیمیہ ص ۳۸۷) قبروں سے اور دور دراز مقامات میں شیطان بصورت اولیاء ظاہر ہو کر دھوکہ دیتا ہے وہ ولی نہیں ہوتا در حقیقت شیطان ہوتا ہے جو اس ولی کا معتقد بنانا چاہتا ہے (ص ۳۸۸)

۴۵۔حضور جیسا.....نہ تو آپ سے پہلے پیدا ہوا اور نہ آئندہ پیدا ہو سکتا ہے۔(ص ۴۰۷)

۴٦۔آج بھی خدا کے نیک بندوں کے ہاتھوں ان کا (مردوں کے زندہ کرنے کا) ظہور ہو رہا ہے۔(۴۰۸)

۴۷۔وہاں (بیت المقدس) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قبر بھی موجود تھی جس پر ایک قبہ بنا ہوا تھا صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں لوگ محض زیارت کی غرض سے جایا کرتے تھے۔

(ابن تیمیہ ص ۴۱٦)

۴۸۔(فتویٰ ابن تیمیہ) قبر خلیل یا کسی اور نبی کی قبر کی زیارت کے مقصد سے سفر کرنا ناجائز ہے۔(ابن تیمیہ ص ۴۱٦)

۴۹۔ابن تیمیہ اور ابن قیم تقلید شخصی کے سخت مخالف تھے (۴۲۷، ۴۳۹)

۵۰۔ایک شخص تمام احادیث کا احاطہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس کے احاطہ کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔(ص: ۴۳۷)

۵۱۔مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ۔ ہر پرہیزی حکم کے لئے روشن بیان کا ہونا ضروری ہے۔

۵۲۔شرعی احکام کے ماخذ چار ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع، قیاس صحیح (۴۴۴)

۵۳۔ابو حفص رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی بنا پر شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سہل السرخی المتوفی ۴۹۰ھ کا اصرار ہے کہ یہ (کتاب الحیل) امام محمد کی تصنیف ہے۔(کتاب ابن تیمیہ ص: ۴۵۷ بحوالہ ''اعلام الموقعین ج ۳ ص ۲۵۵ لابن قیم'' کتاب المبسوط ج ۳

ص۴۹۹)

۵۴۔آپ ﷺ کو آئندہ ہونے والے بہت سے واقعات کا علم دیا گیا تھا۔

(ابن تیمیہ ص۴۹۶)

۵۵۔خلیفۃ اللہ کوئی نہیں ہوسکتا۔(ملخصاً ص۴۹۹)

۵۶۔لڑائی کی ابتداء حضرت معاویہ نے نہیں کی بلکہ حضرت علی نے کی لہٰذا باغی گروہ حضرت علی کا ہوا نہ معاویہ کا۔

(ملخصاً ابن تیمیہ ص۵۰۱ بحوالہ منہاج السنۃ لابن تیمیہ ج۲ ص۲۰۱ تا ص۲۲۶)

۵۷۔آنحضرت ﷺ شفاعت کردیں یا مومنین کی دعاؤں سے ان کے گناہوں کی مغفرت ہوجائے۔(ابن تیمیہ ص۵۰۲)

۵۸۔یزید بالکل فاسق وفاجر نہیں تھا وہ قائد صحابہ تھا چھڑی مارنے والا واقعہ بھی غلط ہے۔

(ص:۵۰۲)

۵۹۔قرآن میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے۔(ابن تیمیہ ص۵۱۷)

۶۰۔وہ علوم ومعارف اور حقائق غیبیہ جو انبیاء کے لئے مخصوص ہیں۔(ابن تیمیہ ص۵۲۱)

۶۱۔انبیاء علیہم السلام جس غیب کی خبر دیتے ہیں۔(ابن تیمیہ ص۵۲۱)

۶۲۔مصنف ابن تیمیہ کی ابن تیمیہ پر تنقید کہ اس کے کلام میں دل آزار تحریریں ہیں اور اس میں غیر معمولی حدت اور شدت تھی (ابن تیمیہ ص۵۳۶)

۶۳۔کلام مصنف ابن تیمیہ۔خدا مطلق العنان حاکم ہے۔انسان اس زمین پر خدا کا نائب اور خلیفہ ہے (ابن تیمیہ ص۵۳۷) ساری کائنات اس کے لئے مسخر کردی گئی ہے.....تمام مخلوق اس کے تابع ہے۔خدا کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل انسان ہے۔ان انسانوں میں سب سے افضل مومنین ہیں الخ ص مذکور۔

۶۴۔انبیاء وصالحین (وصال یافتہ) کے توسل استغاثہ وطلب دعا نہیں کرسکتے اس پر ابن تیمیہ کی مستقل کتاب "قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ" ابن تیمیہ ص۵۴۵۔نیز

اور رسالہ الواسطة بين الحق والخلق۔ ص ۵۳۶)

۶۵۔ ابن بطوطہ کا ابن تیمیہ کا مخصوص خطبہ سننا۔ خود مصنف ابن تیمیہ کا اقرار پھر بطور حاشیہ اس پر تنقید کرنا (ص: ۵۵۳)

۶۶۔ مصر کے اٹھارہ فقیہوں نے ابن تیمیہ پر کفر کا فتویٰ دیا (ص: ۵۵۶) سرگروہ قاضی تقی مالکی تھے۔

۶۷۔ قاضی القضاۃ جمال الدین بن جمعہ شافعی نے ۱۴ شعبان ۷۲۶ھ میں ابن قیم کو بھی قید کرا دیا اور ان کے بعض ساتھیوں کو گدھوں پر سوار کرا کر شہر میں تشہیر کرائی۔ (ابن تیمیہ ص: ۵۵۷)

۶۸۔ زوروا القبور والی حدیث کو ابن قیم اور ابن تیمیہ وغیرہ درست و صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ (ص: ۵۵۸)

۶۹۔ مبالغہ آمیز تعریف ابن تیمیہ کی خود ان کا اعتراف اور ادھر لا تطرونی (ص: ۵۶۳)

۷۰۔ ابن تیمیہ کے چیلوں نے ابن تیمیہ کو قید سے رہا کرانے کے لئے سلطان کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوسف صدیق کا مرتبہ عطا کیا ہے (ابن تیمیہ: ص ۵۶۴)

۷۱۔

ہوئے ہیں خوگر جفا ہم یہ کہتے پھرتے ہیں جابجا ہم
جو کوئی ہم پر ستم کرے گا ہم اس کے حق میں دعا کریں گے

۷۲۔ حافظ ابن کثیر (ابن تیمیہ) کے مشہور کے شاگردوں میں سے تھے انہوں نے (ابن تیمیہ کے قید میں مرنے کے بعد ان کے،) چہرے کی چادر ہٹائی اور پیشانی کا بوسہ لیا۔ (ص ۵۷۲)

۷۳۔ بعد از مرگ ابن تیمیہ کی نعش پر قبل از دفن قرآن خوانی (۵۷۴)

۷۴۔ بعد از مرگ ابن تیمیہ، عورتیں اپنے دوپٹوں کا کنارہ اس کے جنازہ سے لگا کر تبرک حاصل کر رہی تھیں (ص ۵۷۶) عقیدت مندوں کا دور دور سے ابن تیمیہ کی قبر پر آنا

(۵۷۸) اس کی قبر کی مٹی برائے آشوب چشم مفید ثابت ہوتی تھی (۵۷۹)۔

۷۵۔ شیخ شمس الدین ذہبی ابن تیمیہ کے خاص مرثیہ خوانوں سے ہے۔

(ص ۵۸۰۔۵۹۹)

۷۶۔ ابن تیمیہ سنت کے پورے متبع تھے (ص: ۵۸۱) حدیث میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۴ گھنٹہ میں ایک دفعہ کھاتے (جامع صغیر)

۷۷۔ ابن تیمیہ صبح وشام کھاتے تھے۔ (۵۸۲)

۷۸۔ ابن تیمیہ کے لئے کشف وکرامات اور آئندہ کے واقعات کا علم ثابت کرنا۔

(ص: ۵۹۱)

۷۹۔ شیخ صدرالدین کہا کرتے تھے کہ ابن تیمیہ پر شہوات نفسانی کا غلبہ ہوگیا ہے۔

(ص: ۵۹۴)

۸۰۔ شمس الدین ذہبی نے ابن تیمیہ کی تعریف کے ساتھ اس کے نقائص کو بھی دکھایا ہے۔ (۵۹۹)

۸۱۔ میں (ذہبی) ان (ابن تیمیہ) کو معصوم نہیں سمجھتا بلکہ بعض اصولی اور فروعی مسائل میں ان کا سخت مخالف ہوں۔ (ابن تیمیہ ص: ۶۰۳)

۸۲۔ بقول ذہبی ابن تیمیہ تکبر وغرور کا سرچشمہ تھا۔ (ص: ۶۰۷)

۸۳۔ ابن تیمیہ نے شیخ اکبر کو اس امت کا شیطان لکھا ہے۔

(ابن تیمیہ ص: ۷۰۳ بحوالہ تفسیر اخلاص)

۸۴۔ کلام الذہبی۔ ان (ابن تیمیہ) کے دشمن ان کو دجال جھوٹا اور کافر کہتے ہیں۔ عقلمندوں کی جماعت ان کو محقق فاضل اور مبتدع قرار دیتی ہے الخ زغل العلم للذہبی ص ۲۳) (ابن تیمیہ ص ۶۰۸) ذھبی کی ابن تیمیہ کو سرزنش مسمی بنام النصیحۃ الذھبیہ لابن تیمیہ مطبوعہ مع رسالہ زغل العلم۔ (ابن تیمیہ ص: ۶۰۸۔۶۰۹)

۸۵۔ حجاج کی تلوار اور ابن حزم کی زبان دونوں بہنیں تھیں۔ تم نے ان دونوں کو اپنے اندر جمع

کر لیا ہے هذا خطاب الذهبی لابن تیمیة (ابن تیمیہ ص ۶۱۰)

۸۶۔ مجھے امید نہیں کہ تم میری باتوں کو قبول کرو گے کلام الذهبی له (ابن تیمیہ ص ۶۱۱)

۸۷۔ کلام ابن تیمیہ اگر رازی ہوتا تو اس کو اس چھڑی سے مارتا اس نے کتابیں لکھ کر لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ (ابن تیمیہ ص: ۶۱۷)

۸۸۔ شیخ علاؤ الدین بخاری نے (۸۳۵ھ میں) لکھا کہ جو شخص امام ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام لکھتا ہے وہ کافر ہے۔ (۶۲۴)

۸۹۔ شیخ علاؤ الدین کا یہ کہنا کہ ابن تیمیہ کافر اور مجوسی تھا یہود و نصاریٰ اس سے بہتر تھے الخ (ص: ۶۲۵)

۹۰۔ شاہ ولی اللہ نے ابن تیمیہ کی تعریف کرتے ہوئے اس سے اعتراضات دفعہ کئے ہیں نیز ان کے محاربین کو بھی اچھی نظر سے دیکھتے ہیں نواب صدیق نے جب ابن تیمیہ کی تعریف کے پل باندھے تو دکن کے مفتی الحاج محمد سعید مدراسی نے التنبیه بالتنزیه کے نام سے ۴۳۶ صفحوں کی کتاب لکھی (جس میں ابن تیمیہ کا رد ہے جو ۱۳۰۹ھ میں مطبع محبوب شاہیہ دکن سے شائع ہوئی تھی (ص: ۶۲۸۔۶۲۹)

۹۱۔ ابن تیمیہ کی کتابوں کی ضبطی (سخت خوف) (ص: ۶۳۲)

۹۲۔ ابن تیمیہ کے ۴۶ مطبوعہ کتب سے چند کتب کے نام جس میں اس کی بدعات کا ذکر ہے یا بنظر دیگر خریدنے کے قابل ہیں:

(۱) فتاویٰ ابن تیمیہ ۵ جلدیں (۲) منهاج السنه ۴ جلد۔ (۳) در التعارض العقل والنقل یہ منہاج کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے۔ (۴) مجموعه الرسائل الکبریٰ دو جلد ضخامت ۸۷۵ اس میں ہے الاستغاثه وفیه حکم السماع والرقص (۵) مجموعہ الرسائل دو جلد فیه واسطه وسیله وفیه زیارة القبور (۶) مجموعہ الرسائل والمسائل ۵ جلد فیه التوسل الی الله وفیه ابطال وحدة الوجود وفیه صفات الله وفیه عرش الرحمٰن وفیه قاعده فی المعجزات والکرامات (۷) کتاب

الردعلی المنطقین (۸) کتاب اقتضاء الصراط المستقیم فی مخالفته اصحاب الجحیم (۹) کتاب النبوات، نبوت سے معجزات کرامات کی تفصیل (۱۰) تفسیر سورۃ اخلاص ص ۱۴۰ (۱۱) تفسیر سورہ نور (۱۲) چھ سورتوں کی تفسیر (۱۳) قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ ضخامت ۲۰۰ مطبوعہ مصر۔ (۱۴) الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء شیطان، فیہ ردعلی ابن عربی۔ (۱۵) الاجتماع والافتراق فی الحلف بالطلاق (۱۶) الصوفیہ والفقرا (۱۷) رسالہ قدریہ (۱۸) تلخیص کتاب الاستغاثہ الرد علی البکری آنحضرت سے استغاثہ کی حرمت کا بیان مطبوعہ مصر ضخامت ۲۰۰۔ (۱۹) الردعلی الاخنائی علی حاشیہ کتاب الاستغاثہ۔ قلمی نسخوں سے۔ بیان مجمل اھل الجنۃ والنار۔ کیا دوزخ ختم ہو جائے گی ندوۃ العلماء کے کتب خانہ میں ہے۔ تقریباً اس کی کل تصانیف ۳۰۰ علی قول ۵۰۰ علی قول ایک ہزار علی قول ابن تیمیہ متوفی ۲۸ ۷ ھ ذوالقعدہ۔

۹۳۔ اس کے شاگرد مع تعارف۔ (۱) منہم ابن قیم زیارت قبور اور توسل وسیلہ اور استغاثہ کے مسئلہ کی وجہ سے استاذ کے ساتھ قید رہے۔ (ص ۶۴۹) متوفی ۷۵۱ ھ شب جمعرات ۱۳ رجب ابن کثیر نے کہا میں زیادہ ان کے ساتھ رہتا تھا اور وہی (ابن قیم) تھے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھے (ص: ۶۵۰) لمبی لمبی نماز اور طویل رکوع وسجود کرتے لوگ طعن کرتے تھے وہ باز نہ آئے تصنفیین ۱۹ (ص: ۶۵۲) (۲) منہم ابن کثیر (ص: ۶۵۲) باوجود شافعی ہونے کے مخصوص مسائل میں استاذ ابن تیمیہ کے متبع تھے تفسیر ابن کثیر دس جلدوں میں اور تاریخ ابن کثیر مسمی بالبدایہ والنہایہ ۱۴ جلدوں میں چھوڑی (ص: ۶۵۴) (۳) ابن عبد الہادی (۴) ابن الوردی (۵) شیخ ذہبی (۶) شیخ بدرالدین ابن الصائغ (۷) نورالدین ابن الصائغ (۸) احمد بن فضل اللہ العمری (۹) ابن مری فیہ شدۃ (۱۰) احمد بن قدامہ مقدسی (۱۱) ابن الدین ابن الوافی۔

۹۴۔ ابن تیمیہ نے شیخ اکبر کو کافر اور شیطان لکھا ہے۔ (ص: ۶۶۲)

۹۵۔فرمایا (تھانوی نے) ''کہ ابن تیمیہ اور ابن القیم باہم استاد شاگرد ہیں۔ مگر غصیارے بہت ہیں۔ باقی ہیں ذہین اور سلطان القلم بہت تیز چلتے ہیں موٹر سے بھی زیادہ پھر نہیں دیکھتے کہ سڑک میں بچہ ہے یا جانور بس اڑے چلے جاتے ہیں۔ اپنی ہی کہتے ہیں دوسرے کی نہیں سنتے مگر یہ طرز شان تحقیق نہیں۔ تعبیر میں سخت عنوان اختیار کرتے ہیں ابن تیمیہ نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ فطرۃ تیز مزاج ہونے کے (باعث) مزاج میں تشدد ہو گیا۔ کامل اور محقق شخص وہ ہے جو جامع ہو علم اور ادب کا اور دونوں کی رعایت رکھتا ہو''۔

(فیوض الرحمٰن حصہ دوم ص ۴۰ الملقب بہ الکلمہ الحق۔ ملفوظات اشرفعلی تھانوی جامع عزیز الرحمٰن مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول، ایبٹ آباد، مطبوعہ پشاور ۱۳۶۶ھ)

مذہبی معاملات میں دیوبند کے علماء شبلی سے اتنے ہی ناخوش ہیں، جتنے سرسید سے، حال ہی میں دیوبند کے ایک عہدہ دار نے اس مدرسے کی تاریخ مرتب کی ہے اور اس میں ان لوگوں کے نام گنائے ہیں، جنہوں نے دارالعلوم دیوبند کے بانیوں یا دوسروں اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ اس فہرست میں ''پروفیسر شبلی'' کا نام بھی ہے، لیکن اس امر کی تصریح کر دی گئی ہے کہ شبلی کے بعد کے مذہبی خیالات سے دارالعلوم کو کوئی تعلق نہیں۔ خود شبلی ۱۹۱۲ء کے ایک خط میں دیوبند کے آرگن ''القاسم'' کے متعلق لکھتے ہیں: ''القاسم کے نزدیک ہم لوگ کافر، کم از کم مضل و گمراہ ہیں'' (چنانچہ شبلی کی وفات سے چند ماہ پہلے علمائے دہلی نے ان کی تکفیر کا باقاعدہ فتویٰ دیا) (حیات شبلی ص ۸۲۲) مطبوعہ۔) موج کوثر: مصنف شیخ محمد اکرم ایم۔اے مطبع فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ حیدرآباد۔ کراچی۔ ص ۲۲۳)

مذکور بالا حوالوں میں ابن تیمیہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ اس کے تابعداروں کا بھی تعارف ہو گیا۔ کہ آئمہ کرام نے اس کے تابعداروں کو اس کے ساتھ بدعتی گمراہ کا فرتک جتایا۔ لہٰذا اہلسنت پہ ان کی کوئی بات قابل حجت نہیں بلکہ کان لگانے کے لائق نہیں وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہے۔ ''اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں۔ ہاں اتمام حجت تائید اھل سنت اور ارغاما لانوف متبعیہ ومتبعیھم ان کے حوالے پیش ہوتے ہیں اور

پیش ہوتے رہیں گے۔نوٹ،شاطبی صاحب کتاب الاعتصام بھی شاید ابن تیمیہ کے اتباع سے ہے۔واللہ ورسولہ اعلم بالصواب"

تنبیہ

فاسقوں، فاجروں، گمراہوں، کافروں سے بھی بعض اچھے کام سرزد ہوتے ہیں۔ ان کے بعض افعال قابل مدح ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے:

"ان اللہ لیؤ ید ھذا الدین بالرجل الفاجر"

"بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاجر کے ذریعے بھی کر دیتا ہے"۔

اصول میں محدثین فرماتے ہیں کہ کذاب راوی بھی بسا اوقات سچ بولتا ہے۔ لہٰذا جن حضرات نے ابن تیمیہ وغیرہ کی مدح کی ہے۔ وہ مدح اس کے بعض افعال وصفات مرضیہ کی طرف راجع ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی ہر بات مدار ایمان ہے اور قابل عمل بلکہ وہ اچھی باتوں کی وجہ سے ممدوح ہے اور بری باتوں کی وجہ سے مذموم ہے۔

علامہ ابن قیم

علامہ ابن قیم: نام محمد کنیت ابوعبداللہ عرف ابن قیم الجوزیہ ہے۔ نسب یہ ہے: محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز رزعی دمشقی متوفی ۷۵۱ھ ابن قیم ابن تیمیہ کا شاگرد خاص اور اس کا خاص الخاص متبع ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی بدعتی مسئلہ منع زیارت روضہ انور حضور سید المرسلین ﷺ کی وجہ سے قید میں اپنے استاد ابن تیمیہ کے ساتھ رہا کما مر۔ اس ابن قیم کے متعلق بھی آئمہ کرام وعلماء عظام کے بیانات پیچھے گذر چکے ہیں سر دست ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو:

علامہ امام حجۃ المحدثین والا نام حافظ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۳ھ، ۹۷۴ھ، ۹۷۵ھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا وقدس سرہ کے ایمان افروز

باطل سوز کلمات طیبات

وایاک ان تصغی الی ما فی کتب ابن تیمیة وتلمیذہ ابن قیم الجوزیة وغیرھما ممن. اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ (الجاثیہ: ۲۳) وکیف تجاوز ھولاء الملحدون الحدود "الملحد اوسع فرق الکفر جدا" ردالمحتار ج ۳ ص ۳۲۴، ۲ ا فیضی) وتعدوا الرسوم وخرقوا سیاج (دیوار) الشریعة والحقیقة فظنوا بذالک انھم علی ھدی من ربھم ولیسوا کذلک بل ھم علی اسوء الضلال واقبح الخصال وابلغ المقت والخسران انھی الکذب والبھتان فخذل اللہ متبعیھم واطھر الارض من امثالھم (فتاوی حدیثیہ ص ۱۷۳ مطبوعہ مصر)

”یعنی: اپنے آپ کو دور رکھنا اس بات سے کہ کبھی ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم جوزی وغیرہ کی کتابوں میں جو کچھ خرافات ہیں ان کی طرف کبھی نہ جھکنا کیونکہ یہ ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جان کر ان کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیا ہے۔ اور ان کے کانوں اور دل پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں بس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے بعد ان کو ہدایت دے۔ اور یہ بھی تاکہ ان بے دینوں نے اللہ کی حدود سے کیسے تجاوز کیا۔ اور رسوم میں زیادتی کی اور شریعت اور حقیقت کی دیوار پھلانگ گئے۔ اور گمان کیا کہ ہم اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں حالانکہ وہ اس طرح نہیں ہیں بلکہ بدترین گمراہی اور بدترین عادتوں کے حامل ہیں اور سزا و خسران کے لائق ہیں، جھوٹ اور بہتان کی انتہا کردی، اللہ تعالیٰ ان کے چیلوں کو ذلیل کرے اور زمین کو ان جیسوں سے پاک کرے“۔ (آمین)

مورخ ومفسر ابن کثیر

نام اسمٰعیل، کنیت ابوالفدا ءنسب اسمٰعیل بن عمر بن کثیر قرشی دمشقی، عرف ابن کثیر ہے۔ متوفی ۷۷۴ھ مدفن دمشق قریب قبر ابن تیمیہ یہ صاحب بھی ابن تیمیہ کے شاگرد وتبع خاص ہیں۔ ان کے متعلق ائمہ کے بیانات گزشتہ صفحات میں گذر چکے ہیں۔

انہیں کلمات سے ان کا تعارف نمایاں ہے۔

تاثر بابن تیمیة وتلمذ له، وفتن بحبه وناضل (دافع عنه ونصره ۱۲ فیضی غفرله) عنه وامتحن واو ذی بسببه وکان یتبعه فی کثیر آرائه ویفتی برأیه فی مسئلة الطلاق فهو صاحبه فی الروح والعقیدة والمذهب السلفی.... وشارک فی الحیاة السیاسیة فی عصره، مثل شیخه ابن تیمیة (مقدمہ مولد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابن کثیر ص ۶)

مطبعہ دارالکتب بیروت

’’ابن تیمیہ سے متاثر اور اس کا شاگرد ہے اور اس کی محبت میں مفتون تھا۔ اور اس کی مدد کی اور اس کے سبب اس کو تکلیف دی گئی اور امتحان میں ڈالا گیا اور اس کے خیالات میں اس کا پیروکار تھا۔ اس کی رائے کے مطابق طلاق کے مسئلہ میں فتوی دیتا تھا۔ روح اور عقیدہ اور مذہب سلفی میں اس کا ساتھی تھا۔ اور اپنے استاد ابن تیمیہ کی طرح سیاسی زندگی گذاری‘‘۔

مورخ ابن خلدون

عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون عرف ابن خلدون مولد تونس متولد ۱۳۳۲ء متوفی ۱۴۰۶ء/۸۰۸ھ مورخ فلسفی اور سیاسی تھے (منجد) آپ اہل سنت سے خارج قدیم وہابی مذہب کے پیرو یعنی معتزلی تھے وہابیوں دیوبندیوں کے معتمد ومستند مولوی عبدالحی لکھنوی۔

لکھا ہے۔ علامہ عبدالرحمن حضرمی معتزلی(1) معروف بابن خلدون در مقدمہ تاریخ خودمی نویسند الخ (مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۲ ص ۱۴ کتاب الحظر والاباحۃ)

دیوبندیوں کے کشمیری صاحب نے لکھا ہے

(قوله)[فلم يزل الخلق ينقص] الخ وانكره ابن خلدون، وقال لم يثبت عندنا من حال عماراتهم انه كان طولهم ستون ذراعا في زمن بل بيوتهم في الارتفاع فيما مضى، كما هي اليوم، قلت سبحان الله ماحمله على انكار حديث صحيح عند القوم۔ (فیض الباری ج ۴ ص ۱۶)

"(اس کا قول) ہمیشہ مخلوق گھٹتی رہی) الخ ابن خلدون نے اس کا انکار کیا اور کہا ہمارے ہاں یہ بات ثابت نہ ہوئی۔ ان کی عمارتوں کا حال تو یہ تھا کہ ساٹھ ہاتھ لمبی ان کے گھر تو بلندی تھے جیسا کہ گذر چکا، اور جیسا کہ آج ہیں میں کہتا ہوں سبحان اللہ کس چیز نے اس کو حدیث صحیح کے انکار پہ مجبور کیا"۔

نیز مولوی محمد بدر عالم دیوبندی نے اس پہ یوں لکھا

فاذا صرح به القرآن وصح فيه الحديث، فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ۔ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ۔ (بدر الساری علی ہامش فیض الباری ج ۴ ص ۱۷)

"جب اس کی صراحت قرآن مجید نے کردی اور صحیح حدیث بھی وارد ہوئی تو اس کے بعد کونسی بات پہ ایمان لائیں گے بس بات یہ ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالی نے نور بنایا ہی نہیں تو اس کو نور کیسے نصیب ہو"۔

1۔ (جو شخص جس فرقے کا کام کرے گا اسی میں شمار کیا جاوے گا چنانچہ فرقہ وہابیہ کو معتزلہ کہتے ہیں مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۱ ص ۶)، (کتاب العقائد ۱۲ ف)

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ: احمد نام اور بوجہ ابتدائی زندگی کے جو صوفیت اور میلان الی التصوف پہ مشتمل تھی۔ شاہ ولی اللہ عرف ہے۔ اور خواجہ بختیار کاکی سے عقیدت کی بنا پر قطب الدین کہا جاتا تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ والدین بن معظم بن منصور بن احمد العمری الدہلوی الحنفی ولادت ۴ شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔

ابن عبدالوہاب نجدی سے نو برس چھوٹے تھے۔ سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد ماجد علامہ اکمل عارف کامل ولی واصل حضرت سیدنا و مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی نقشبندی حنفی کا انتقال ہو گیا ۱۱۴۳ھ میں حج کیا۔ اور دو سال حرم میں مجاورت کی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بعض تاثرات لے کر واپس ہند پہنچے پہلی حالت دگرگوں ہو چکی تھی۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۱۷۶ھ میں انتقال ہوا مقیاس حنفیت ص ۵۷۵ سے ۵۷۷ تک ان پہ تبصرہ موجود ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے اس کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

"دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے چنانچہ حیات طیبہ (اس کتاب کے مرتب دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) کے ص ۱۲ پر درج ہے۔ کہ تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر فتوے کفر صادر کئے تو شاہ صاحب کا جدی و علمی وقار ہبا منثورا ہو گیا۔

(ص ۵۰۶ مقیاس

شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الہیہ میں لکھا کہ شق القمر کوئی معجزہ نہیں الخ (الملفوظات ج ص ۱۴ الشیخ الاسلام مجدد ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولوی سرفراز دیوبندی نے لکھا ہے "اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلو (المتوفی ۱۱۷۶ھ شق القمر کے وقوع کے قائل نہیں" (طائفہ منصورہ ص ۱۴۹۔۱۵۰)

مسئلہ شق القمر میں شاہ ولی اللہ صاحب کی تکفیر علماء حرمین شریفین سے کرائی گئی تھی۔

لکھا ہے۔ علامہ عبدالرحمن حضرمی معتزلی(۱) معروف بابن خلدون در مقدمہ تاریخ خودمی نویسند الخ (مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۲ ص ۱۴ کتاب الحظر والاباحۃ)

دیوبندیوں کے کشمیری صاحب نے لکھا ہے

(قوله)[فلم يزل الخلق ينقص] الخ وانكره ابن خلدون، وقال لم يثبت عندنا من حال عماراتهم انه كان طولهم ستون ذراعا في زمن بل بيوتهم في الارتفاع فيما مضى، كما هي اليوم. قلت سبحان الله ماحمله على انكار حديث صحيح عند القوم. (فیض الباری ج ۴ ص ۱۶)

"(اس کا قول) ہمیشہ مخلوق گھٹتی رہی) الخ ابن خلدون نے اس کا انکار کیا اور کہا ہمارے ہاں یہ بات ثابت نہ ہوئی، ان کی عمارتوں کا حال تو یہ تھا کہ ساٹھ ہاتھ لمبی ان کے گھر تو بلند ہی تھے جیسا کہ گذر چکا، اور جیسا کہ آج ہیں میں کہتا ہوں سبحان اللہ کس چیز نے اس کو حدیث صحیح کے انکار پہ مجبور کیا"۔

نیز مولوی محمد بدر عالم دیوبندی نے اس پہ یوں لکھا

فاذا صرح به القرآن وصح فيه الحديث، فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ (بدر الساری علی ہامش فیض الباری ج ۴ ص ۱۷)

"جب اس کی صراحت قرآن مجید نے کر دی اور صحیح حدیث بھی وارد ہوئی تو اس کے بعد کونسی بات پہ ایمان لائیں گے بس بات یہ ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالی نے نور بنایا ہی نہیں تو اس کو نور کیسے نصیب ہو"۔

1۔ (جو شخص جس فرقے کا کام کرے گا اسی میں شمار کیا جاوے گا چنانچہ فرقہ وہابیین کو معتزلہ کہتے ہیں مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۱ ص ۹)، (کتاب العقائد ۲ الف)

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ: احمد نام اور بوجہ ابتدائی زندگی کے جو صوفیت اور میلان الی التصوف پہ مشتمل تھی۔ شاہ ولی اللہ عرف ہے۔ اور خواجہ بختیار کاکی سے عقیدت کی بنا پر قطب الدین کہا جاتا تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد العمری الدہلوی الحنفی ولادت ۴ شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔

ابن عبد الوہاب نجدی سے نو برس چھوٹے تھے۔ سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد ماجد علامہ اکمل عارف کامل ولی واصل حضرت سیدنا و مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی نقشبندی حنفی کا انتقال ہو گیا ۱۱۴۳ھ میں حج کیا۔ اور دو سال حرم میں مجاورت کی اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بعض تاثرات لے کر واپس ہند پہنچے پہلی حالت دگرگوں ہو چکی تھی۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۱۷۶ھ میں انتقال ہوا مقیاس حنفیت ص ۵۷۵ سے ۵۷۷ تک ان پہ تبصرہ موجود ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے اس کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

"دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے چنانچہ حیات طیبہ (اس کتاب کے مرتب دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) کے ص ۱۲ پر درج ہے۔ کہ تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر فتوے کفر صادر کئے تو شاہ صاحب کا جدی وعلمی وقار ہبا منثورا ہو گیا۔

(ص ۵۰۶ مقیاس)

شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الہیہ میں لکھا کہ شق القمر کوئی معجزہ نہیں الخ (الملفوظات ج ۴ ص ۱۳ الشیخ الاسلام مجدد ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولوی سرفراز دیوبندی نے لکھا ہے" اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (المتوفی ۱۱۷۴ھ شق القمر کے وقوع کے قائل نہیں" (طائفہ منصورہ ص ۱۴۹-۱۵۰)

مسئلہ شق القمر میں شاہ ولی اللہ صاحب کی تکفیر علماء حرمین شریفین سے کرائی گئی تھی۔

تقدیس الوکیل مولانا غلام دستگیر قصوری و قال ھذا لیس بصحیح۔

سلطان العارفین سید المحققین والمحدثین عارف باللہ حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ ملتانی چشتی کے مرید کے مرید حضرت خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری کے مرید جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول مستند اہل الشریعت والحقیقت مجمع الظاہر والباطن سند الفقہاء والمحدثین فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی چشتی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا(1) ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

در متقدمین بسیار ادب بود و کسے که بے ادبی میکرد وسزائے خود از علماء وفقهاء وحکام مے یافت چنانچه ابن تیمیه بسبب یک لفظ بے ادبی چند بار مسجون شد و از بے ادبی باز نیامد وهموں خباثت بے ادبیش در (محمد بن)عبدالوهاب مجنوں واسمعیل مضبوں چناں اثر کرد که هزاراں هزار بے ادبیها دریں زمانه ظهور گرفت ورائج گشت که هزاراں هزارمفسراں ومحدثاں بے دین و بے ادب ظاهر شد وآنچه محدث کبیر شاه ولی الله جد اسمٰعیل در رسائل وصایا خود تخم بے ادبیها کاشته بود خرورهائے بحصول انجامید که گرسنگاں جهله مکابرین مخاصمین مجادلین بطالین سیر گشتندو بجهابه ووعظ از ملکے بملکے ظلمات برانگیختند فلا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم اللهم لاتقتلنا بغضبک ولا تهلکنا بعذابک والسلام علی من اتبع الهدیٰ۔ (رساله لخواجه عبیدالله ملتانی مطبوعه در آخر فقهیة

1۔ مجلہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور شمارہ اول ۱۳۸۳ھ کے ص ۸۰ پہ مولوی محمد صادق صاحب (دیوبندی) سابق ناظم امور مذہبیہ واعزازی شیخ جامعہ اسلامیہ ۱۹۶۳ء نے حضرت مولانا خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ ملتانی ثم خیر پوری کے حالات میں لکھا ہے۔

''آپ کے خلفا اور شاگردوں میں حضرات ذیل فخر روزگار ہیں مولانا عبدالعزیز صاحب پرہاروی مولانا عبید اللہ صاحب ملتانی (تاریخ ۱۲ امت) متوفی ۱۳۰۵ھ جنہوں نے فرقہ وہابیہ اسماعیلیہ کے رد میں بہت رسالے لکھے۔ آپ کی کل تصانیف (مطبوعہ وغیر مطبوعہ) تقریباً سو ہیں [سلسلہ ص ۱۲]

التقلید فی بطلان القول الجدید ص نمبر ۱۴ـ۱۵ مطبوعہ محمدی واقع لاہور باہتمام الٰہی بخش تاجر کتب لاہوری و مولوی خدایار ملتانی در ۱۲۰۷ھ طبع شد)

"متقدمین میں ادب بہت تھا اور جو بھی بے ادبی کرتا تو اپنی سزا علماء اور فقہاء سے پاتا۔ چنانچہ ابن تیمیہ نے ایک لفظ بولنے کی وجہ سے جوکہ بے ادبی پہ مشتمل تھا کئی بار قید کیا گیا۔ پھر بھی بے ادبی سے باز نہ آیا اور وہی خباثت بے ادبی والی محمد بن عبدالوہاب مجنون اور اسماعیل مغضوب (لنجا) میں اتنا موثر ہوئی کہ اس زمانہ میں ہزاروں بے ادبیاں ظہور میں آئیں اور رائج ہوئیں۔ کہ ہزارہا مفسرو محدث بے ادب اور بے دین ظاہر ہوئے۔ اور محدث کبیر شاہ ولی اللہ جد اسماعیل نے جیسا کہ اپنے رسائل اور وصایا میں بے ادبی کا تخم کاشت کیا ہے تو ڈھیریاں حاصل ہوئیں جن سے بھوکے جاہل مکابر (سرکش) جھگڑالو جھوٹے سیر ہوئے۔ کتابوں اور تقریروں کے ذریعہ ایک ملک سے دوسرے ملک تک ظلمات پھیلائے۔ پس آج سوائے اللہ کے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پہ وہی رحم کرے اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور سلام ہو اس پہ جو ہدایت کے تابع ہوا"۔

فقیہۃ التقلید میں بھی آپ نے اس فرقہ وہابیہ اسماعلیہ اور تقویۃ الایمان، زینت الاسلام، مائۃ مسائل کا خوب رد کیا ہے

نیز وہی عارف کامل حضرت خواجہ عبیداللہ ملتانی رضی اللہ عنہ قمطراز ہیں:

سخت تر عداوت باہل سنت وجماعت فرقہ وھابیان دارند کہ منکر مشائخ واولیاء وفقہاء ومجتہدین اند کہ رئیس ایشان ابن تیمیہ وغیرہ پس ازاں در تاریخ ۱۲۱۸ھ۔ ابن عبدالوھاب مجنون واولاد واتباع اوسیماہ اسمٰعیل وخرم علی وغیرھم و از کتاب ھائے ایشان است کتاب التوحید ومائۃ مسائل و تقویۃ الایمان چنانچہ حالے در ۱۲۸۶ھ بسیار از فرقہ وھابیہ

پیدا شده اند که نیت قتال اهلسنت در دل ایشان است۔ ترجمہ قرآن که ولی الله جد اسماعیل کرده یا منسوب بدو هست و او نکرده ودیگر رسائل ولی الله هم از خللها خالی نیست وکسانیکه معتقدان این کتابها واین اشخاص اند هم از خارجی بودن نیستند (ردالضالین ص ۷،۸ لخواجہ عبیداللہ۔ قلمی۔ جس میں تقویہ اور صاحب تقویہ واصحاب تقویہ کا خوب رد بلیغ ہے۔ یہ کتاب کتب خانہ عبیدیہ ملتان میں آج تک موجود ومحفوظ ہے۔)

''یعنی اہلسنّت ۔کے ساتھ بہت سے عداوت وہابی رکھتے ہیں جو کہ مشائخ اور اولیاء، فقہاء، اور مجتہدین کے منکر ہیں۔ اوران کے سردار اور چیلے مثل اسماعیل اورخرم علی وغیرہ کے اوران کی کتابوں سے ایک کتاب التوحید ہے اور مائۃ مسائل اور تقویۃ الایمان ہیں۔ اور اب 1286ھ میں تو تفرقہ وہابیہ بہت ظاہر ہوا۔ اور ان کے دل میں اہلسنّت کے ساتھ لڑائی کا ارادہ ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ جو کہ شاہ ولی اللہ جد اسماعیل نے کیا ہے یا صرف اس کی طرف منسوب ہے اور اس نے کیا نہیں اور شاہ ولی اللہ کے دیگر رسائل بھی خلل سے خالی نہیں۔ اور وہ لوگ جو ان کتابوں اور لوگوں کے معتقد ہیں وہ خارجی نہیں ہیں''۔

نیز خواجہ عبیداللہ ملتانی فرماتے ہیں:

آنچه ولی الله عفی الله عنه در دفع تقلید کتابی ساخته یا کسے باو منسوب ساخته آں کتاب موجب اهانت مجتهدین است وبقول کبارکه همه بیک زبان اهانت کبار منع نمودند آں کتابش مردود ست که شیاطین اتباع اسمعیل وجهال جرأت کنندگان بر اهل الله چه متقدمین وچه متاخرین بسبب (ابن)عبدالوهاب مجنون واسمعیل بر فتون الحال بسیار گردیده اند که علماء واولیاء متقدمین و متاخرین را کم مے شمرند (ردالضالین ص ۸۹)

''شاہ ولی اللہ عفی اللہ عنہ نے جو تقلید کے رد میں کتاب لکھی ہے یا کسی نے ان کی طرف

منسوب کی ہے وہ کتاب مجتہدین کی اہانت کا موجب ہے اور تمام بزرگوں نے بزرگوں کی توہین سے منع فرمایا ہے وہ کتاب مردود ہے۔ اور جو اسماعیل کے چیلے جاہل متقدمین اور متاخرین بزرگوں، اللہ والوں پر حملے کرتے ہیں بسبب ابن عبدالوہاب مجنون اور اسماعیل پر فتون اب زیادہ ہو گئے ہیں جو علماء اور اولیاء متقدمین اور متاخرین کو کم جانتے ہیں"۔

نیز عارف باللہ خواجہ عبید اللہ ملتانی رقمطراز ہیں:

وقد ثبت من ابن تيمية الطعن على امير المومنين عثمان ذى النورين وامير المومنين على كرم الله وجهه فى الكتب المعتبرة ودعوىٰ التاثيم على من زار قبر النبى ﷺ ويلحقها امور كثيرة شنيعة ومن (ابن) عبدالوهاب وابنائه زيادات كثيرة كاهانة الانبياء عليهم السلام والاولياء من الصحابة والتابعين ومن تبعهم وترك ادابهم وادخال افعالهم وآدابهم فى الشرك والكفر ومن ولى الله واسمعيل زيادت رد التقليد والاجتهاد للمجتهدين وغيرهما فى كتبهما ورسالاتهما ومن خرم على امثاله امدادهما وكثرة الوعظ فى الجهال حتى ان الجهال باغوائهم ينكرون على العلماء الراشدين والعارفين الكاملين كماقال السعدى ؎

تغلب کند سیر بربوئے گل ۔۔۔ فروماند آواز چنگ از دهل

(ردالضالین ص نمبر ۲۱۳، ۲۱۴)

"یعنی اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے ابن تیمیہ سے امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کتب معتبرہ میں طعن اور یہ دعویٰ ثابت ہے کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کی زیارت کی نیت سے سفر کرے گا وہ گنہ گار ہے اور ان کے ساتھ اور بھی امور شنیعہ لاحق ہیں۔ اور ابن عبدالوہاب اور اس کے بیٹوں سے تو بہت زیادتیاں منقول ہیں۔ جیسا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء صحابہ اور تابعین اور ان کے تابعداروں میں سے جتنے گذرے ہیں ان کی توہین اور بے ادبی۔ اور ان کے افعال اور

آداب کو شرک اور کفر کہا۔ اور ولی اللہ اور اسماعیل سے تو تقلید اور اجتہاد اور مجتہدین وغیرہ پر زیادتیاں ان کی کتابوں اور رسالوں میں سرزد ہوئیں اور خرم علی اور دیگر ان کی مثل ہیں اور جاہلوں میں کثرت وعظ کی وجہ سے اتنا موثر ہوئے کہ جاہلوں نے خلفاء راشدین اور اولیاء عارفین پہ انکار کرنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ شیخ سعدی نے فرمایا:

"لہسن کی بو پھول پہ غالب ہوگئی اور سرنگی کی آواز ڈھول کی آواز سے مغلوب ہوگئی:

کیا بلاغ المبین ولی اللہ کی تصنیف ہے: اس کا جواب خود ان کے خاندان کے فرد سے سنئے۔ نقل بمطابق اصل:

التماس ضروری

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ : اما بعد

فقیر سید ظہیر الدین خلف مولوی سید معز الدین صاحب مرحوم مغفور نواسہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی معتقدین ومتوسلین وشائقین تصنیفات مخدومی فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ومولانا شاہ اہل اللہ صاحب ومولانا شاہ عبدالعزیز صاحب ومولانا شاہ رفیع الدین صاحب ودیگر حضرات خاندان رحمہم اللہ علیہم کی خدمت سامی میں بصد ادب گذارش کرتا ہے کہ...... دوسری التماس آپ کے ملاحظہ فرمانے کے لائق یہ بھی ہے کہ فی زمانہ **الدنیا زور لا یحصل الا بالزور** کو بعض حضرات نے گرہ باندھی ہے اور دنیا کمانے کے واسطے حضرات موصوفین کی طرف اکثر کتابیں منسوب کر کے چھاپ دی ہیں جو کسی طرح ان حضرات کی تصنیف میں سے نہیں ہیں۔ اور ارباب بصیرت ان کو پڑھ کر ان کے عیب اور مفاسد کو اسی طرح جان لیتے ہیں جس طرح ایک تجربہ کار نقاد کھرے کھوٹے کو کسوٹی پر لگا کر پہچان لیتا ہے۔ مگر چونکہ بمصداق العوام کالانعام بیچارے اردو پڑھنے والے علم سے بے بہرہ لوگ اکثر ان جعلی اور مصنوعی رسائل کو پڑھ کر ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے میرا فرض ہے کہ میں ان رسائل کے نام اس کاغذ کوتاہ میں لکھ دوں۔ اور اپنے دین دار بھائیوں کو ارباب زمانہ کی گندم نمائی و جو فروشی سے

آگاہ کردوں۔ آگے اس پر عمل کرنا نہ کرنا ان کا فعل ہے۔

منت آنچہ حق بود گفتم تمام　　　تو دانی دگر بعد ازیں والسلام

"یعنی: میں نے جو حق تھا کہہ دیا تمام کا تمام اس کے بعد تو جانے اور تیرا کام والسلام"
اور جعلی و مصنوعی رسائل یہ ہیں: تحفۃ الموحدین مطبوعہ اکمل المطابع دہلی، بلاغ المبین مطبوعہ لاہور منسوب بطرف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، تفسیر موضح القرآن مطبوعہ مطبع خادم الاسلام دہلی منسوب بطرف مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، ملفوظات مطبوعہ میرٹھ منسوب بطرف حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی و دوکان اسلامیہ دہلی" انتہی بلفظہ

نوٹ: یہ اعلان انفاس العارفین مطبوعہ احمدی دہلی کے آخری صفحہ پر موجود ہے۔

صاحب روح المعانی

ابو الفضل محمود آلوسی بغدادی صاحب روح المعانی مفتی الخاص والعام شیخ الاسلام بالمسجد الحرام السید احمد بن زینی دحلان رضی اللہ عنہ "الدرر السنیہ" میں رقمطراز ہیں:

واما ذكره الآلوسي في تفسيره من ان بعضهم نقل عن الامام ابی حنيفة رضی اللّٰه عنه انه منع التوسل فهو نقل غير صحيح اذ لم ينقله عن الامام احد من اهل مذهبه وهم ادرى به بل كتبهم طافحة باستحباب التوسل ونقل المخالف غير معتبر فاياك ان تغتر به "یعنی اور جو آلوسی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ توسل ناجائز ہے یہ نقل صحیح نہیں ہے کیونکہ امام رضی اللہ عنہ سے ان کے مذہب والوں میں سے کسی نے یہ بات نقل نہیں کی۔ اور وہ زیادہ جانتے تھے بلکہ ان کی کتب توسل کے استحباب میں بھری پڑی ہیں اور نقل مخالف غیر معتبر متصور ہوگی"۔

نیز اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بھی اس پہ تنقید کی ہے اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ نے بھی ابن تیمیہ، ابن کثیر، آلوسی پہ تنقید کی ہے۔ ان کے بیٹے نعمان آفندی آلوسی کٹر وہابی تھے نواب صدیق حسن بھوپالی کی گٹھ جوڑ میں ابن تیمیہ اور مذہب وہابی کی تائید میں ایک رسالہ لکھا اور امام سبکی وعلامہ ابن حجر جیسے پاک نفوس پہ حملے کئے۔ اور اپنے والد صاحب کی تفسیر کی طباعت میں امانت سے کام نہ لیا۔ کما مر تو معلوم ہوا کہ موجودہ مطبوعہ روح المعانی محرف ہے۔ قاضی القضاۃ علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف "شواہد الحق" کے باب خامس کی فصل ثالث مکمل نعمان آلوسی کی کتاب "جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین" کے تعارف اور رد میں منعقد کی ہے۔ جلاء العینین میں صاحب روح المعانی کے بیٹے نے ابن تیمیہ کی تائید کی ہے۔ اور امام سبکی وعلامہ ابن حجر سے انحراف کیا ہے۔ اس فصل کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:

ایدل ذلک (المیل الی ابن تیمیة) علی ان نعمان آفندی ہو من اهل السنة والجماعة لا واللّٰه بل هو من اهل البدعة (والارواح جنود مجنده) فروحه هی من اجناد روح ابن تیمیة فلا تأتف مع هولاء الائمة الاعلام (کالامام السبکی والامام التاج السبکی والامام ابن حجر)..... ونعمان آفندی لم یحکم لابن تیمیة فقط بل حکم لجمیع الوهابیة ولیس حکم علی ابن حجر فقط والسبکی وابنہ بل علی جمیع اهل السنة والجماعة من والشافعیة روالحنفیة والمالکیة وجمهور الحنابلة ایضا ومن طالع کتابه هذا بانصاف یعلم یقینا انه اخطا فیه افحش الخطاء فی حق نفسہ وحق ابیه وحق المسلمین عموماً وسید المرسلین خصوصا وانه لوث نفسه باقذار البدع الوهابیة التی لا یغسلها عنه بحار الدنیا الی یوم القیامة.... نعم قد استعاض عن ذلک برضا صدیق حسن خان عنه وطائفة الوهابیة فهذا هو ربح نعمان آفندی تلبیسه علی المسلمین بهذا الکتاب وتوهیمهم ان ما علیه ابن تیمیة و طائفه الوهابیة من البدعة الشنیعة فی مسئلة الزیارة الاستغاثه وغیرهما مما خالفوا به اهل السنة هو الحق وتطاوله علی ائمة المسلمین المجمع علی جلالتهم مثل السبکی وابنہ وابن حجر یانعم باع و بئس مااشتری وبئس ذلک من ربح هو عین الخسران استفاد به عداوة اهل الایمان فی سائر الاقطار والازمان.... ویالیت شعری، کیف اختار لنفسہ ولابیه بمقتضیٰ ما نقل عن تفسیرہ (روح المعانی) منابذة جمهور الائمة المحمدیة..... هذا لعمری مما لا یختاره عاقل لاخیہ فضلا عن نفسه وابیه وقد لعمری آذی اباه وعقه بتلک النقول التی کان الناس عنها فی غفلة لانها مفرقة فی تفسیرہ

فجمعها في هذا المسائل في كتابه هذا مفتخرا بها مثبتا عند صديق حسن خان و طائفته ان اباه هو ايضا على مذهبهم و مشربهم في ذلك وقد سمعت بسبب هذا من بعض علماء مكة المشرفة كلاما فظيعا في حقه وحق ابيه۔ (شواہد الحق صفحہ: ۲۳۳، ۲۳۴۔ مطبوعہ مصطفیٰ البابی حلبی بمصر)

"یعنی: کیا نعمان آفندی کا (ابن تیمیہ کی طرف) راغب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سنی تھا؟ اللہ تعالیٰ کی قسم ہرگز نہیں بلکہ وہ بدعتی تھا (اور ارواح تو لشکر میں بنے بنائے) اس کی روح تو ابن تیمیہ کے لشکر سے ہے وہ ان ائمہ اعلام (امام سبکی اور اس کا بیٹا اور ابن حجر وغیرہ) کے ساتھ کب مانوس ہو سکتی ہے۔ نعمان آفندی کا یہ فیصلہ صرف ابن تیمیہ کے بارے میں نہیں ہے بلکہ تمام وہابیہ کے حق میں ہے (اور اس کے خلاف جو فیصلہ ہے) وہ صرف ابن حجر اور سبکی اور اس کے بیٹے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ تمام اہل سنت و جماعت شافعی، حنفی، مالکی اور جمہور حنابلہ پر بھی ہے اور جس نے بھی اس کی کتاب کا مطالعہ انصاف سے کیا اس کو یقیناً علم ہو جائے گا کہ اس نے اپنے اور اپنے باپ اور تمام مسلمانوں کے حق میں عموماً اور حضور سید المرسلین ﷺ کے بارے میں خصوصاً بڑی فحش غلطی کی ہے اور اس نے اپنی ذات کو وہابیہ کی ناپاک بدعتوں جن کو دریا بھی قیامت تک نہیں دھو سکتے، سے ملوث کیا ہے..... ہاں ہاں اس کے عوض اس نے صدیق حسن خاں کی رضا حاصل کی ہے اور طائفہ وہابیہ کو راضی کیا ہے۔ بس یہی ہے نفع نعمان آفندی کا۔ اس کتاب کے لکھنے کا۔ اور (عوام کو) وہم میں ڈالا کہ جو کچھ ابن تیمیہ اور طائفہ وہابیہ کی گندی بدعتیں ہیں۔ زیارت اور استغاثہ وغیرہ کے بارے میں جن میں انہوں نے اہل سنت کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ یہ حق ہیں۔ اور اس نے ائمہ مسلمین جن کی جلالت علمی پر امت کا اتفاق ہے، پہ ظلم کیا۔ ہائے افسوس اس نے کیسی اچھی چیز بیچی اور بری چیز خریدی۔ اور یہ بہت برا نفع ہے بلکہ نقصان ہی نقصان ہے اس نے اہل ایمان سے تمام اطراف و ازمان میں صرف عداوت ہی حاصل کی ہے اور مجھے بہت افسوس ہے کہ اس نے اپنے اور اپنے باپ کے لئے یہ بات پسند کیسے کی جو

امت محمدیہ کی دشمنی کا تقاضا کرتی ہے اور اپنی تفسیر (روح المعانی) میں لکھ ماری۔

مجھے قسم ہے کہ ایسی بات کوئی سمجھدار اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہیں کرے گا اپنی ذات تو کجا۔

اور مجھے قسم ہے کہ اس نقل سے اپنے باپ کو تکلیف دی ہے اور اس کی نافرمانی کی ہے اور اس بات سے عوام غافل تھے کیونکہ یہ بات اس کی تفسیر میں ایک قسم کا فرق ہے اور ان مسائل کو اس نے اپنی کتاب میں بطور فخر لکھا ہے اور صدیق حسن اور اس کے گمراہ فرقے کو یہ بات باور کرانا چاہتا تھا کہ اس کا باپ بھی ان مسائل میں ان کا ہم مذہب اور ہم مشرب تھا اور اسی وجہ سے میں علماء مکہ مکرمہ سے اس اور اس کے باپ کے حق میں گھبرا دینے والی باتیں سنی ہیں''۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روح المعانی اور صاحب روح المعانی کو کچھ وقعت نہیں دی۔

کیا غنیۃ الطالبین حضرت محبوب سبحانی کی ہے؟

1۔ حافظ شیخ امام ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ/۹۷۴ھ/۹۷۵ھ) ارقام فرماتے ہیں:

وایاک ان تغتر ایضاً بما وقع فی الغنیة لامام العارفین وقطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی فانه دسه علیه فیها و سینتقم الله منه والا فهو برئ من ذلک۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۷۳)

''یعنی: اس بات سے کبھی دھوکہ مت کھانا جو (غنیۃ الطالبین) میں ہے، اور امام العارفین قطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ النورانی کی طرف اس میں بہت سی باتیں مدسوس کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی مدسوس کرنے والے سے بدلہ لے گا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایسی باتوں سے بالکل بری ہیں''۔

2۔ شارح شرح عقائد عارف علامہ عبدالعزیز پرہاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) رقم طراز ہیں:

ولا یغرنک وقوعه فی غنیة الطالبین المنسوبة الی الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی قدس سره العزیز فالنسبة غیر صحیحة والاحادیث الموضوعة فیها وافرة (نبراس شرح شرح العقائد ص ۴۷۵)

''یعنی: ایسی باتوں کا غنیۃ الطالبین میں واقع ہونا تجھے دھوکہ نہ دے اور اس کتاب کی نسبت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف صحیح نہیں ہے اور اس میں موضوع حدیثیں بھی بہت ہیں''۔

3۔ قوله فالنسبة غیر صحیحة ویشهد قول الشیخ محمد عبدالحق الدهلوی فی عنوان ترجمته بالفارسیة" ہرگز ثابت نشدہ کہ ایں از تصنیف آنجناب است اگرچہ انتساب بآنحضرت شہرت دارد (حاشیہ نبراس نمبر

۳، ص ۴۷۵ از بر خوردار ملتانی)۔

"یعنی: ان کا یہ کہنا کہ غنیۃ الطالبین کی نسبت ان کی طرف غلط ہے اس کی شہادت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی والی عبارت جو اس کے ترجمے میں ہے، سے بھی ملتی ہے فرماتے ہیں: اس کی نسبت حضور غوث پاک کی طرف ہرگز نہیں اگرچہ اس کی نسبت آں جناب کی طرف شہرت حاصل کرگئی ہے"۔

۴۔اشارات فریدی میں خواجہ فرید صاحب نے فرمایا کہ غنیۃ غوث پاک کی کتاب نہیں۔

رؤساء دیوبند پر شرعی حکم کیا ہے؟

کتاب حسام الحرمین شریف میں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے علماء کرام کے فتوے ملاحظہ ہوں۔

وہابی کسے کہتے ہیں

اس کا جواب: اس حوالہ میں ہے۔" دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے" محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۱، کتاب التقلید والاجتہاد مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

کیا دیوبندیت کی کوئی رگ اسماعیلیت اور وہابیت سے ملتی ہے؟:

اس کا جواب درج ذیل حوالوں سے نمایاں ہے۔ گنگوہی صاحب دیوبندی نے لکھا ہے: "مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کو جاری کرنے والے تھے اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۲۰) محمد بن عبدالوہاب (نجدی متولد ۱۱۰۵ھ متوفی ۱۲۰۶ھ ۱۲ف) کے عقائد عمدہ تھے" (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۱)

اس کے عقائد کو عمدہ کہا جا رہا ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارۃً بطور پیشگوئی

شیطان کا سینگ فرما گئے۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۴۱ ج ۲ ص ۱۰۵۱ و مشکوۃ شریف ج ۲ ص ۵۸۲ باب ذکر الیمن والشام الدرر السنیہ ص ۵۶، ۵۷ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳، ۳۹۴، ۱۲ فیضی عفی عنہ)

اسماعیل دہلوی کا تعارف کچھ ہو چکا اب سنئے

عرض: اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہئے۔ ارشاد فرمایا: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں (ملفوظات امام اہلسنت اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۳۴) مزید تعارف کے لئے "کتب اہلسنت مثلاً کتب مولانا خیر آبادی وکتب خواجہ عبید اللہ صاحب چشتی وکتب امام احمد رضا وکتب صدر الافاضل رضی اللہ عنہم وغیرہ ملاحظہ ہوں خلاصہ یہ کہ علماء اہلسنت کے نزدیک لزوم کفر اس پہ ثابت بعض نے اسے کافر کہا۔ بعض نے گمراہ۔ ۱۲

تقویۃ الایمان کے رد کے لئے علمائے اہلسنت نے بہت سی کتابیں لکھیں مثلاً الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ لاعلیحضرت۔ سل السیوف الهندیه علی کفریات بابا النجدیه لاعلیحضرت۔ رد الضالین لخواجه عبید الله ملتانی واطیب البیان رد تقویت الایمان لصدر الافاضل رضی الله عنہم یہ کتب ملاحظہ ہوں ۱۲ ف)

وہابی پر شرعی حکم کیا ہے

اس کا جواب درج ذیل کتب اور حوالوں میں ملاحظہ ہو" الدرر السنیة فی الرد علی الوهابیة" مصنف علماء مکہ معظمہ کے سردار عمدۃ الابرار خاتمۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا العلامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی، الدرر السنیہ ص ۲۶ مطبوعہ مصر ص ۴۳، مطابق مطبع رحیمیہ پشاور، اسی کتاب میں ہے: هولاء (الوهابیة) لملحدة المکفرة المسلمین"۔ ترجمہ یہ (وہابی) ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔

ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۷، ۳۲۲ مطابق مطبع مصطفیٰ الحلبی بمصر رسالہ علامہ ابن کمال پاشا ”الملحد اوسع فرق الکفر جدا“ ترجمہ ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے“ شواہد الحق للعارف العلام النبھانی۔ وکتب اعلیٰ حضرت مثلاً النہی الاکید۔الکوکبة الشهابية فی کفریات ابی الوهابية،سل السیوف الهندیه علی کفریات بابا النجدية وغیرہ۔فریق آخر کے مسلم و مستند مولوی عبدالحی لکھنوی کے والد ماجد فاضل علام مولانا حضرت عبدالحلیم صاحب لکھنوی کا حوالہ بھی ملاحظہ ہو:

ان المخطی فیها (ای فی العقائد الدينية) کافر کالیهود والنصاریٰ او مضل کالروافض والخوارج والمعتزلة ونحوهم (نور الانوار ص ۲۴۷)(1)

”یعنی بے شک عقائد دینیہ میں غلطی کرنے والا کافر ہوتا ہے۔جیسے یہود و نصاریٰ یا گمراہ ہوتا ہے جیسے رافضی، خارجی، معتزلہ اور ان کی مثال جیسے وہابی شفاعت کے منکر یعنی وہابی گمراہ فرقہ ہے“۔ (نیز ردالمحتار ج ۳ ص ۳۳۹) اور ”خانپوری کا فرار ص ۳۲۸ تا ۳۳۲ از فیوضات گولڑہ بھی ملاحظہ ہو۔

وہابیت کا معتزلہ سے کیا رشتہ ہے؟

جواب کے لئے یہ حوالہ پڑھیے فریق مخالف کے مستند و معتمد مولوی عبدالحی لکھنوی کے مجموعہ فتاویٰ میں ہے۔جو شخص جس فرقے کا کام کرے گا اسی میں شمار کیا جائے گا۔چنانچہ فرقہ وہابیین کو معتزلہ کہتے ہیں۔

(مجموعہ فتاویٰ ج ا ص ۶ مطبوعہ سراج الدین لاہور۔وج ا ص ۹۴ مطابق مطبع شوکت الاسلام)

معتزلہ پر شرعی حکم کیا ہے؟

ابھی نورالانوار کی عبارت سے گذرا کہ وہ گمراہ فرقہ ہے۔مزید اطمینان کے لئے کتب کلام و عقائد ملاحظہ ہوں۔

1۔ قوله و نحوهم کالوهابی المنکر للشفاعة (قمر الاقمار لمولانا عبدالحلیم لکھنوی)

کیا وہابیت کی کوئی رگ خارجیت سے ملتی ہے؟

جواب کے لئے اس حوالہ پر غور ہو:

امام ہمام، مفتی الخاص والعام، شیخ الاسلام بالمسجد الحرام حجۃ العلماء الاعلام السید احمد بن زینی دحلان مکی، علامہ سید علوی کی کتاب "جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضل العوام" سے ناقل۔ ان ھذا المغرور محمد بن عبدالوھاب من تمیم فیحتمل انه من عقب ذی الخویصرۃ التمیمی الذی جاء فیه حدیث البخاری عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال ان من ضئضئی ھذا او فی عقب ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة یقتلون اھل الاسلام و یدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد فکان ھذا الخارجی یقتل اھل الاسلام ویدع اھل الاوثان (الدرر السنیه فی الرد علی الوھابیة ص ۵۸)

"یعنی بے شک یہ دھوکے باز محمد بن عبدالوہاب نجدی قبیلہ بنی تمیم سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ذوالخویصرہ کی نسل سے ہو جس کے بارے میں حدیث بخاری موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک اس کی پشت میں یا اس کے بعد ایسی قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ مسلمانوں سے لڑیں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اگر میں ان کو پاتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کرتا اور یہ خارجی بھی مسلمانوں کو قتل کرتا تھا اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتا تھا"۔

علامہ عارف باللہ تعالیٰ شیخ احمد صاوی مالکی (متوفی ۱۲۴۱ھ) ارقام فرماتے ہیں:

ھذہ الایة اَفَمَنۡ زُیِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ نزلت فی الخوارج الذین یحرفون تاویل الکتاب والسنة ویستحلون بذلک دماء المسلمین واموالھم کما ھو مشاھد الآن فی نظائرھم وھم فرقة بارض الحجاز یقال لھم الوھابیة

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَىْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نسال الله الكريم ان يقطع دابرهم. (تفسیر صاوی ج ۳ ص ۲۵۵)

"یہ آیت اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ ان خارجیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو کتاب وسنت کی تاویل میں ہیرا پھیری کرتے ہیں اور اسی وجہ سے مسلمانوں کا خون اور مال حلال سمجھتے ہیں اور یہ فرقہ زمین حجاز میں ہے جس کو وہابی کہا جاتا ہے وہ گمان کرتے ہیں کہ حق پر ہیں خبردار! وہ جھوٹے ہیں شیطان کا ان پر تسلط ہے ان کو اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرنے دیتا یہی لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ بے شک شیطانی گروہ نقصان میں ہے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی جڑ کاٹ دے۔ (آمین)"

مجمع البحرین جامع شریعت وحقیقت واقف ظاہر وباطن حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

درصحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۴، است (فی باب قتال الخوارج والملحدين بعد اقامة الحجة عليهم وقول الله تعالىٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا الخ، وكان ابن عمر يراهم شرار خلق الله قال انهم انطلقوا آيات نزلت فی الکفار فجعلوها على المومنين) کاتب الحروف (ملا) عبید اللہ میگوید اکثر این خصلت درشیعه شنیعه و در بے ادبان قوم خوارج که وهابیون واسماعیلیون اند صادق مے آید (ردالضالین صفحہ: ۱۳، ۱۴)

"صحیح بخاری شریف باب قتال الخوارج الخ میں ہے کہ صحابی رسول حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان خارجیوں (وہابیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ (خارجی وہابی) لوگ ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں مومنوں پہ چسپاں کرتے ہیں۔

کاتب الحروف عبید اللہ کہتا ہے کہ اکثر یہ عادت شیعہ شنیعہ اور خوارج کی بے ادب قوم

(جو وہابی اور اسماعیلی ہیں) پہ صادق آتی ہے۔

علامہ فقیہ فہامہ نبیہ خاتم المحققین الشیخ السید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ خارجیوں کے ذکر میں وہابیوں کا ذکر ان الفاظ سے کرتے ہیں:

كما وقع في زماننا في اتباع (ابن) عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله تعالىٰ شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث و ثلاثين و مائتين والف.

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۳۹)

"جیسا کہ ہمارے زمانہ میں (ابن) عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ شریف پر انہوں نے غلبہ کر لیا اپنے کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے۔ لیکن عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے وہ مشرک ہے اس لئے انہوں نے اہلسنّت و جماعت کا قتل جائز سمجھا اور ان کے علماء کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ نے وہابیوں کی شوکت توڑی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا۔ اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا"۔

ارشاد اعلیٰ حضرت

عرض: حضور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی فرقہ وہابیہ تھا؟

ارشاد: ہاں۔ الخ پھر خوارج اور وہابیہ کا اتحاد ثابت کیا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۷۵)

فرقہ خارجیہ کا ناصبیہ اور حروریہ سے کیا رشتہ ہے؟

متحد جانند ایشان ای فتی* الکفر ملة واحدة

"یعنی: ایک ہی جان ہیں اے جوان، کیونکہ ایک ہی ملت ہے"۔

پانچویں صدی کے مشہور امام علامہ ابو شکور سالمی معاصر داتا گنج بخش لاہوری ارقام فرماتے ہیں: اعلم بان الناصبية هم الخارجية وهم يسمون حرورية (تمهيد شريف ۱۸۲)

''یعنی یقین کرنا کہ ناصبیہ وہی خارجی ہیں جن کو حروریہ کہا جاتا ہے''۔

خارجیوں پہ شرعی حکم کیا ہے؟

نور الانوار کی عبارت سے ابھی گذرا کہ وہ گمراہ ہیں۔ مزید تعارف کے لئے آیات قرآنیہ اور خصوصا سورۃ التوبہ کی تفسیر اور کتب حدیث میں باب الخوارج ملاحظہ ہوں۔

اصل خوارج (وہابیہ) ذوالخویصرہ تمیمی ہے۔ جس کے متعلق قرآن شریف کی یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ (توبہ:۵۸) خوارج (وہابیہ) کی مذمت کے لئے اجمالی احادیث فہرست۔ صحیح بخاری شریف ج ا ص:۵۰۹۔ ۶۲۲۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۷۵۶۔ ۴۹۶، وج ۲ ص:۷۵۶۔ ۱۰۲۴۔ ۱۱۰۵۔ ۶۲۴ مشکوٰۃ شریف باب قتل اهل الردة الخ عن علی..... رواہ الشیخان ص ۳۰۷۔ ۳۰۸ عن ابی سعید الخدری.... رواہ ابوداؤد وعن شریک.... رواہ النسائی۔ وص:۳۰۹ عن ابی غالب .... رواہ الترمذی وابن ماجه وص ۵۳۴۔ ۵۳۵ عن ابی سعید الخدری..... متفق علیہ۔ الدرر السنیہ ص ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔

کیا خارجی دجال کا ساتھ دیں گے؟

اس کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث سے نمایاں ہے۔ حضرت ابو برزہ اسلمی حضور سید دو عالم ﷺ سے راوی کہ حضور ﷺ نے خوارج کے متعلق فرمایا:

لایزالون یخرجون حتی یخرج آخر هم مع المسیح الدجال.... رواہ النسائی مشکوة شریف ص ۳۰۹ وحتی یکون آخرهم مع المسیح الدجال الدرر السنیه فی الرد علی الوهابیة لمفتی مکه ص ۵۶۔

''یعنی خوارج (گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر آئیں کبھی خارجی کبھی معتزلی کبھی وہابی کبھی

سلفی کبھی ظاہری کبھی محمدی کبھی اسماعیلی کبھی اہل حدیث کبھی غیر مقلد..... کبھی تبلیغی وغیرہ ہو کر) ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ حتی کہ ان کا آخری گروہ دجال کا ساتھ دے گا"۔
سوالوں کے جوابات دوسروں کی زبانی بطور اختصار مرقوم ہوئے۔ تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے العاقل تکفیہ الاشارۃ۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں　　گفتہ آید در حدیث دیگران

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ والحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین

رقم ابو المحسن محمد شریف الشھیر منظور احمد الفیضی السنی الحنفی غفرلہ

المصحح الفقیر الی اللہ المھیمن محمد محسن فیضی عفی عنہ

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی

یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن

۵ جلد

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر لفظ سے اعجازِ قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سنتِ خیر الانام

مسئلہ حجیت سنت پر تحقیقی اور تنقیدی کتاب

سیرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یکتا کتاب ضیاء النبی

۷ جلد

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

مقالات

مختلف علمی، روحانی اور معاشی موضوعات پر جامع مقالات کا مجموعہ

قصیدہ اطیب النغم

خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف

مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فون:

گنج بخش روڈ، لاہور 7221953-7220479 فیکس 7238010

۹۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور 7225085-7247350

۱۴۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی 2630411-2212011 فیکس 2210212

1Z 475